بین الاقوامی ایڈیشن

معارفِ فریدیہ

دیوان بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

تعارف و ترجمہ

(پنجابی، اردو، عربی، فارسی اور انگریزی)
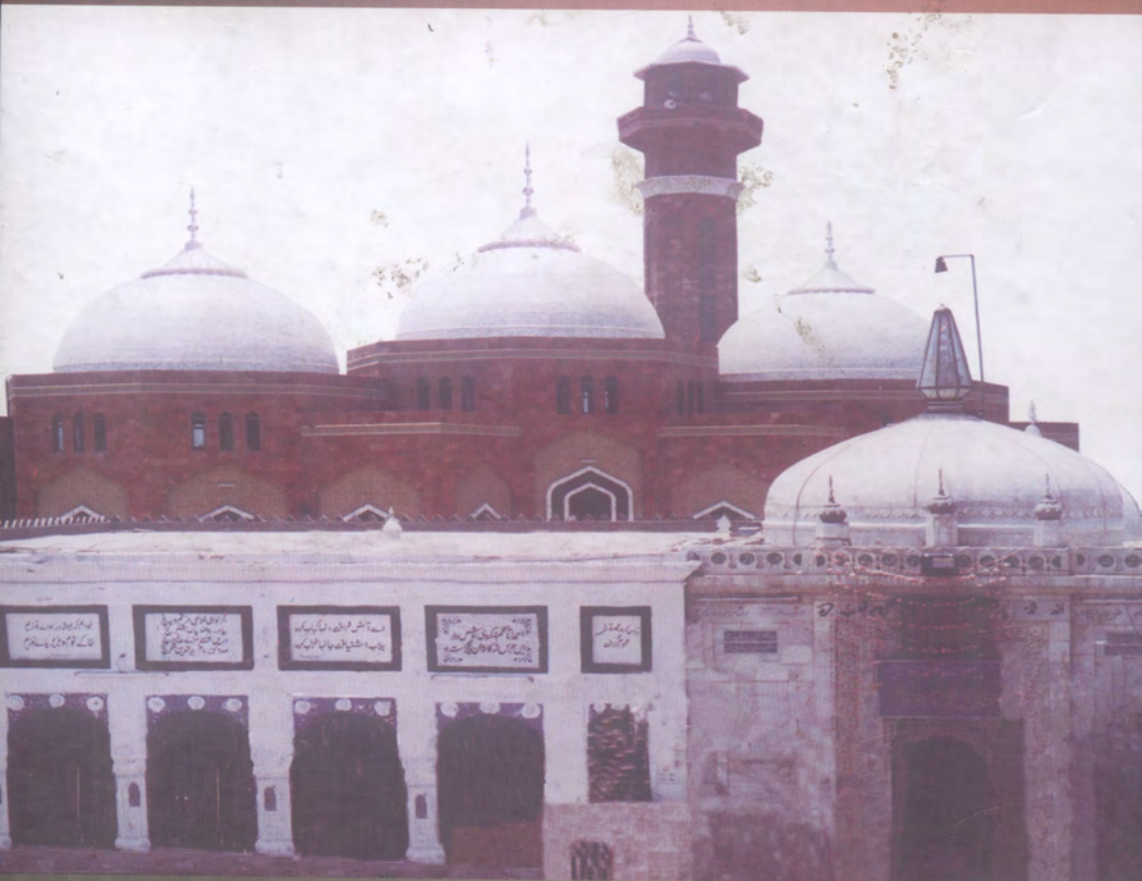
ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

معارفِ فریدیہ

دیوانِ بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

بین الاقوامی ایڈیشن

تعارف و ترجمہ

(پنجابی، اردو، عربی، فارسی اور انگریزی)

از

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

مرکز معارف اولیاء

دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

محکمہ مذہبی امور و اوقاف، حکومت پنجاب لاہور

نام کتاب: معارفِ فریدیہ

مصنف: ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

ناشر: ڈاکٹر سیّد طاہر رضا بخاری

ڈائریکٹر جنرل مذہبی امور و اوقاف پنجاب

زیرِ نگرانی: مشتاق احمد

ریسرچ فیلو مرکز معارفِ اولیاء، داتا دربار لاہور

ایڈیشن: دوم

تاریخ اشاعت: ستمبر 2017ء/ محرم الحرام ۱۴۳۹ھ

تعداد: پانچ صد (500)

مطبع: خان برادرز ایڈورٹائزنگ ایجنسی، اسلام پورہ لاہور

قیمت:

فون: ۷۱۱۳۴۶۴

فہرست

فہرست

پیش لفظ

برِّ صغیر پاک و ہند میں اشاعتِ اسلام کا تاج کرامت صوفیائے کرام رحمہم اللہ کے سر سجتا ہے۔قبل از اسلام بھی جنوبی ایشیاء کے باسی مزاجاً مذہب کی طرف راغب رہے ہیں۔اگر چہ جن مذاہب کی طرف برصغیر کے لوگ مائل تھے ان مذاہب نے انہیں روشنی کے بجائے گمراہیوں کے اندھیروں میں بھٹکائے رکھا لیکن باوجود اس کے ان کی جبلّت میں مذہب کے ساتھ لگاؤ کا مضبوط و مستحکم جذبہ کبھی ماند نہ پڑ سکا۔

کہا جاتا ہے کہ برصغیر میں آنے والا ہر نیا مذہب وقت کے ساتھ ساتھ ہندو مذہب کے زیرِ اثر آ کر اپنی شناخت کھو بیٹھا۔اسلام واحد مذہب ہے جس نے اس روایت کو توڑتے ہوئے محض اپنا وجود ہی برقرار نہ رکھا بلکہ ہندو اکثریت پر ایسے خوبصورت انداز میں اثر انداز ہوا کہ کروڑوں غیر مسلموں نے اس کے دامنِ عافیت کی پناہ کو اپنی متاعِ عزیز بنالیا۔مسلمانوں نے تقریباً ساڑھے آٹھ سو سال تک اہلِ ہند پر کامیابی سے حکمرانی کی۔اگر چہ ظاہری حکمرانی کو 1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد زوال آ گیا لیکن اسلام کے تبلیغی مشن کی راہ میں ہزاروں رکاوٹیں ہونے کے باوجود اس کے فیضان کو ختم نہ کیا جاسکا۔

فوز و فلاح کے اس سفر کا مرکز و محور برصغیر کے صوفیاء کرامؒ کی ذواتِ مقدسات ہیں جنہوں نے نہ صرف یہاں اسلام کو متعارف کروایا بلکہ اسے لوگوں کے دلوں کی آواز بنانے کے لیے حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کیا اور نفسیاتی انداز میں لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کی جس کا اظہار صدیوں بعد بھی صوفیائے کاملین کے مزارات پر لوگوں کے کثرت سے آ کر خراجِ عقیدت پیش کرنے سے ہو رہا ہے۔انہیں پاک ہستیوں میں سے ایک ہستی حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔جن کا شمار برصغیر کے ان نامور بزرگانِ دین میں ہوتا ہے جن کی خدمات محتاجِ تعارف نہیں۔اور آج بھی دنیا ان کے روحانی و علمی فیوض و برکات سے فیض یاب ہو رہی ہے۔آپ کے اندازِ تبلیغ کا اہم اور نمایاں پہلو آپ کی صوفیانہ شاعری ہے۔توحید و رسالت کی معرفت، اخوت و مساوات کا فروغ، شریعت و طریقت کا امتزاج اور زہد و تقویٰ کے اوصاف سے افرادِ ملت کو متصف کرنا آپ کی شاعری کے نمایاں موضوعات ہیں۔آپ نے اسلام کے پیغام اخوت و بھائی چارے کو لوگوں کی علاقائی زبان پنجابی میں خوب صورت انداز میں لوگوں کے دلوں پر نقش کیا۔

امتدادِ زمانہ سے زبانیں تغیر پذیر ہوتی رہتی ہیں۔صدیاں گزرنے کے بعد پنجابی کی وہ شکل جس

میں حضرت بابا صاحبؒ نے انسانیت کو پیغامِ فلاح دیا تھا، تبدیل ہوگئی لیکن ان کا پیغام دائمی تھا کیونکہ یہ جس مذہب کا پیغام تھا اسے ہی دوامِ ابدی حاصل ہے۔ موجودہ دور میں حضرت بابا صاحبؒ کے پیغامِ امن و آشتی سے لوگوں کو روشناس کروانے کے لیے اسلامی دنیا کے عظیم دانشور اور ماہر لسانیات جناب ڈاکٹر ظہور احمد اظہر (سابق چیئر مین شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی) نے اس کلام کو نکھارنے اور مختلف اقوام و افراد تک اسے پہنچانے کے لیے اپنی بہترین علمی و فکری صلاحیتوں کو صرف کرتے ہوئے اسے چار زبانوں (اردو، عربی، فارسی، انگریزی) میں ترجمہ اور تشریحی اقتباسات سے مزیّن کر کے نہ صرف اہلِ پنجاب بلکہ بین الاقوامی سطح پر اقوام عالم کے لیے مینارۂ نور بنا دیا ہے۔ اس ترجمہ کی نمایاں خوبی آسان اور شستہ زبان کے ساتھ ساتھ اس کی سلاست و روانی بھی ہے۔

''معارفِ فریدیہ'' کے چار زبانوں پر مشتمل مقدمہ میں جناب ڈاکٹر ظہور احمد اظہر نے حضرت بابا صاحبؒ کے کلام کے محاسن اور ان کی خدمات کو نمایاں کرنے کے ساتھ ساتھ اس حوالے سے پائی جانے والی بعض غلط فہمیوں کا تحقیقی انداز میں ازالہ بھی کیا ہے جو کہ یقیناً قارئین کے لیے انتہائی مفید اور حوصلہ افزا کاوش سمجھی جائے گی اور امید ہے کہ ان کی اس کاوش کو بہ نظرِ استحسان دیکھا جائے گا۔

حضرت بابا صاحبؒ کے پیغام کو ''معارفِ فریدیہ'' کے نام سے عوام و خواص تک پہنچانے کی ذمہ داری محکمہ مذہبی امور و اوقاف پنجاب نے اٹھائی ہے اور اسے خوب صورت کتاب کی صورت میں طبع کروا کے تبلیغِ اسلام کے بین الاقوامی نیٹ ورک میں شامل کر کے لوگوں کی روحانی پیاس بجھانے کا ذریعہ بنا دیا ہے۔

مرکز معارفِ اولیاء دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، محکمہ مذہبی امور و اوقاف پنجاب نے بابا صاحبؒ کے کلام پر ہونے والے اس منفرد کام کو طباعت سے آراستہ کر کے صوفیانہ شاعری کے جاری چشمے کو سیلِ رواں بنا دیا ہے تاکہ من کو اجلا کر کے روحوں کی سیرابی میں اضافہ کیا جا سکے۔ امید ہے کہ قارئین کرام محکمہ مذہبی امور و اوقاف کی اس احسن کوشش سے مستفید ہونگے اور ہم سب اس مشن میں کامیابی کے لیے دعا گو ہیں۔

۲۲ جون ۲۰۰۵ء

خواجہ محمد طارق
ناظم اعلیٰ محکمہ مذہبی امور و اوقاف
حکومت پنجاب

حرفِ محبت!

از ڈاکٹر طاہر رضا بخاری
ڈائریکٹر جنرل اوقاف پنجاب

کارلائل نے نبی مکرم ﷺ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ نور کے ایسے رواں چشمے کی مانند تھے کہ جو بھی ان کے نزدیک آجاتا۔۔۔ منور ہو جاتا۔ چشمہ نبوت ﷺ سے فیض یافتہ۔۔۔ ہمارے صوفیا بھی ایسے ہی کردار و عمل کے امین اور علمبردار تھے اور ان کا یہی حُسنِ عمل لوگوں کے لیے محبت اور وارفتگی کا باعث بنا۔

برصغیر میں قافلہ علم و حکمت اور شریعت و طریقت کے سرخیل حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو دریا جیسی سخاوت، آفتاب جیسی شفقت اور زمین جیسی تواضع پیدا کرنی چاہیے۔۔۔ کہ اِن کی فیاضیاں اور کرم گستریاں اپنے اور پرائے کا فرق نہیں کرتیں اور ہر کس ناکس کے لیے عام ہوتی ہیں۔ آپؒ "سیر الاؤلیاء میں " حقیقی عبادت" کی توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"در ماندگاں را فریاد رسیدن و حاجت بیچارگان روا کردن و گرسنگاں راسیر گردانیدن"

یعنی عاجزوں کی فریاد کو پہنچنا، ضعیفوں اور بیچاروں کی حاجت روائی کرنا اور بھوکوں کا پیٹ بھرنا ہی حقیقی عبادت ہے۔

جمنا کے کنارے پانی کا ڈول کھینچتی۔۔۔ لاغر اور بیمار عورت کے احوال معلوم ہونے پر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدینؒ اپنے خادم کو حکم فرماتے ہیں کہ جب تک اس عورت کے حالات درست نہیں ہو جاتے۔۔۔ اس کا خاوند صحت یاب اور برسرِ روزگار نہیں ہو جاتا، اس وقت تک ہر ماہ اس کے گھر میں سامانِ خورد و نوش کی فراہمی ہماری خانقاہ کی ذمہ داری ہے۔ یہی سلطان المشائخ اپنے شیخ اور پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کی مجلس کے احوال اور ملفوظات بیان کرتے ہوئے "فوائد الفواد" میں لکھتے ہیں کہ حضرت بابا صاحبؒ کی خدمت میں جب ایک عقیدت مند نے قینچی پیش کی تو آپؒ نے فرمایا

" مجھے قینچی نہ دو کہ مَیں کاٹنے والا نہیں ہوں، مجھے سوئی دو کہ مَیں جوڑنے والا ہوں۔"

برصغیر میں صوفیاء کرام نے محبت، انسان دوستی اور رواداری کا جو خوبصورت نظام مرتّب اور مدوّن کیا حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ نے اپنے حُسنِ عمل سے اُس کے نقش و نگار کو اتنا اُجالا کہ اُس کی چمک رہتی دنیا تک انسانیت کو روشنی اور راہنمائی عطا کرتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو اتنا عروج، بلندی اور مقبولیت عطا کی کہ ہر وقت عقیدت مند پروانوں کی طرح گرد جمع رہتے۔ رات گئے خانقاہ کا دروازہ کھلا رہتا،

اپنے پرائے، مسلم غیر مسلم یہاں تک کہ ہندو، جوگی بھی خدمت میں حاضر ہوتے۔ بابا صاحبؒ ہر شخص کو اس کی صلاحیت، سمجھ اور ظرف کے مطابق فیض سے نوازتے۔۔۔ بالعموم ظہر کی نماز کے بعد حجرے کا دروازہ عام مخلوق کے لیے کھلتا، سائلوں اور حاجت مندوں کا انبوہِ کثیر ہوتا۔ حضرت بابا صاحبؒ بلند آواز سے ارشاد فرماتے سنو! میرے پاس ایک ایک کر کے تسلی سے آؤ تا کہ ہر ایک کو حسبِ ضرورت توجہ دے سکوں۔ مزید فرماتے:

"جب تک میرے حجرے کے باہر ایک بھی سائل بیٹھا ہے، مجھے عبادت میں لطف نہیں آتا۔"

شمالی ہندوستان میں آپ کی خانقاہ بین المذاہب مکالمے کی اوّلین درسگاہ کے طور پر بھی تاریخ میں ہمیشہ محفوظ اور تابندہ رہے گی۔ آپؒ کے "جماعت خانے" میں لنگر کے لیے بچھنے والا دستر خوان رنگ و نسل اور طبقات کی تفریق کو مٹانے کا مؤثر ذریعہ اور خطہ کے بسنے والوں کے لیے محبت اور اُخوت کا عالمگیر پیغام تھا، جہاں مختلف ذات اور برادریوں کے افراد کا اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھانا ممکن نہ تھا۔ "الخلق عیال اللہ" پر محکم یقین کے ساتھ، اس آستاں سے انسانی برادری کو ایک رشتۂ الفت میں پرونے کا فیض اتنا عام ہوا کہ پورا ہندوستان اس فکر کی خوشبو میں نہا گیا۔ آپؒ کے ساتھ ہندوؤں اور سکھوں کی عقیدت و محبت اپنی جگہ ایک مستقل باب ہے۔ ۱۹۷۳ء میں حضرت بابا صاحبؒ کے آٹھ سو سالہ جشنِ ولادت پر دہلی، لکھنو اور اجمیر میں بڑی بڑی تقریبات کا اہتمام۔۔۔ آپؒ کے فیضِ عام کا منہ بولتا ثبوت اور ان میں کنور مہندر سنگھ بیدی کے یہ اشعار لائقِ تحسین ہیں:

ٹوٹ سکتا ہے نظامِ انجم و شمس و قمر
اور مٹ سکتے ہیں دنیا سے یہ دشت و بحر و بر
لیکن اے گنجِ شکر! تو زندہ و پائندہ ہے
کل بھی تابندہ رہے گا، آج بھی تابندہ ہے

زہد الانبیاء، شیخ الاسلام والمسلمین حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر کا کلام پنجابی ادب کے ماتھے کا جھومر اور صوفیانہ شاعری کا نقطہ کمال ہے، جس کی اولین اشاعت محکمہ اوقاف و مذہبی امور پنجاب کی طرف سے سال 2005 میں عمل میں آئی۔ مقام مسرّت ہے کہ اس علمی، ادبی اور روحانی مجموعہ کا دوسرا ایڈیشن آپ کی ذاتِ اقدس سے نسبت کا فیض پاتے ہوئے اشاعت پذیر ہے، جو کہ یقیناً فقر و تصوّف اور زبان و ادب کی نیرنگیوں اور ندرتوں کا مرّقع ہے۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہماری اس سعی کو اپنی خاص برکات سے معمور فرمائے۔ (آمین)

محرم الحرام ۱۴۳۹ھ

مڈھلی گل

بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ، ہک ایہو جہی ہستی نیں جہڑے علامہ اقبال
ہوراں دی زبان مطابق ''چمن دے دیدہ ور'' کہلاندے نے، ایہو جہیاں ہستیاں زمانہ کم ای پیدا کردا اے پر
اوہ انہاں دیاں یادگاراں تے نشانیاں نال اُنہاں نوں ہمیشہ زندہ وی رکھدا اے تے انہاں دی کمی وی پوری
کردا راہندا اے، ایہ نشانیاں انہاندی یادنوں زندہ تے انہاں دی شخصیت نوں محبوب تے پسندیدہ وی
بناندیاں راہندیاں نے لیکن انہاں دے اثرات انہاں نوں دور دور تک وی لے جاندے نے اتے انہاں
دے فیض نوں عام وی کردے راہندے نے۔ بابا سائیں رحمۃ اللہ علیہ یقیناً ہک ایہو جہی ہستی نے! اوہ دنیا
دے چمن دے دیدہ ور وی نے، انہاں دی نشانیاں وی انمٹ نے اتے انہاں دے اثرات دی وی کوئی حد
حساب نہیں!

اگر ایہ آکھیا ونجے جے اوہ صحیح معنیاں وچ ''اسم بامسمٰی'' ہک ایہو جیہا ناں نیں جہڑا
اپنے ناں والے دی صحیح تے سچی پچھان کران والا ہوندا اے، تاں غلط نہیں ہووے گا، اوہ ''فرید'' سن! یکتا،
نادر تے بیمثال فرد سن! پر اوہ اللہ دے سچے دین اسلام دی نادر، یکتا تے بیمثال شخصیت وی سن، اوہ ''مسعود''
سن! بالکل سعادت تے خوش نصیبی وچ وی انہاں دا جواب نئیں! دین دی سعادت دا ایہ حال جے انہاں نے
دین حق دی بیمثال خدمت کیتی، دنیا وچ وی نیک نام ہوئے تے اپنی آخرت وی سنوار گئے، سگوں اللہ تعالٰی
دی بے شمار مخلوق دی وی دنیا تے آخرت سنوار گئے! اپنے پچھے نیک نامی دی شہرت وی چھڈ گئے جہڑی آن
والیاں نسلاں دیاں دلاں وچ ہمیشہ ہمیشہ لئی زندہ رہوے گی۔ اوہ ''گنج شکر'' یا ''شکر گنج'' وی سن! انہاں دی
مٹھی تے دلاں وچ اتر جان والی زبان نے جو وعظ فرمائے، جو گل بات کیتی اوس نے لکھاں انساناں دی تقدیر
بدل دتی اتے اپنے شعری تے نثری کلام دی شکل وچ جو نشانیاں چھڈ گئے سن اوہ صدیاں تو لوکاں دیاں کناں
وچ رس گھول رہیاں نیں تے ایہ سلسلہ قیامت تک اسے طرح نال جاری رہوے گا! اللہ تعالی نے انہاں نوا تنی
لمی زندگی دتی سی جے اوہ چار چوفیرے ہر ہک دی زبان تے ''بابا'' مشہور ہو گئے تے اج وی لوکی انہاں نوں
پیارے تے محترم لقب ''باباسائیں'' نال یاد کردے نے!

بابا فرید سائیں کجھ ہور گلاں وچ وی یکتا تے بیمثال نیں، بلکہ انہاں چیزاں وچ انہاں نوں
''اوّلیت'' دا شرف وی حاصل اے (۱) اوہ برّعظیم پاک وہند دے پہلے ولی تے صوفی نے جہناں نوں خلافت ورثے

دے طور تے نئیں بلکہ اھلیت تے صلاحیت دی بنیاد تے عطا ہوئی تے انہاں نوں انہاندے اصحابِ طریقت نے چنیاں سی، فیر انہاں خود وی اپنا خلیفہ وراثتی نئیں سی بنایا بلکہ اھلیت تے صلاحیت دی بنیاد تے۔ جس طرح اوہ! پے مرشد حضرت بختیار کاکی دے خلیفہ بنے سن، اسے طرح انہاں نے وی حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ہوراں نوں خلافت دیاں نشانیاں پاکپتن توں دلی بھجوا دتیاں سن۔ اس طرح اوہ پیری مریدی وچ وی پنجاب نوں شورائی تے جمہوری روایت دے گئے۔ (۲) پنجاب وچ چشتی سلسلے دے اوہ سب توں پہلے امام تے مرشد نے (۳) پنجابی شاعری دے بانی وی نیں تے پہلے صاحب دیوانِ شاعر وی! (۴) ہک درخت دے تھلے ڈیرہ جما کے خدا دی مخلوق دی خدمت کرن دی رَوِش دے وی بانی نے، بابا سائیں نے اللہ والیاں نوں بے نیازی تے جنگل نوں منگل بنان دا طریقہ سمجھایا، بعد وچ اللہ لوکاں تے زاہداں، فقیراں، صوفیاں نے بابا جی دی اس بے نیازی تے عمل کیتا۔ (۵) نفس امارہ دے شیطان نوں مارن، فقر فاقہ تے چلہ کشی دیاں جتھاں آزمائشاں توں انہاں نے خود نوں گذاریا اوہ مسلمان صوفیاں وچ انہاں نوں اولیت دا درجہ عطا کردا اے اونہاں دا مثالی صبر تے فقر نبیاں دے صبر تے فقر دی یاد تازہ کردا اے!

میں بابا سائیں رحمۃ اللہ علیہ دی صوفیانہ تے فقیرانہ عظمت دا قائل تے انہاں دے شاعرانہ کمالات دا معترف ہاں! مینوں کسے قسم دی اولیائی یاں زُھد تے تصوف دا نہ دعوٰی اے نہ میں اس قابل ہاں، پر اللہ تے اللہ والیاں دا دوست ضرور ہاں! ایس لئی بابا سائیں رحمۃ اللہ علیہ دیاں گلاں وی پیاریاں لگدیاں نیں تے انہاں دیاں انہاں گلاں نوں ودھ توں ودھ اللہ تعالی دیاں بندیاں تک پہنچانے دا شوق تے ارادہ وی رکھدا واں، اسے کارن "معارف فریدیہ" نوں موجودہ شکل وچ پیش کرن دی سعادت حاصل ہوئی اے! عربی زبان دی تے تمام عمر خدمت کیتی اے، فارسی، اردو تے انگریزی سِکھی تے پڑھی اے، پر پنجابی میری ماں بولی اے تے بابا سائیں رحمۃ اللہ علیہ دے کلام وچ مینوں اپنے علاقے "سون سکیسر" دی ماں بولی دے لفظ ملے نیں، پنجابی توں علاوہ دوجیاں زباناں وچ بہتا لکھیا اے پر فارسی وچ صرف بابا جی دا کلام ای لکھیا اے! ایہ شاید بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ دی دعا برکت ہووے! بابے ہوراں دے کلام نوں ایڈٹ کرن تے سنوار کے لکھن دی رِیجھ نئیں لتھی۔ جے توفیق ہوئی تاں ایہ کمی پوری کرن دی کوشش ہووے گی! ان شاءاللہ!

14 اگست 2004ء

ظہور احمد اظہر
سابق ڈین / پرنسپل اورینٹل کالج
پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

مقدمہ

اکثر صوفیۂ کرامؒ اور اولیائے عظامؒ کے برعکس بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ان بزرگانِ دین وملت میں سے ہیں جن کی داستانِ حیات کے نقوش بہت واضح اور تقریباً مکمل صورت میں ہمارے سامنے ہیں۔ وہ ایک صاحب کرامات ولی اللہ تھے مگر ان کی زندگی کے وقائع واحوال، کرامات وخوارق میں گم نہیں ہوئے بلکہ تلخ اور روشن حقائق کی شکل میں کتبِ تاریخ وتذکرہ کی زینت ہیں! بابا جی کا خاندان بھی ان بہت سے لوگوں میں سے ہے جو دہلی کے مسلم دارالحکومت بن جانے کے بعد مختلف اوقات وادوار میں ''ولایت'' سے دیس ہند میں وارد ہوتے رہے۔ مسلمانان ہند ایک مدت تک بلاد ماوراءالنہر سمیت کابل (آج کے افغانستان) کو ولایت کے عنوان سے یاد کیا کرتے تھے (بالکل ایسے ہی جیسے برطانوی سامراج کے مقامی پٹھو ازراہِ خوشامد انگلستان کو بھی ''ولایت'' ہی کہتے رہے) کیونکہ اس خطہ کے بدیسی حکمران لندن کی طرح کبھی خیبر کے راستے انہی بلاد وامصار سے آتے تھے!

بیشتر مؤرخ اور تذکرہ نگار یہ بتاتے ہیں کہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے آباواجداد کا تعلق افغانستان (کابل) کے علمی خاندان سے تھا، ان کے دادا سیف الدین شعیب ایک عالم وفقیہ تھے اور وہی سب سے پہلے کابل یا ہرات سے سرزمینِ ہند میں تشریف فرما ہوئے تھے، وہ لاہور اور قصور سے ہوتے ہوئے ملتان کے علاقے میں وارد ہوئے، یہ بارہویں صدی عیسوی کے اواخر کا زمانہ تھا۔ لاہور کے علاوہ اچ شریف اور ملتان اس وقت سرزمینِ پنجاب کے علمی وادبی مراکز تھے۔ دولت غزنویہ کا چراغ اقتدار ٹمٹما رہا تھا اور غوریوں کے اقتدار کے لیے راہیں ہموار ہو رہی تھیں۔ مضافاتِ ملتان میں چند میل کے فاصلے پر ایک بستی ''کوٹھی وال'' کے نام سے آج بھی موجود ہے جو اس وقت علاقہ ملتان کی ایک قابل ذکر آبادی تھی، بابا فرید کے دادا شعیب کو اس بستی کا قاضی اور امام وخطیب مقرر کر دیا گیا۔ قاضی سیف الدین شعیب کے ایک فرزند ارجمند کا نام نامی جمال الدین سلیمان تھا، ان کی شادی علاقے کے ایک عالم وفاضل شیخ وجیہ الدین خجندی کی دختر نیک اختر ''قرسوم'' (غالباً کلثوم کی بگڑی ہوئی شکل ہے؟!) سے انجام پائی جو عالمہ فاضلہ اور زاہدہ عابدہ تسلیم کی جاتی تھیں، یہی وہ نیک اور بامراد جوڑا ہے جو حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے والدین ہیں، بابا سائیں یہاں پر ۵۶۹ھ/۱۱۷۳ء یا ۵۷۱ھ/۱۱۷۵ء میں پیدا ہوئے۔

جس طرح حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کی اصل اور اوّلین درسگاہ ان کی والدہ ماجدہ مائی راستی ؒ ہیں اسی طرح بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کا پہلا مرحلہ بھی ان کی والدہ محترمہ کی گود اور گہوارہ ہے۔ انہیں گنج شکر بنانے میں قرسوم رحمۃ اللہ علیہا کا کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب پڑھی لکھی نیک مسلمان مائیں ہی اپنے جگر کے ٹکڑوں کو حفظِ قرآن اور ابتدائی تعلیم مکمل کراتی تھیں۔ ذوقِ علم کے ساتھ ساتھ ذوقِ عبادت بھی بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی نیک ماں ہی سے میسر آیا تھا۔ اپنے والد گرامی کے علاوہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا منہاج الدین ترمذی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم حاصل کی تھی، وہ جب کوٹھی وال سے ملتان میں مولانا منہاج الدین رحمۃ اللہ علیہ کی درسگاہ میں آئے تو اس وقت ان کی عمر اٹھارہ سال ہوگئی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اٹھارہ سال تک وہ کوٹھی وال میں اپنے والدین ہی سے تعلیم حاصل کرتے رہے اور اس کے ساتھ زہد و عبادت کی تربیت بھی پاتے رہے تھے اور اب منتہی دینی کتابیں پڑھنے کے لیے ملتان پہنچے تھے! یہاں پر اسی مدرسہ میں زیرِ تعلیم تھے جب ان کی ملاقات اپنے وقت کے عظیم صوفی و پیر طریقت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی جو مرشد ہند خواجہ معین الدین سجزی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے، اسی پہلی ملاقات ہی میں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ خواجہ کاکی (یا کعکی) کے گرویدہ ہوگئے اور ان کے ہمراہ دہلی جانے کے لیے تیار ہوگئے۔ ہمارے برعظیم پاک و ہند کے صوفیۂ کرام کی امتیازی خوبی یہ رہی ہے کہ ان کی غالب اکثریت اصحابِ علم و فضل پر مشتمل رہی ہے، یہ بزرگان دین اپنے مریدین اور متوسلین کو حصولِ علم کی بھی تلقین و تاکید کرتے تھے کہ بقول شیخ شیراز:

از پئے علم چو شمع باید گداخت　　　　کہ بے علم نتواں خدا را شناخت!

چنانچہ بعض تذکرہ نگار کہتے ہیں کہ خواجہ بختیار کعکی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں دہلی میں اپنی خانقاہ میں رکھنے کے بجائے حصول علم کی راہ میں نکلنے اور ''سیروا فی الارض ''(زمین میں چلو پھرو!) پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی چنانچہ وہ اپنے مرشد کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے افغانستان و خراسان اور عرب و عجم کے علماء و مشائخ سے مستفید ہونے اور زیارات سے مشرف ہونے کے لیے نکل پڑے، اس سفرِ خیر و سعادت کی انتہا حرمین شریفین کی زیارت تھی، اس طرح حضرت بابا فرید الدین مسعود رحمۃ اللہ علیہ سعادتِ دارین سے مشرف ہوکر بالآخر ''گنج شکر'' بننے کے لیے اپنے پیر و مرشد خواجہ قطب الدین بختیار کعکی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ دہلی میں پہنچ گئے۔ صاحب ''نزھۃ الخواطر'' نے صراحت سے لکھا ہے کہ بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ ایک مقدس روح اور پاکیزہ باطن والی ہستی تھے اس لئے ان کے خوارق و کرامات نے خلقِ خدا کو ہمیشہ ان کی طرف متوجہ

کئے رکھا، حتیٰ کہ ان کے مرشد کے مرشد حضرت خواجۂ اجمیرؒ نے بھی انہیں دیکھ کر خواجہ بختیار رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا تھا کہ ''یہ نوجوان زاہد تو سدرۃ المنتہٰی تک رسائی پانے والا شہباز معلوم ہوتا ہے!!''

کہا جاتا ہے کہ مرشد نے اپنی خانقاہ کا ایک حجرہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے لیے مختص کر دیا تھا جہاں وہ شب و روز ذکر و فکر اور عبادت میں مشغول رہتے تھے مگر دنیاوی حاجات کے طالب ملاقاتیوں سے تنگ آ گئے اور مرشد کی اجازت سے ''ہانسی'' منتقل ہو گئے، عرصہ بارہ سال تک وہ شہر ''ہانسی'' کی جامع مسجد میں مصروف عبادت رہے، مسجد کے خطیب مولانا جمال الدین سے ''حب فی اللہ'' کا ایسا رشتہ قائم ہوا کہ مرشد و مرید کے باہمی روابط محبت و اخلاص کے بہت سے قصے کتبِ تذکرہ میں موجود ہیں، حتیٰ کہ مولانا جمال الدین کے مشورہ اور تائید کے بغیر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کسی صوفی کو خرقۂ خلافت بھی عطا نہیں فرماتے تھے۔ تذکرہ نگار بتاتے ہیں کہ بابا سائیں کی کرامات نے یہاں بھی خلقِ خدا کو ان کا گرویدہ بنا دیا تھا مگر وہ چونکہ اللہ تعالیٰ سے لو لگانے کو ہر بات پر ترجیح دینے والے صوفی تھے اس لئے ''ہانسی'' سے بھی یہ اپنی جائے پیدائش ''کوٹھی وال'' ملتان آ گئے مگر یہاں بھی قیام مختصر ہی رہا اور بالآخر موجودہ ''پاک پتن شریف'' والے مقام پر تشریف لے آئے جو اس وقت ''اجودھن'' کہلاتا تھا اور آس پاس کا علاقہ ویرانے اور جنگل سے عبارت تھا، یہاں کے لوگ گنوار اور جاہل تھے جو اہلِ علم و ذکر کو دوست نہیں رکھتے تھے، وہ شاید اس بات کے منتظر تھے کہ بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی زبانِ شیریں بیان سے فیض پائیں، اسلام کے حلقہ بگوش ہوں اور بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے گرویدہ ہو کر پنجاب میں چشتیہ سلسلے کے اوّلین مرشد کے پیروکار بن کر چشتی حضرات کے فیض سے سرزمینِ پنجاب کو سیراب کر دیں، اسی لئے تو پنجابی فصاحت و بلاغت کے علمبردار، شاعر بےمثال، پیر وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہنے کا موقع ملا کہ:

مودود دا لاڈلا پیر چشتی ، شکر گنج مسعود بھرپور ہے جی
خاندان وچ چشت دے کاملیت ، شہر فقر دا پٹن معمور ہے جی
بائیاں قطباں دے وچ ہے پیر کامل، جیں دی عاجزی زہد منظور ہے جی
شکر گنج نے آن مکان کیتا ، دکھ درد پنجاب دا دُور ہے جی !!

اجودھن کے مقام پر بابا فرید سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے کریل (یا کریر) کے ایک بڑے سے درخت کے نیچے اپنا جو ڈیرہ لگایا تھا اور اسی کریل کے ڈیلوں (پھلوں) پر گذر اوقات کرتے تھے، بے سروسامانی والا وہی ڈیرہ گھاس پھوس کے چھپر سے ایک عبادت خانے میں بدل گیا اور آپ کے ورودِ مسعود سے ''اجودھن''

بھی ''پاک پتن شریف'' بن گیا، یہیں پر آپ نے ایک سے زیادہ شادیاں کیں اور بیٹے بیٹیاں ہوئیں، انہی سعادتمند بیٹوں میں سے ایک بیٹا بدرالدین سلیمان آپ کی گدی کا وارث قرار پایا، ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ویرانے میں ایک درخت کے نیچے اپنا ڈیرا جمانے والا درویش اپنے فیض علم وذکر، زہد وتقویٰ اور سب سے بڑھ کر حلاوت زبان اور شیریں مقال وبیان کے طفیل آس پاس کے انہی گنوار اور جاہل انسانوں کو اسلام کا حلقہ بگوش اور اپنا گرویدہ بنانے میں کامیاب ہوگیا اس طرح وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مصداق بابا فرید سائیں رحمۃ اللہ علیہ پنجاب کے جہالت وگمراہی کے امراض کا علاج کرنے اور دکھ درد دور کرنے میں کامیاب ہوگئے، آپ کے دست مبارک پر لاکھوں لوگوں نے دینِ اسلام قبول کیا!

اپنی جنم بھومی سرزمین پنجاب میں تبلیغ واشاعتِ اسلام اور یہاں پر سلسلۂ چشتیہ کا شجرۂ طیبہ کاشت کرنے، اسے پروان چڑھانے اور بار آور بنانے کے لیے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کو کافی مشکلات پیش آئیں اور مخالفین نے دینِ حق کی اشاعت کی راہ میں بڑی رکاوٹیں کھڑی کیں مگر اللہ تعالیٰ کا یہ ولی کامل، سدرۃ المنتہی سے ماورا پَر مارنے والا شاہین صفت صوفی اور صبر وہمت کا مجسمہ مبلغ اسلام اپنے مقاصد میں کامیاب اور اپنے رب کے ہاں سرخ رو ہوا بابا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کامیابی آپ کی روش کے تین پہلوؤں کے سبب ہے ان میں سے اولین سبب یہ ہے کہ آپ اپنے قول وعمل اور روش میں سنت مصطفیٰ ﷺ پر پوری طرح کاربند رہے! دین حق کی تبلیغ واشاعت میں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے اسوۂ حسنہ پر عمل کیا، وہ ایک سچے عاشقِ رسول ﷺ تھے! اطاعتِ رسول ﷺ میں وہ پختہ عزم وپختہ قدم تھے، شریعت پر ظاہر وباطن میں عمل پیرا تھے، وہ سید ہجویر مرشد لاہور کی طرح شریعت سے الگ، طریقت کو کفر وزندقہ ہی تصور کرتے تھے، وہ صحیح معنی میں شریعتِ مصطفوی کے عالم باعمل تھے!

بابا سائیں کی فتح وکامرانی کا دوسرا سبب یہ ہے کہ آپ نے کفر وضلالت اور جہالت وگمراہی کی اس سرزمین میں سیرتِ نبوی کے مکی عہد کو ملحوظ رکھا، آپ یہ جانتے تھے کہ جس طرح سنت نبوی من حیث المجموع واجب اطاعت اور راہ ھدایت کا اسوۂ حسنہ ہے اسی طرح سیرت پاک بھی من حیث المجموع سرچشمۂ رہنمائی اور وسیلہ نجات کا نمونہ ہے، اسلام اور مسلمان جب اور جہاں کہیں بھی خطرات سے دوچار ہوجائیں اور چند در چند مشکلات میں گھر جائیں (جیسا کہ اس وقت بیسویں اور اکیسویں صدی میں اسلام اور مسلمان چاروں طرف سے خطرات میں گھرے ہوئے ہیں!!) تو مکی عہد کی سیرت وسنت کو عملی شکل میں اپنانا چاہیئے! مکی عہد کی سیرت پاک کا سبق یہ ہے کہ حکمت ومصلحت اور صبر وہمت کی راہ پر گامزن ہونا چاہیئے اس مرحلہ میں درویشانہ

خاموشی کے ساتھ مشکلات اور مصائب کا دلیرانہ سامنا کرتے ہوئے اپنی عملی تربیت اور حقیقی قوت وصلاحیت میں اضافہ پر کار بند رہنا چاہیئے اور یہی شاعرِ مشرق کا مشورہ و پیغامِ عمل بھی ہے۔

بانشۂ درویشی در ساز و دمادم زن
چوں پختہ شوی خود را بر سلطنت جم زن !

اور یہی روش بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی رہی، جس طرح کفار مکہ کمزور مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی اذیت رسانی میں تمام حدود کو پھلانگ چکے تھے مگر حضور ﷺ صبر وہمت سے کام لیتے رہے اور صحابہ کرامؓ کو بھی اسی بات کی تلقین تھی، اسی طرح بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ بھی ستم رساں اور حاسدین واعداء میں گھرے ہوئے تھے مگر گنج شکر نے ہر ہذیان وبدکلامی کا جواب شیرینی سے دیا اور مخالفین کے ہر دباؤ اور مخالفانہ چال کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا، آپ کے خلاف تہمتیں بھی گھڑی گئیں اور فتوے بھی حاصل کئے گئے مگر آپ نے ہمیشہ صبر، ہمت، حکمت اور مصلحت سے کام لیا، آپ کی جان لینے کی کوشش بھی ہوئی اور حملے بھی ہوئے مگر بابا فرید نے سنت رحمۃ للعالمین ﷺ کو نظر میں رکھا اور کتاب اللہ کی اس آیت پر عمل پیرا رہے:۔

"ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینك وبینه عداوة كأنه ولی حمیم "یعنی برائی کا جواب حسن عمل سے دو پھر دیکھنا تمہارا دشمن کس طرح ناکام ہو کر پکا دوست بنتا ہے"۔

بابا فرید کی یہی عملی روش تھی اور یہی زبانی تاکید بھی کہ

جے تیں مارن مکیاں ، تنہاں نہ ماریں گھم
آپنے گھر جائیں ، پیر تنہاں دے چم !

حضرت فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی کامیابی وکامرانی کا تیسرا اور اہم سبب یہ تھا کہ آپ کا ہر قدم للہ فی اللہ ہوتا تھا اور تمام کام اخلاص، فقر اور قناعت پر مبنی ہوتے تھے آپ کے تذکرہ نگار لکھتے ہیں کہ بے نیازی کا یہ عالم تھا کہ کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا گوارا نہ تھا، اس کے بجائے کریل یا کری کے درخت کے پتے اور ڈیلے (پھل) پر گذر کر لیتے تھے، فقر وفاقہ کا علاج سنتِ نبوی کے مطابق صبر وقناعت سے ہوتا تھا، جو زادِ قلیل میسر آتی تھی اس میں بھی فقراء محتاج اور مہمان شریک کر لئے جاتے تھے، جو روکھی سوکھی قسمت سے دستیاب ہو جاتی وہی کھا کر شکر بجالاتے۔ حرص وطمع کے شیاطین شیخ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے قلعہ ایمان سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتے تھے، یہ عزم وہمت اور قوت برداشت انہوں نے اسوۂ مصطفیٰ ﷺ کے طفیل حاصل کی

تھی اس لئے اپنے سمیت سب کو تلقین فرماتے تھے کہ:۔

رکھی سکھی کھائے کے ٹھنڈا پانی پی

دیکھ پرائی چوپڑی نہ ترساویں جی !!

باباسائیں کی عملی زندگی اور شخصیت کے دواور پہلو بھی بے حد نمایاں، بہت اہم اور قابلِ توجہ ہیں اور ان کے واضح نقوش ان کی شاعری میں بھی نظر آتے ہیں۔ان میں سے ایک تو زہد و تقشف، نفس کشی اور خواہشات کو کچلنا ہے، اسلامی وعربی ادبیات کی تاریخ میں شام کے معرۃ النعمان کے نابینا اور فلسفی شاعر ابوالعلاء المعری بھی قامع شہوات اور قاہر نفس تھے مگر بابا فرید کی اس باب میں بھی شان نرالی ہے، ریاضات ومجاہدات میں وہ تاریخ تصوف کے فردِ فرید نظر آتے ہیں، نفس کشی اور غلبہ خواہشات کے ضمن میں جو سخت روش بابا فرید نے اختیار کئے رکھی اور طعام ولباس سے لے کر بستر اور چارپائی تک اور کھانے پینے سے لے کر اوڑھنے بچھونے تک نفس کی ہر خواہش کو دبانے اور کچلنے میں ان کا انداز نرالا تھا، خوراک انتہائی قلیل ہوتی تھی مگر اس میں بھی متوسلین ومریدین کو شریک کرتے تھے، کسی نے زبردستی نیا لباس پیش کیا تو زیب تن کرنے کے فوراً بعد اتار کر دوسروں کو دے دیتے تھے، ایک ہی کمبل تھا جو دن کو فرش کا کام دیتا تھا اور رات کو رضائی کا، سرڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں چھپاتے تو سر ننگا رہ جاتا تھا، ایک اینٹ تکیے کا کام دیتی تھی اور فرماتے تھے کہ اس سے قبر کی یاد تازہ رہتی ہے، حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ ''اکثروا من ذکر ھادم اللذات ''لذتوں کا مزہ کرکرا کر دینے والی موت کو زیادہ یاد کیا کرو، اسی موت کو یاد رکھنا اور دوسروں کو اس کی یاد دلاتے رہنا باباسائیں کے وعظ اور شاعری کا اہم ترین موضوع رہا ہے!

نفس کشی اور انکسارِ خواہشات کی ایک صورت چلہ کشی بھی تھی، باباسائیں کا تو چلہ معکوس بھی مشہور ہے! چلے کاٹنا، چالیس روزہ خلوت گزینی اور مخلوق سے کنارہ کشی کوئی قباحت کی بات نہیں جیسا کہ بعض لوگ تصور کرتے ہیں بلکہ یہ تو سنتِ پیغمبری ہے، سیدنا موسیٰؑ نے کوہ طور پر چالیس راتیں حضورِ حق میں بسر کی تھیں، سید الاولین والآخرین ﷺ نے بھی غارِ حراء میں خلوت گزینی اور ذکر اللہ اختیار فرمایا تھا اس لئے بابا فرید کی خلوت گزینی اور چلہ کشی سنت انبیاء اور اسوۂ رسول ﷺ پر عمل تھا ذکر اللہ میں سکون قلب اور ذہنی راحت واطمینان کے لیے خلوت گزینی اور خلق سے کنارہ کشی بہت مفید وکار آمد وسیلہ ہے جو اہل اللہ کی مقبول ومرغوب روش رہی ہے!

باباجی کی زندگی اور شخصیت کا ایک انفرادی پہلو بلکہ نمایاں ترین پہلو دنیائے دوں سے نفرت

وبیزاری اور حضور حق کے لیے مکمل فنا کی روش ہے! دنیا کی بے وفائی اور بے ثباتی نے اسے اہل اللہ کی نظر میں حقیر بنا دیا ہے! مذمت دنیا اور دنیا پرستی سے نفرت دلانا تمام اہل حق کا معمول اور پہچان رہی ہے، بس اتنی اجازت ہے کہ جسم قائم رہے، عبادت وذکر اللہ کے قابل رہے اور اطاعت ربانی میں بھوک یا لاغر پن سے خلل نہ آئے! اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں! دنیا پرستی کو رسول اللہ ﷺ نے کتوں کا عمل قرار دیا ہے جو مردار کی تلاش میں رہتے ہیں، پابند شرع مومن کے لیے دنیا کو حضور ﷺ نے جیل خانہ قرار دیا ہے اور اسے امتحان گاہ کا نام دیا ہے اس لئے بابا فرید اگر دنیا کو رنج ومحن کی جگہ قرار دیتے ہیں اور یہاں دل لگانے کو گناہ تصور کرتے ہیں تو یہ کوئی غیر اسلامی تصوف نہیں ہے بلکہ خود قرآن کریم کی رو سے یہ دنیا آخرت کے مقابلے میں بالکل حقیر ،کھیل اور بے معنی چیز ہے، زندگی اور موت کا یہ سلسلہ خدا نے صرف اس لئے بنایا ہے کہ وہ ہمیں آزما کر یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ ہم میں سے کون ہے جو اس چند روزہ زندگی میں حسن عمل کا مظاہرہ کرتا ہے!

تعلیماتِ نبوی کی رو سے یہ دنیا دار العمل ہے اور آخرت دار الجزاء ہے جزاء کا دارومدار عمل پر ہوتا ہے اس لئے یہاں کا حسن عمل ہی احسن الجزاء کا وسیلہ بن سکتا ہے اسی لئے حضور اکرم ﷺ نے اس دنیا کو آخرت کی کھیتی قرار دیا ہے اس میں جو بویا جائے گا وہی آخرت میں کاٹنا پڑے گا اور حسن عمل کی انتہا حب اللہ ہے! اسی لئے بابا فرید کا اصل مدعا اور منزل اللہ کی رضا اور اس کے حضور میں پہنچنے کی توفیق ہے! وہ عمر بھر حب اللہ میں مست اور حضور حق کے لیے دیوانے بنے رہے! وہ اپنے رب حبیب جل جلالہ کی زیارت کے لیے بے تاب رہے اور اس میں تاخیر ان کے لیے اذیت کا باعث رہی، یہ دنیا اور اس کی یہ زندگی چونکہ بابا جی کو زیارت حق سے دور رکھنے کا باعث تھی اس لئے وہ اس سے نالاں رہے اور حسرت میں یہاں تک فرماتے رہے کہ:

تن سکا ، پنجر تھیا ، تلیاں کھونڈن کاگ
اجے سو رب نہ بوہڑیو، ویکھ بندے دے بھاگ!!

بابا سائیں کو اصل فکر یہ تھی کہ دنیا ایک آزمائش گاہ ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے کانٹے ہر طرف بکھرے پڑے ہیں اگر کوئی ایک کانٹا بھی لگ گیا تو تقوی کا لباس تار تار ہو جائے گا اس لئے وہ اس لمبے سفر سے بیزار اور جلد سے جلد دیدار الہی کی اپنی منزل کے لیے بیقرار تھے، دنیا کی انہی الجھنوں اور سفر زندگی کی ان مشکلات کو عجب انداز میں ذکر کیا کرتے تھے:

گلئیں چکڑ ، دور گھر ، نال پیارے نینہ
چلاں تا بھجے کمبل ، رہاں تاں ٹٹے نینہ

بھجو سجو کمبلی ! اللہ ورسو مینہ
جائے ملاں تنہاں سجناں ، مٹے ناہیں نینہ !!

(یہاں پر لفظ ''نینہ'' میں یا کے بعد نون غنہ ہے یعنی نیوں: دوستی، پیار اور یارانہ، اردو زبان کے املاء کی طرح پنجابی زبان کا املاء اور حروف کی کتابت ابھی تک مشاطگی کی محتاج ہے کوئی اللہ کا بندہ کبھی آئے گا اور سندھی، پشتو اور پنجابی کے علاوہ پاکستان کی دیگر زبانوں کے لیے کوئی عمدہ رسم خط، کتابت حروف اور املاء کی مضبوط صحت کا سامان کرے گا جس سے یہ سب زبانیں مسلمانوں کی مشترکہ قیمتی اور وقیع میراث کی حیثیت سے ترقی کریں گی اور اس خطے کی ملت اسلامیہ ایک قوت بن کر آگے بڑھے گی، ان شاءاللہ!) صوفیۂ صافیہ کی شان یہ ہے کہ ان کا محبوب اور مرکز نگاہ رب کریم کی ذات پاک ہے، انسانی روح بحکم قرآن امر ربی ہے صحراؤں میں دیوانہ وار نکل جاتے ہیں اور مجنوں کی طرح اپنے محبوب کی ایک جھلک کے لیے گھومتے، دوڑتے، تڑپتے اور گرتے پڑتے اللہ! اللہ! کرتے ہیں، یہی عشق الٰہی ہے اور بابا فرید اس عشق ربانی کا ایک نمونہ اور مثال بلکہ فردِ فرید ہیں! رضائے الٰہی ان کا منتہائے مقصود ہے۔

شیخ فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کے سلسلۂ چشتیہ کے منصبِ قیادت وامامت پر فائز ہونے کے تذکرے اور ان کے شعر وفن اور سخن گستری کی بات سے پہلے چند اور اہم امور کی طرف مختصر اشارات ضروری ہیں، ان میں سرفہرست ان کا لقب ''گنج شکر'' ہے اس تلقیب کی کئی ایک وجوہات اور اس سلسلے میں دلچسپ واقعات مذکور ہیں جو صرف سننے اور سر دھننے سے تعلق رکھتے ہیں! پنجاب کے لوگ آج بھی کسی صفتِ کمال کو کسی شخص میں جب دیکھتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ فلاں تو علم وادب کا گنج یا خزانہ ہے، یہ کہنا تو مشکل ہے کہ یہ القاب گنج نوازی، بابا فرید سے قبل بھی پنجابی زبان میں مروج تھے یا ان سے ہی اس سلسلے کا آغاز ہوتا ہے، تاہم ان سے پہلے ہی اہل لاہور اپنے مرشد لاہور حضرت سید ہجویریؒ کو ''داتا گنج بخشؒ'' کے لقب سے نواز چکے تھے اور بابا سائیں کے بعد سرزمین گجرات کے لوگوں نے بھی اپنے پیر طریقت اور شاعر دلنواز وخوش نوا حضرت الحاج حافظ محمد نوشہ کو ''نوشہ گنج بخش'' کے لقب سے سرفراز کر دیا ہے، بہر حال کچھ بھی ہو ہمارے نزدیک بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی تلقیب ''شکر گنج'' یا ''گنج شکر'' کا حقیقی سبب وہ حلم وبردباری، شفقت ورحمت، لطافتِ کلام اور شگفتگیٔ گفتار ہے جو انہیں عشق مصطفیٰ ﷺ اور پیروئ اسوۂ حسنہ کے طفیل عطا ہوئی تھی! بابا سائیں دلکش پیکر محبت اور سراپا مہر ولطافت تھے! کھلا کھلا چہرہ، مسکراتے ہونٹ، میٹھی رسیلی زبان اور پرسوز وگونج دار آواز کے مالک تھے، ہر چھوٹے بڑے سے ملتے ہوئے مسکراتے اور محبت وشفقت کے پھول بکھیرتے ہوئے بات کرتے

تھے۔ شاید اسی لئے انہیں ان کے مرشد اور پیر طریقت خواجہ قطب الدین بختیار کعکی رحمۃ اللہ علیہ نے گنج شکر کے لقب سے نوازا ہو، یہ طبیعت کی وہی شیرینی، گفتار کی وہی حلاوت اور مزاج کا وہی دھیما پن اور رسیلا انداز تھا جس کا تذکرہ حضرت ام معبد رضی اللہ عنھا کیا کرتی تھیں جب بھی وہ اپنے مہمان عزیز اور تخلیق ربانی کے اولین وآخرین کرشمہ واعجاز حضرت محمد ﷺ کو اور ان کے ساتھ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یاد کرتی تھیں! مزاج وکردار کی وہی پرکشش کیفیت جس کا اعتراف ہجرتِ نبوی کی رات سے کچھ پہلے ابوجہل مغرور اور اس کے ساتھی شیطان مردود کو بھی کرنا پڑا تھا! ساخت اور کردار کی یہی دولت تھی جس سے پیروی اسوۂ حسنہ کے طفیل فریدالدین گنج شکر بھی نوازے گئے اور مزاج کی اسی نرمی اور گفتار کی اسی شیرینی نے ان کے وعظ کو اس قدر پرمغز، موزوں اور پرکشش بنا دیا تھا کہ لاکھوں کافرانِ عنید ان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام کے حلقہ بگوش ہو گئے تھے، بابا سائیں کی اس تلقیب کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے، باقی سب چھوٹی وجوہات ہیں اور سننے کے قابل ہیں!! غالباً اسی لئے یہ تلقیب گنج نوازی بابا سائیں کی اولاد میں بھی جاری رہی!! اللہ تعالیٰ کے نیک اور برگزیدہ بندوں کی نمایاں خوبی ہی زبان کی حلاوت اور گفتار کی شیرینی ہے، ان کے معاصرین مریدوں اور پیروکاروں نے اگر انہیں اس لقب سے نوازا ہے تو یہ بجا طور پر اس کا ثبوت ہے کہ ''پاک پتن'' کی سلطنتِ تصوف کا یہ عظیم وجلیل بادشاہ اسوۂ حسنہ کی اس خوبی سے متصف تھا جو ہر ملنے والے اور مخاطب کو مصطفیٰ کریم ﷺ کا گرویدہ وفریفتہ بنا دیتی تھی، فریدالدین مسعود رحمۃ اللہ علیہ کے حصے میں بھی اس خلقِ نبوی کا حظِ وافر آیا تھا اور اسی لیے انہیں ''گنج شکر'' کے اس لقب سے نوازے جانے کا مستحق ٹھہرا دیا تھا!

خواجۂ اجمیر حضرت معین الدین چشتی سجزی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے نگاہِ دوررس اور بصیرتِ عمیق عطا فرمائی تھی جو ماضی کے پردوں سے بھی حقائق دیکھ سکتی تھی مگر مستقبل کے آفاق بھی ان کے سامنے روشن ہو جاتے تھے، مرشد لاہور کے سایہ میں معتکف ہوئے تو ایک شعر میں سید ہجویریؒ کی تاریخ ساز عظمتوں کا ہار پرو دیا:

گنج بخشِ فیضِ عالم ، مظہر نور خدا
ناقصاں را پیرِ کامل ، کاملاں را رہنما!!

مگر جب سرزمین پنجاب سے اٹھنے والے ولی کامل اور تصوف کے فرد فرید کو اپنے خلیفہ خواجہ قطب الدین بختیار کعکی رحمۃ اللہ علیہ کے جوار میں محو ذکر وعبادت دیکھا تو کہہ اٹھے تھے کہ ''بختیار! تم نے تو ایک ایسے بلند پرواز شہباز کو قابو میں لے رکھا ہے جو روحانیت کی دنیا میں سدرۃ المنتہیٰ سے بھی آگے تک رسائی کی

خداداد صلاحیت رکھتا ہے! یہ فرید تو ایک ایسا چراغ ہے جو خانوادۂ درویشاں کو اپنی نیک نامی کے طفیل روشن کردے گا!!'' حضرت شیخ فرید الدین مسعود رحمۃ اللہ علیہ نے صرف پنجاب کی سرزمین میں ہی اشاعت اسلام کو عام نہیں کیا بلکہ یہاں پر سلسلۂ چشتیہ کی آبیاری بھی کی اور بتکدۂ ہند کے تمام گوشوں تک اس سلسلے کو پہنچادیا! حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء جیسے ستون زہد و تصوف دارالحکومت دہلی میں استوار کردیئے اور شیخ صابر جیسے درجنوں اولیائے کرام تربیت کے بعد بتکدۂ ہند کے کونے کونے میں عام کر کے سلسلۂ چشتیہ کو وسیع اور مستحکم بنیادوں پر قائم ودائم کردیا! بابا فرید کا یہ ناقابل انکار احسان ہے کہ انہوں نے خواجۂ اجمیر کے سلسلۂ چشتیہ کو اس خطے کا معتبر اور فیض عام والا سلسلۂ صوفیہ منوالیا! دراصل یہ اس دعا کی برکت ہے جو حضرت خواجۂ اجمیر اور خواجہ بختیار کعکی رحمہما اللہ نے بابا فرید کے لیے ایک ساتھ بارگاہ خداوندی میں ہاتھ پھیلائے دل کی گہرائیوں سے مانگی تھی! بابا سائیں کے لئے یہ اتنا بڑا شرف و اعزاز تھا جو آج تک اہل تصوف وطریقت کی زبانوں پر رواں دواں ہے! کسی صوفی کو اپنے مرشد اور مرشد کے مرشد کی یک زبان و مشترکہ دعاؤں کی برکات کبھی نصیب نہیں ہوئیں۔ یہ اعزاز صرف اور صرف حضرت فرد فرید کے مقدر میں تھا اسی شرف و اعزاز کو آپ کا ایک عقیدتمند اور مرید خاص امیر خورد صاحب ''سیر الاولیاء''، اپنے شعر میں دوام بخش گیا ہے:

بخشش کونین از شیخین شد در بابِ تو
بادشاہی یافتی ، زیں بادشاہانِ زماں
مملکت دنیا ودیں ، گشتہ مسلّم ، مر ترا
عالم کن گشتہ اِقطاع تو ، اے شاہِ جہاں

طریقۂ سلسلۂ چشتیہ میں سماع کو خصوصی اہمیت حاصل ہے اور اسے ایک لحاظ سے تربیتِ روحانی کا ایک پہلو تسلیم کیا گیا ہے، شعر و موسیقی کے اجتماع سے ایک وجد آفرین کیفیت پیدا ہوتی ہے جو صوفی کے ذوقِ سماع کی تسکین کا باعث ہے، محفل سماع میں جب کسی صاحبِ ذوق پر وجد طاری ہوتا ہے تو وہ رقصاں و غلطاں گرمئی محفل کا سبب بنتا ہے۔ ''قوالی'' برعظیم پاک و ہند کے اسی سلسلہ صوفیہ کی ایجاد ہے اور برعظیم کے شاعر و موسیقار حضرت امیر خسرو، جو بابا فرید کے خلیفہ و جانشین نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص تھے، کی اس باب میں خدمات بڑی اہم اور ناقابلِ فراموش ہیں. بابا فرید خود بھی ایک صوفی شاعر تھے اور ذوقِ سماع و موسیقی سے بہرہ مند تھے، محافلِ سماع کا انعقاد دربارِ فریدی میں جاری رہتا تھا اور اب مزار فریدی کا بھی ایک خصوصی سلسلہ ہے، ان محافلِ سماع میں عارفانہ کلام کا خصوصی رنگ ہوتا تھا اور اس وجد آفرین کلام عارفانہ سے

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ پر جب وجد طاری ہوتا تھا تو پہروں سر دھنتے رہتے تھے اور کبھی کبھی رقص بھی ہوتا تھا اور آپ بیہوش بھی ہو جاتے تھے! چشتی حضرات کا یہی معمول ہے! ایک مرتبہ کسی قوال نے اپنی مست لے میں ایک فارسی کی غزل گانا شروع کی جب وہ اس شعر پر پہنچا تو بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ پر وجد طاری ہو گیا اور رقص کرتے ہوئے بے ہوش ہو گئے:۔

نہ ہر تر دامنے را عشق زیبد　　نشانِ عاشقی از دور پیداست !!

یعنی عشق کے ہر دعویدار کو عاشقی زیب نہیں دیتی کیونکہ عاشق تو دور ہی سے پہچانا جاتا ہے! یہ وجد آفرین شعر خوش الحان قوال نے جب گایا تو بابا سائیں رقصاں پھر غلطاں اور آخر کار بے ہوش ہو گئے پورے چوبیس گھنٹے یہی حال طاری رہا، بیچ میں مؤذن کی آواز سے ہی ہوش آتا مگر نماز کے بعد پھر وہی حال طاری ہو جاتا!

سماع فقہائے اسلام کے ہاں محل اختلاف ہے مگر محدثین اس کے خلاف نہیں، چونکہ موسیقی صرف پاکیزہ وجد آفرینی کا سرچشمہ نہیں بلکہ سفلی جذبات کو بھڑکانے کا سبب بھی ہے مگر بارش بھی تو تعمیر و تخریب دونوں اثرات کی حامل ہے! قصور نہ بارش کا ہے نہ موسیقی کا! سفلی جذبات والے اسے اپنے رنگ میں لیتے ہیں جبکہ سماع کے قائل صوفیہ اسے روحانی غذا مانتے ہیں، چشتی صوفیہ نے موسیقی کے رسیا ہندو کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے بھی اسی قوالی کو رواج دے کر اپنے سلسلہ تبلیغ کو آگے بڑھایا!!

بابا فرید چونکہ عملی زندگی میں سنت پیغمبر ﷺ پر پوری طرح عمل پیرا تھے اس لئے سنت نبوی نکاح پر بھی عمل کیا اور کئی ایک شادیاں کیں، آپ کے بیٹے اور بیٹیاں بھی مذکور ہیں جن میں ایک خواجہ بدرالدین سلیمان بھی تھے جو آپ کی وفات کے بعد "پاک پتن" کی گدی کے وارث قرار پائے، آپ کے خاندان کے حوالے سے یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ آپ کا سلسلہ نسب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے مگر اس کا قطعی ثبوت دستیاب نہیں، ابراہیم ادھم اور محمود غزنوی سے بھی آپ کا خاندانی تعلق ظاہر کیا گیا ہے مگر یہ بھی بلا دلیل دعوے ہیں، تاہم ان کے فاروقی النسب ہونے کا امکان رد بھی نہیں کیا جا سکتا، اس پر جناب محمد آصف مرحوم نے بڑا کام کیا ہے جس میں اضافے کی گنجائش نہیں، تاہم بابا جی کا عربی النسل ہونا ممکن ہے جو عرب یمن وحضرموت وغیرہ سے بلاد ماوراء النہر میں آئے تھے ان کا برعظیم میں وارد ہونا ثابت ہے، آپ کے خاندان میں جو اسماء مروج تھے وہ بھی چوتھی صدی ہجری میں بلاد حجاز و یمن بلکہ پوری عرب دنیا میں مروج تھے (جیسا کہ آپ نے اپنے بیٹے کا نام بدرالدین سلیمان رکھا جبکہ جمال الدین سلیمان آپ کے والد اور آپ کے داماد و خلیفہ

بدرالدین اسحاق تھے اور آپ خود فریدالدین مسعود تھے) تسمیہ کا یہ طریقہ اور یہ سلسلہ بھی عربی النسل ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے! علامہ آصف خان مرحوم کی تحقیق کے مطابق بابا فرید ۵ رمحرم ۶۷۹ھ / ۷ مئی ۱۲۸۰ء کو اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے!

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری پر گفتگو سے پہلے ایک آخری بات یہ رہ جاتی ہے کہ چشتی سلسلے کے ان بزرگوں نے سنت نبوی کے شورائی نظام کو بھی زندہ رکھا جس سے موروثیت کی وبا اور ولی عہدی کی دھونس اور دھاندلی کی نفی ہوتی ہے اور امت مسلمہ کو جمہوریت پر عمل کا سبق ملتا ہے! بابا فرید ابھی دہلی ہی میں تھے کہ خواجہ قطب الدین بختیار کعکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی موروثیت یا ولی عہدی کے اعلان کے بجائے کبار چشتیہ کی امامت وقیادت کا یہ منصب اپنے تربیت یافتہ مرید خاص حضرت فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کیا۔ اہلیت کی بنیاد پر منصبِ امامت وقیادت پر فائز ہونے سے سلاسل صوفیاء میں تازہ روح اور نئی سرگرمی پیدا ہوتی ہے اور یہ ادارۂ تصوف ایک فعال کردار کے قابل ہوتا ہے جس سے اصلاحِ احوال کی توقع ہو سکتی ہے مگر موروثی انداز کی ولی عہدی تو بقول اقبال عقابوں کے نشیمن کو زاغوں کے تصرف میں دینے کے مترادف ہے جو مجاوری اور گورکنی کی ایک شکل ہے!!

ایک عرب شاعر کا خیال ہے کہ "لکل مسمی نصیب من اسمہ" (یعنی ہر مسمی کو اس کے اسم سے حصہ ملتا ہے) گویا نام میں سب کچھ نہ سہی مگر بہت کچھ ضرور ہے، یہ بات اور کسی پر صادق آئے یا نہ آئے مگر بابا فرید پر تو صادق آتی ہے، وہ بلاشبہ ایک فرد فرید اور یکتا ہیں اور اللہ تعالی نے ان کے حصے میں انفرادیت کے کئی ایک پہلو مقدر فرمائے تھے، وہ فرید عصر ہی نہیں فرید اعصار وادوار ہیں، ان کا تصوف وطریقت کے منصبِ امامت وقیادت پر فائز ہونا بھی منفرد تھا اور پھر انہوں نے اس بار امانت کو آگے بھی اسی منفرد انداز میں منتقل فرمایا، یہ منصب نہ انہیں وراثت میں ملا اور نہ وہ اسے موروثی سمجھتے ہوئے اپنے وارثوں کے سر منڈھ گئے! جیسا کہ آج کل اہل مدارس اور اہل صدارت سے لے کر اہل وزارت تک ہر کوئی اپنے جھلے سیانے اور لولے لنگڑے کو ہی اپنے بعد اپنی جگہ دیکھنے کا آرزومند نظر آتا ہے بلکہ اپنے پیروکاروں اور متوسلین پر اپنی اولاد کو مسلط کرنے پر تلا ہوا دکھائی دیتا ہے، اہلیت اور لیاقت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں سے ان کا شورائی جمہوری حق چھیننے کی بھی کوشش ہو رہی ہے! بابا فرید کی یہ انفرادیت ہمیں اسلام کے شورائی نظام اور کفائت وصلاحیت کو اولیت دینے کے اصول کی یاد دلاتی ہے، اس سے عہدِ نبوت اور عہدِ خلافتِ راشدہ کی یاد بھی تازہ ہوتی ہے بد بخت ابن ملجم کے ہاتھوں اپنی مرگ شہادت عظمی کا یقین ہو جانے کے بعد علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم سے جب لوگوں نے عرض

کیا تھا کہ اپنے بعد امام حسن کی خلافت کا اعلان فرما دیجئے تو باب مدینۃ العلم والحکمت نے جواب میں فرمایا تھا کہ اگر میں ایسا کرتا ہوں تو مجھ سے افضل ہستی یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا اعلان کرتے ہوئے ایسا ہی کیا تھا اور اگر میں یہ اعلان نہیں کرتا تو یہ اس ہستی کی پیروی ہوگی جو مجھ سے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بھی افضل تھے۔ یعنی سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے ایسا اعلان نہیں فرمایا تھا! گویا سلسلہ چشتیہ کے قائد و امام فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا یہ منفرد اور یکتا عمل آج بھی برعظیم کی ملت اسلامیہ کے لیے ایک قابل تقلید نمونہ اور ایک ناقابل فراموش سبق ہے اور شورائی جمہوریت کے لیے دعوتِ عمل ہے!!۔

بابا جی کی دوسری انفرادیت یہ ہے کہ وہ اہل تحقیق کے نزدیک اردو شاعری کے بانی اور امام ہیں، ان کی تیسری انفرادیت یہ ہے کہ وہ پنجابی زبان کے بھی سب سے پہلے شاعر ہیں، ان کی چوتھی انفرادیت یہ ہے کہ وہ پنجابی کے سب سے پہلے صاحبِ دیوان شاعر ہیں، پنجاب میں سلسلۂ چشتیہ کے امام اول وفرد فرید کی پانچویں انفرادیت یہ ہے کہ وہ برعظیم پاک و ہند میں صوفیانہ و عارفانہ شاعری کے بھی امام اولین ہیں! ان سے پہلے برعظیم پاک و ہند کی کسی اسلامی زبان میں ایسی عارفانہ شاعری کا ذکر تک نہیں ملتا، اسی طرح وہ ہماری صوفیانہ و عارفانہ شاعری کے بھی علی الاطلاق امام اول ہیں، یہ ایسی منفرد اولیتیں ہیں جن میں یہ فرد فرید یکتا و بیمثال نظر آتا ہے، پنجابی شاعری بجا طور پر فرید الدین مسعود رحمۃ اللہ علیہ پر فخر کرسکتی ہے!!

بابا فرید کا عہد، سلطنت دہلی کا زمانہ ہے جو مسلمانوں کے لئے بڑا ہی پرآشوب زمانہ ہے بلکہ یہ کہنا شاید زیادہ قرین صواب ہو کہ برعظیم پاک و ہند بنگلہ دیش کی ملت اسلامیہ کے لئے تو گزشتہ چودہ صدیوں میں ہر دور اور ہر زمانہ مشکل، صبر آزما اور پرآشوب رہا ہے اور آج (۲۰۰۵ء) بھی ہے! بات دراصل یہ ہے (اور بہت بڑی بدنصیبی کی بات ہے!) کہ اس خطے کے مسلم حکمرانوں کے نہ تو کبھی اپنے قدم جم سکے ہیں اور نہ وہ اسلام کے لیے کچھ کر سکے ہیں (الا ماشاءاللہ!!) مگر اس خطے کے مسلمان بھی کبھی چین اور سکون سے نہیں رہ سکے، اس کا واحد سبب حکمرانوں کی خود غرضی، خود بینی اور اقتدار پرستی رہی ہے مگر نہ تو وہ اپنا اقتدار بچا سکے اور نہ کچھ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کر سکے! اگر برعظیم کی تاریخ میں صوفیۂ کرام اور اولیائے عظام رحمہم اللہ کا مؤثر اور نتیجہ خیز کردار نہ ہوتا تو یہاں پر بھی مسلم سپین کی طرح اسلام جڑ نہ پکڑ سکتا اور زوال اقتدار کے ساتھ مسلم حکمران اسلام اور مسلمانوں کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ جاتے مگر یہ بابا فرید جیسے صوفیہ و اصحاب طریقت ہی تھے جن کے طفیل یہاں اسلام کا شجرۂ طیبہ قرآنی محاورے کے مطابق جڑیں تحت الثریٰ میں اور شاخیں

آسمانوں میں کا مصداق ہے اور اس دینِ حق کو کوئی حاسد یا معاند گزند نہیں پہنچا سکتا ذرا تقابل کیجئے مناظر کا ایک منظر یہ ہے کہ سید ہجویرؒ تشریف لائے تو مرشد لاہور ثابت ہوئے اور نہ صرف پنجاب رشکِ آفتاب بنا بلکہ بقول اقبال پورے بتکدۂ ہند میں شجرۂ اسلام کی (در زمین ہند تخم سجدہ ریخت !!) آبیاری وثمر باری کا فریضہ انجام دے گئے ، چشت وبجستان سے خواجہ اجمیر پیر ہجز (سنجر نہیں !؟) معین الدین چشتی تشریف لائے تو راجپوتانہ قلبِ ہند میں علمِ اسلام بلند فرما گئے جو آج بھی پوری آب وتاب سے لہرا رہا ہے اور قیامت تک لہراتا رہے گا مگر فاتحین اور حکمرانوں کے مناظر چشم تصور میں لایئے ! ابن قاسم کو، جو ''دیبل'' کے رستے باب الاسلام سندھ میں داخل ہوئے انہیں اپنے ہی حاسد ومعاند اقتدار پرستوں نے پیچھے کھینچ لیا، پھر غزنوی، غوری، تغلق، خلجی اور آخر میں مغل آئے مگر قصۂ پارینہ بن کر عبرتیں چھوڑ گئے پھر ذرا اپنے سیاست بازوں (سیاست دان کہنا غلط ہے !) کو دیکھئے نصف صدی کے اندر آدھا ملک گنوا کر بھی ہوش میں نہیں آرہے اس وقت برعظیم کی ملت اسلامیہ کے تین ٹکڑے، پاکستان، بنگلہ دیش اور بھارت میں ۔ بکھرے بکھرے اور بے اثر ہوتے دکھائی دیتے ہیں، آنے والے کل میں اسلامی اخوت ومساوات اور طبقاتی چھوت چھات کے درمیان فیصلہ کن معرکہ برپا ہونا ہے اس میں بھی کرسی پرستوں سے کوئی توقع رکھنا عبث ہے، کل بھی انہی نفوس قدسیہ کا طرز عمل اور طریقۂ تبلیغ دین حق کو غالب وفتح مند کرنے والا تھا آج اور کل بھی ہوگا، ان شــــاء اللہ ! یہاں سے بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم صوفی بزرگوں کے تاریخ ساز کردار کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے!

بابا فرید کی شخصیت وکردار کی جو تصویر ذہن میں ابھرتی ہے وہ ایک ایسے مردِ حق کی تصویر ہے جو سراپا محبت ، مجسم شفقت اور مکمل اسوۂ حسنہ کا پیروکار ہے، ایک پیکر محبت جو اپنے صبر وہمت حوصلے اور خندہ پیشانی کے ساتھ مخالف قوتوں کے سامنے ایک چٹان کی طرح ڈٹا ہوا ہے، اس کا ایک ہی مقصد ہے کہ یہاں پر دین حق کا بول بالا ہو تا کہ آدمیت کا بھی بول بالا ہو سکے!!

امام سلسلۂ چشتیہ حضرت شیخ فریدالدین مسعود گنج شکرؒ کا ایک کردار بحیثیت صوفی اور مبلغ اسلام ہے جس کی بعض جھلکیاں ہم نے دیکھ لی ہیں، انہوں نے خلق خدا تک دین حق کا پیغام پہنچایا اور لاکھوں انسانوں کو راہ حق پر گامزن کر کے مبلغ اسلام کا فریضہ انجام دیا، بحیثیت صوفی مصلح آپ نے خندہ پیشانی اور شیریں گفتار سے دکھی دلوں کے زخموں پر مرہم رکھا ، ایک مبلغ اور صوفی کا یہی کردار ہونا چاہیے ، لیکن بابا سائیں ایک کثیر الالسنہ شاعر بھی ہیں، عربی ، فارسی ، ہندوی یا اردو اور پنجابی میں انہوں نے شاعری کی ہے، اگر چہ ان کا عربی کلام دستیاب نہیں مگر انہیں عربی زبان پر کامل عبور حاصل تھا اور عربی شاعری کا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے، زمانہ

جاہلیت اور صدر اسلام کی شاعری پر ان کی نظر بہت گہری تھی، وہ اپنی مجالس ذکر اور محافل فکر میں عربی اشعار سے استشہاد کرتے اور مدد لیتے تھے، حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے جو ملفوظاتِ عالیہ تحریر کئے ہیں یا ان کے عقیدت مندوں نے ان کے احوال و آثار اپنے تذکروں میں قلمبند کئے ہیں ان میں شعراء عہد جاہلیت اور صدرِ اسلام کے شعراء کے کلام سے بابا سائیں نے استشہاد کیا اور اپنے ملفوظات و مواعظ کو سجایا ہے مگر ان عقیدت مندوں نے یہ سمجھا ہے کہ یہ بابا فرید کے اپنے طبع زاد شعر ہیں حالانکہ وہ عربوں کے مشہور دواوین شعراء اور مستند مجامیع شعریہ میں موجود ہیں!

ان کا فارسی و اردو یا ہندوی کلام بھی قلیل الوجود ہے لیکن بابا سائیں نے اپنی مادری زبان پنجابی میں جو شاعری کی ہے وہ ان کے دل کی صحیح ترجمان اور ان کے عہد پر آشوب کی نمائندگی کرتی ہے، بابا جی کا مرکز توجہ اور اصل دائرہ عمل بھی پنجاب ہی تھا تاہم وہ دارالحکومت دہلی میں بھی بارہا وارد ہوئے اور مختلف اوقات میں طویل و مختصر قیام بھی رہا۔ مسلم دارالحکومت دہلی اور تمام مسلم ہند کی ملت اسلامیہ اور دکھی انسانیت کی حالت زار ان کے سامنے رہی ہے، اچ، ملتان اور لاہور غزنوی زوال کے بعد چونکہ کرسی اقتدار کے دائرے میں نہیں رہے تھے اور یہاں کی تمام رونقیں اور محفلیں کسی امید موہوم پر ان آبادیوں کو ویرانوں کے سپرد کر کے دارالحکومت دہلی میں جا بسی تھیں اس لئے پنجاب کا انسان خصوصاً مسلمان جو رنگا رنگ طوائف و اجناس اور اقوام و امم پر مشتمل تھے اور مقامی روایات و ماحول سے بھی پوری طرح آشنا نہ تھے وہ شدید قسم کے فقر و افلاس اور احساس محرومی کا شکار تھے، بابا فرید کی شاعری اس عہد سلاطین کے دکھی انسان خصوصاً بے آسرا و بے کس مسلمان معاشرے کی ترجمان ہے، شاعر جو کچھ دیکھتا اور محسوس کرتا ہے وہ اپنی شاعری میں اپنے مشاہدات واحساسات کی ترجمانی کرتے ہوئے اپنے کلام میں پیش کر دیتا ہے، یہ مشاہدات واحساسات تو شاعر کے اپنے ہوتے ہیں مگر ان کا سرچشمہ، دنیائے مشاہدات اور جہانِ احساسات تو کچھ اور ہوتا ہے جن کی شاعر ترجمانی کرتا ہے بقول ندیم:

آدمی شش جہات کا دولہا ہے وقت کی گردشیں براتی ہیں !!
مانا کہ مرے زخم ذاتی ہیں مگر ان کی ٹیسیں تو کائناتی ہیں

بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ جب صوفی و مبلغ کے بجائے ایک بلند شعور اور عمیق احساس کے مالک شاعر کی حیثیت سے اپنے معاشرے اور اپنے عہد کے دکھی اور محروم انسان کی ترجمانی کرنے لگتے ہیں تو شاعرانہ تصویر کشی کے تمام رنگ استعمال کرتے ہوئے دکھ درد کے مارے محروم انسان کے قلب و روح کی

جامع و مکمل تصویر بناتے ہیں جو بڑی دردناک اور اثر انگیز تصویر بنتی ہے مگر یہ تصویر صرف باباجی کی اپنی نہیں بلکہ اس عہد کے دکھی اور محروم انسان کی نمائندہ بھی ہے!!

بابا فرید جی پنجابی کے تو اولین صاحب دیوان شاعر ہیں ہی، مگر عربی، فارسی اور ہندوی یا اردو زبانوں میں بھی وہ شعر کہتے تھے، یہ الگ بات ہے کہ ان کا عربی کلام دستیاب نہیں ہے، ان کے کئی ایک سوانح نگاروں نے ان کی عربی شاعری کا تذکرہ کیا ہے اور مجھے بھی اس بارے میں کوئی شک یا تسلیم کرنے میں تردد نہیں بلکہ یقین ہے کہ شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے عربی میں بھی ضرور شعر کہے ہوں گے! وہ خاندانی طور پر عالم بن عالم بن عالم تھے، عربی زبان پر عبور رکھتے تھے (بلکہ ان کے تو اصلاً عرب ہونے کا تذکرہ بھی ملتا ہے تاہم ان کے صوفی و زاہد بادشاہ ابراھیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ یا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہونا ثابت نہیں ہوتا!!) اور ایک فیاض طبع کے مالک ذہین شاعر بھی تھے، اس لئے ان کا عربی میں شعر کہنا بعید از قیاس نہیں ہے کیونکہ وہ جن جن مراکز علم و ثقافت سے فیض یاب ہوئے تھے وہاں غزنوی دور کے شعراء کی طرح شعراء ذوی لسانین یعنی ایک سے زیادہ یا دو زبانوں والے شاعروں کی کمی نہیں تھی، پر ان کا عربی کا بہترین نثر نگار ہونا تو ثابت ہے اس لئے عربی شعر گوئی بھی قدرتی بات ہے لیکن ان کا نمونے کا کوئی ایک آدھ عربی شعر بھی دستیاب نہیں ہوسکا، اگرچہ ان کے بعض خوش عقیدت سوانح نگاروں نے غلط فہمی کی بنا پر ان کی زبان سے عرب شعراء مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ، کا کلام سن کر اسے ان کے عربی کلام کے طور پر درج کردیا ہے، البتہ ان کے کسی عقیدت مند نے ان کی شان میں ایک خوبصورت عربی رباعی کہی ہے جو بابا فرید کی طرح حسن و جمال لفظی و معنوی کا حسین مرقع ہے:

البدر یطلع من فرید جبینه   والشمس تغرب فی شقائق خدهٖ

ذاك الجمال بأسره فكأنما   حسن البرية كلها من عندهٖ

ترجمہ: (۱) چودھویں کا چاند اس کی یکتائے روزگار پیشانی سے طلوع ہوتا ہے اور سورج اس کے رخسار کے گل لالہ میں غروب ہوتا دکھائی دیتا ہے۔

(۲) یہ تمام حسن و جمال آپ کو یوں لگے گا جیسے باقی تمام مخلوق کا حسن و جمال اسی سے مستعار ہے!

بابا فرید کی عربی نثر کے نمونے اسی بین الاقوامی طباعت کے عربی مقدمہ میں تلاش کئے جاسکتے ہیں جہاں ان کے بعض شاگردوں اور پیروکاروں کی عربی دانی کے بھی تذکرے موجود ہیں! جیسے ان کا یہ ارشاد ہے کہ ''العلماء اشرف الناس و الفقراء أشرف الأشراف'' یعنی علماء سب لوگوں سے زیادہ شرف والے ہیں مگر

فقراء سب شرف والوں سے بھی زیادہ شرف والے ہوتے ہیں!

فارسی مسلمانانِ ہند کے ادب وثقافت کی زبان رہی ہے، انگریز لعین کے آخری عہد نفرین تک فارسی زبان میں شعر کہنا برعظیم کے مسلمان شعراء کی نہ صرف پہچان تصور ہوتی تھی بلکہ شعری کمالات کی آخری منزل بھی یہی سمجھی جاتی تھی، غالب کا نام اگرچہ اس کی ریختی شاعری کا مرہون منت ہے مگر اسے اپنی فارسی دانی پر فخر تھا اور اس کی اپنی رائے میں فارسی دیوان ہی اس کے گھمنڈ کا تمام سرمایہ تھا، اپنے عالمگیر پیغام کو عام کرنے کے لیے اقبال کو بھی فارسی ہی کا سہارا لینا پڑا تھا، دہلی کے سرکاری درباری اور اندری باہری شعراء بھی جب تک فارسی میں اپنی قادر الکلامی کا سکہ نہ جما لیتے نچلے نہیں بیٹھتے تھے، ایک صوفی صافی اور ولی صاف گو کے ساتھ ساتھ خداداد شعری ذوق وصلاحیت کے طفیل بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ جسے خواجۂ اجمیر رحمۃ اللہ علیہ شاہین صفت سدرۃ المنتہیٰ بکمند زاہد وعابد قرار دے چکے تھے وہ فارسی شیریں میں شعر گوئی سے کیسے پیچھے رہ سکتے تھے! لیکن ان کا تمام ومکمل فارسی کلام ضبطِ تحریر میں نہیں لایا جاسکا، اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ اس صاحب کرامات ولی سدرہ رس کو دلی اور ہانسی کے عوام وخواص اپنی حاجت روائی کے لیے ستاتے اور پریشان کرتے رہے اور وہ ڈھنگ سے شعر گوئی میں مشغول ہو سکے اور نہ اطمینان سے یادالٰہی میں کسی نے انہیں مصروف رہنے دیا، وہ تذکرہ نگار ہمارے تشکر کے حقدار ہیں جنہوں نے باباجی کے تذکرہ میں ان کے فارسی کلام کے کچھ نمونے بھی درج کر دیئے ہیں جو ان کی فارسی میں شعر گوئی پر قدرت کو ثابت کرتے ہیں مگر ان کے فارسی کلام کے ضیاع کو داغ حسرت بنا دیتے ہیں! کاش کہ اس ''سدرۃ المنتہیٰ بکمند آور'' شاہین تصوف کا فارسی کلام شیریں بھی ضبطِ تحریر میں آ کر محفوظ ہو جاتا یا کم سے کم غلط سلط ہی سہی کوئی ''گرونانک'' کسی نہ کسی گرنتھ میں ہی اسے درج کر لیتا تو آج ہمیں ''گنج شکر'' کی زبان حلاوت وملاحت سے فارسی کلام شیریں پڑھنے کا موقع بھی نصیب ہو جاتا مگر افسوس کہ یہ فارسی گنج شیریں کا بیشتر حصہ بھی عربی اشعار آبدار کی طرح کتم عدم کی نذر ہو گیا اور گردش ایام کی آندھیاں اسے بھی عالم نیستی کے خلاؤں میں بکھیر گئی ہیں!

ان دو فارسی اشعار میں بابا فرید سائیں کس مہارت اور اپنے کمالِ فن کا مظاہرہ کرتے ہوئے انسانی زندگی کے المیہ وحسرت کی ترجمانی کر کے فارسی کے اساتذۂ فن کی صف میں شامل نظر آتے ہیں! ان دو شعروں میں یہ فرمایا جا رہا ہے کہ آنے والی ہر رات غمگین دلوں سے خون وصول کرتی ہے اور طلوع ہونے والا ہر دن کسی نہ کسی پاکباز کی آبروریزی کا پیغام لے کر آتا ہے، حال یہ ہے کہ آبِ شیریں کا ایک گھونٹ بھی اگر گردش

ہے، دیکھئے گنج شکر کس شیریں اسلوب بیان کے ساتھ ان معانی وافکار کو نظم کر کے پیش فرماتے ہیں:

شبے نیست کہ خون دل غمناک نریخت
روزے نہ کہ آب روئے منِ پاک نریخت
یک شربت آب خوش نخوردم ہرگز
کاں باز زراہِ دیدہ برخاک نریخت !!

ترجمہ: (۱) کوئی بھی رات ایسی نہ ہوگی جس نے غمگین دل کا خون نہ بہایا ہو اور کوئی دن بھی ایسا نہ ہوگا جس نے مجھ جیسے پاکباز کی آبرو خاک میں نہ ملائی ہو؟!

(۲) میں نے کبھی بھی آبِ شیریں کا گلاس نہ پیا ہوگا جو پھر آنسو بن کر خاک کی نذر نہ کرنا پڑا ہو!

بابا جی کی یہ خوبصورت رباعی ان کے متعدد معتبر تذکرہ نگاروں نے نقل کی ہے اس لئے اس کی ان سے نسبت یقینی بات ہے، عشاق حق پرست راتوں کو جاگتے اور اپنے محبوب کی شوخیٔ قدرت وکمال پر غور کرتے ہیں مگر جب اس کے دیدار کے لیے لپکتے ہیں تو طوفان اشک امڈ آتا ہے اور آستین اس طوفان کے سامنے بند باندھنے کی سعی ناتمام کرتی ہے مگر ہاتھ کچھ نہیں آتا! وصال دوست کی حسرت کی کیا خوب ترجمانی ہے!

دوشینہ شبم دل حزینم بگرفت
واندیشۂ یار نازنینم بگرفت
گفتم بسر و دیدہ روم بر در تو
اشکم بدوید و آستینم بگرفت

ترجمہ: (۱) میری گذشتہ رات بڑی بوجھل تھی جس نے میرے غمگیں دل کو آکر دبوچ لیا تھا جبکہ میں اپنے ناز پرور محبوب کے خیال میں گرفتار تھا!

(۲) میں نے سوچا کہ بسر وچشم چل کر تیرے دروازے پر حاضر ہو جاؤں مگر کیا کرتا میرے آنسوؤں کا طوفان امڈ آیا اور آستین سے اس طوفان کو روکنا اور صاف کرنا پڑ گیا تھا، یوں اس طوفان میں کچھ بھی تو دکھائی نہیں دے رہا تھا!

اللہ والے حب الٰہی میں سحر خیزی کے بھی عادی ہوتے ہیں، اپنے محبوب پروردگار کی چوکھٹ پر سرِ عجز وتسلیم نگوں کرتے رہتے ہیں اور اذنِ باریابی کے لیے دستک دیتے رہتے ہیں! یہ آہ سحر گاہی انہیں مرغ نیم بسمل کی طرح یوں مضطرب رکھتی ہے کہ وہ خاک اور خون میں غلطاں وپیچاں پھڑ پھڑاتے دکھائی دیتے ہیں، اسی

کیفیت کو باباسائیں اس رباعی میں پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

هر سحر برآستاں ، سرمی زنم
برطریق دوستاں ، در می زنم
ہمچو مرغِ نیم بسمل پیش تو
درمیان خاک وخوں پر می زنم !!

ترجمہ:(۱) ہر رات سحری کے وقت تیرے آستانے پر سر رکھتا رہتا ہوں اور اپنے احباب طریقت کی طرح دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہوں!

ترجمہ:(۲) تیرے حضور میں مرغ نیم بسمل کی طرح خاک اور خون میں پھڑ پھڑاتا رہتا ہوں!!

عشاق حق پرست حب الٰہی میں گم اور دم بخود رہتے ہیں، یہ حب ربانی انہیں تسکینِ دیدار کے لئے بے چین بھی رکھتی ہے مگر باباجی کو حیرت اس بات پر ہے کہ اس رنج والم کے ستائے ہوئے انسان کا دل اسرارِ خداوندی کا امانت دار کس نے بنادیا ہے؟! فرماتے ہیں:

عشق تو مرا اسیر و حیران کردہ است
درکوئے خرابات پریشاں کردہ است
بایں ہمہ رنج ومحنت اے دوست ببیں
اسرار تو در دلم کہ پنہاں کردہ است !؟

ترجمہ:(۱) اے رب حبیب! تیرے عشق نے مجھے اپنا قیدی اور حیرت زدہ بنادیا ہے اس عشق نے مے خانہ حق پرستی کی گلی میں پریشان کردیا ہے۔

ترجمہ:(۲) مگر ذرا دیکھئے تو اس تمام رنج وغم کے باوجود آپ کے اسرار ربوبیت کو میرے دل میں چھپایا کس نے ہے؟!

باباسائیں کی یہ رباعی تو عمر خیام کا رنگ لئے ہوئے ہے:-

گیرم کہ بشب نماز بسیار کنی
در روز دوائے شخص بیمار کنی
تادل نہ کنی زغصہ وکینہ خالی
صد خرمنِ گل بر سریک خار کنی

ترجمہ: (۱) میں مانتا ہوں کہ تو رات کو یاد خدا مین بیدار رہتا ہے، یہ بھی ٹھیک ہے کہ تو دن کو مریضوں کی تیمار داری بھی کرتا ہے۔

ترجمہ: (۲) مگر جب تک تیرا دل غصے اور کینے سے پاک نہیں ہوگا اس وقت تک تیری یہ تمام نیکیاں ایسے ہی ہیں جیسے تو ایک ہی کانٹے پر پھولوں بھرا باغ یک بارگی گرا کر انہیں زخمی کر رہا ہے!!

یہ تمام فارسی اشعار کتب تراجم وتذاکر میں بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب کئے گئے ہیں اور قابل اعتماد اہل علم نے نقل کئے ہیں اس لئے یہ بلاشبہ انہی کا کلام ہے اور انہیں فارسی کا منجھا ہوا شاعر ثابت کرتے ہیں، اس فارسی کلام سے جہاں بابا فرید سائیں ایک پختہ فکر اور قادر الکلام شاعر ثابت ہوتے ہیں وہاں فارسی شاعری سے ان کی گہری وابستگی بھی ثابت ہوتی ہے اور وہ ایک پر مغز شعر کہنے والے ''پر گو'' فارسی شاعر بھی ظاہر ہوتے ہیں، اس لیے یہ کہنا قرینِ قیاس ہوگا کہ ان کا فارسی کلام ان دستیاب اشعار اور رباعیات سے کہیں زیادہ ہوسکتا ہے جو دست بردِ زمانہ کی نذر ہو گیا ہوگا!؟

بعض مستند اہل علم وفن اساتذہ نے بابا فرید جی کو اردو کا سب سے پہلا شاعر بھی تسلیم کیا ہے، اس سے جہاں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بابا سائیں عربی وفارسی کے علاوہ اپنے مخاطب اہل وطن کی مقامی بولیاں جاننے اور سیکھنے کے قائل تھے وہاں اس نقطۂ نظر کی بھی تائید ہوتی ہے کہ ہمارے بزرگ صوفی مقامی لوگوں سے ان کی مقامی بولیوں میں ہی خطاب کرتے تھے اور یہ خطاب ایک ایسے مخلوط اسلوب بیان میں ہوتا تھا جو بیک وقت عربی فارسی ذخیرہ الفاظ اور مقامی بولیوں کے ذخیرہ الفاظ پر مشتمل ہوتا تھا مگر جملے کی ساخت مقامی بولی میں ہوتی تھی تاکہ لوگ آسانی کے ساتھ اور پوری دلچسپی سے ان کی باتیں سن کر انہیں ذہن نشیں کرسکیں، یہی مخلوط زبان جو فارسی رسم خط میں لکھی جاتی تھی مسلمان ادباء، علماء اور شعراء کے ہاں ہندی یا ہندوی کہلاتی تھی اور آگے چل کر ''زبان اردوئے معلٰی''، یعنی عالی مرتبہ لشکر کی زبان کی بنیاد بنی جو کثرت استعمال اور مرور ایام سے صرف اردو (لشکر) بن کر رہ گئی اور اسی لیے ایک بلند فکر اور اعلیٰ ذوق کے مالک بلوچ سردار غوث بخش بزنجو نے فرمایا تھا کہ ''اردو تو مارشل لا سے بھی زیادہ طاقتور ہے اس لیے اسے پاکستان میں کوئی خطرہ نہیں ہے!''

یہ اردو نما ہندوی کلام بابا سائیں کا ہے فرماتے ہیں:۔

وقت سحر وقت مناجات ہے   خیز دراں وقت کہ برکات ہے

''خیز دراں'' اگرچہ خالص فارسی ترکیب ہے مگر شعر میں یوں چست ہے کہ قدیم عربی وفارسی کے جید علمائے اردو کی صحیح نمائندگی کی مثال ہے، اردو۔ ہندوی۔ کا یہ شعر بھی بابا فرید الدین کا کلام مانا گیا ہے:۔

پاک رکھ تو دل کو غیر سے سائیں فرید آونا ہے　　　قدیم قدیمی کے آونے سے لازوال دولت کوں پاونا ہے

بات قدرے لمبی تو ہو رہی ہے مگر ختم کرنے سے پہلے ایک آخری بات نہائت ضروری بھی ہے اور مفید بھی یقیناً ہوگی اور وہ ہے بابا فرید کے پنجابی کلام کی اصالت واستناد یعنی (oringinality and authenticity)، اس لیے کہ ان کے دیوان کے اس عالمی ایڈیشن کے ساتھ اگر اس حقیقت کا اثبات وتائید نہ ہو تو بات ادھوری رہتی ہے، وقت اور جگہ کی تنگی باباسائیں کے کلام کے مفصل جائزہ وانتقاد کی راہ میں حائل ہے تاہم اس پر جامع گفتگو کا اور موقع آئے گا، ان شاء اللہ!

مجھے یہاں ایک بار پھر حضرت خواجہ معین الدین چشتی سجزی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا وہ عارفانہ تبصرہ یاد آرہا ہے، جو انہوں نے ''نوجوان صوفی فریدالدین مسعود'' کو خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں دیکھ کر فرمایا تھا! وہ نوجوان پاکباز واقعی معرفت وروحانیت کی دنیا کا تو سدرۃ المنتہی پر کمند ڈالنے والا زاہد وعارف ثابت ہوا ہی تھا مگر وہ تو ادب وفن کی دنیا کا بھی عقاب بلند پرواز نکلا عموماً کسی فن کا موجد وآغاز کنندہ کوئی کرشمہ نہیں دکھایا کرتا مگر فریدالدین مسعود رحمۃ اللہ علیہ اس قاعدے سے مستثنیٰ نظر آتے ہیں، وہ پنجابی شاعری کے باوا آدم اور اولین موجد وعلمبردار بھی ہیں مگر اس کے ساتھ ہی پنجابی شاعری کے کرشمہ ساز بھی ہیں! انہوں نے کام کا آغاز بھی کیا اور اسے بام عروج پر بھی پہنچایا!!

انہیں پنجابی زبان کا سب سے پہلا شاعر بلکہ صاحب دیوان شاعر ہونے کا فخر بھی نصیب ہوا اور وہ پنجابی کے پہلے صوفی شاعر ہونے کے علاوہ برعظیم کے بھی سب سے پہلے صوفی شاعر ہونے کا شرف بھی رکھتے ہیں! تاہم یہ بھی ضروری ہے کہ ان کے پنجابی کلام کی ان سے نسبت واستناد اور اصالت بھی ثابت ہو جو بین الاقوامی معیار تحقیق کا تقاضا ہے، ان کے کلام میں ایسے داخلی شواہد بھی موجود ہیں اور تاریخی دلائل بھی ثابت کرتے ہیں کہ یہ پنجابی اشعار واقعی بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ہی کے ہیں اور ان کے اس کلام سے ان کے کسی صلبی فرزند کا کوئی تعلق نہیں ہے!

یہاں پر چند سوالات ہیں جن کے جوابات سے یہ حقیقت عیاں ہوگی۔

۱۔ اگر یہ اشعار واقعی بابا فرید سائیں کے ہیں تو پھر ان کا یہ مجموعہ کلام کس نے کب مرتب کیا اس مجموعہ کا نام یا عنوان کیا تھا اور اس کی اصل آج کہاں ہے؟!

۲۔ کیا یہ پنجابی اشعار کہنے والا ''فرید'' واقعی بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ہیں یا ان کا تخلیق کار کوئی اور ''فرید'' ہے اور باباجی سے ان کی نسبت درست نہیں؟

۳۔ بابا سائیں کا جو مجموعہ اشعار بابا گرونانک بڑی کدوکاوش کے بعد لے گئے تھے اور اسے سکھوں کی مقدس کتاب توحید ''گروگرنتھ صاحب'' میں شامل کردیا گیا تھا اس کی اصل کا کیا حشر ہوا؟!

۴۔ کیا بابا فرید کا کلام مکمل طور پر سکھوں کے گرنتھ میں درج ہو گیا تھا یا کچھ باہر بھی رہ گیا؟

۵۔ گروگرنتھ صاحب گرمکھی رسم خط میں ہے، بابا فرید کا کلام گرمکھی سے فارسی خط میں کب اور کیسے منتقل ہوا؟!

جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے تو یہ حقیقت تو کسی قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ جو کلام فرید ''شلوک بابا فرید'' کے عنوان سے سکھوں کی کتاب توحید، (بابا گرونانک نے پنجابی زبان کے صوفی شعراء کا عارفانہ کلام جمع کرتے وقت اپنے مطلوبہ وموعودہ مجموعہ اشعار کے لیے یہی لفظ استعمال کیا تھا اور وہ توحید ربانی کے سچے پیروکار اور ہندو کی بت پرستی ومکاری سے قطعی بیزار بھی تھے!!) جسے بعد کے مرتبین نے ''گروگرنتھ صاحب'' کا نام دے دیا تھا، میں درج ہے وہ بلاشبہ ''عقاب روحانیت'' بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ہی کا کلام ہے اور اس کا سب سے بڑا ثبوت اور ناقابل انکار ثبوت بابا گرونانک جیسا توحید پر ایمان رکھنے والا اور حق پرست درویش ہے جس نے فرید کے ساتھ ''بابا'' کا لفظ استعمال کرنا ضروری سمجھا، وہ ہمارے عربی زبان وادب کے ایک امام اجل عبدالملک بن قریب اصمعی کی طرح عظیم پنجاب کی بستی بستی اور کونہ کونہ پھرتے رہے اور بغل میں بستہ اور ہاتھ میں عصا لئے پنجابی کے صوفی شعراء کا عارفانہ کلام جمع کرتے رہے تھے! پنجابی شاعری پر گروجی کا یہ بہت بڑا احسان ہے لیکن افسوس صرف اس بات کا ہے کہ بعد میں آنے والے سکھ اہل علم ودانش کی غفلت اور کوتاہی کے باعث بابا فرید سائیں کی اصل بیاض کی حفاظت نہ ہو سکی، یہ بیاض یقیناً خط فارسی میں ہوگی اور یہ خود بابا فرید یا ان کے کسی رشتہ دار یا کسی مرید ومقرب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہوگی چنانچہ اسی وجہ سے آج ہم یہ نہیں جانتے کہ یہ بیاض کب اور کس نے مرتب کی ہوگی اور اس کا نام یا عنوان کیا ہوگا، البتہ یہ بات تسلسل وتواتر سے ثابت ہے کہ گرونانک نے یہ بیاض بابا فرید کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ پونے دوسو سال بعد ان کے ایک پڑپوتے ابراھیم فرید ثانی سے حاصل کی تھی جو استخارہ کے بعد گروجی کے سپرد کی گئی تھی مگر یہ اصل بیاض تو معدوم ہوگئی تاہم یہ ''شلوک بابا فرید'' کے عنوان سے گرنتھ میں درج ہے! البتہ بابا فرید کا جو عارفانہ کلام گرنتھ سے باہر رہ گیا اور کتب تاریخ وتذکرہ میں دستیاب ہے اس کی اصالت اور صحت نسبت کے متعلق اختلاف ہو سکتا ہے، لیکن چند ایک مستثنیٰ اشعار کے سوا اکثر شعروں کی نسبت پر بھی شواہد ودلائل پیش کئے جا سکتے ہیں اور اس میں سرفہرست وہ تذکرہ نگار اور کتب ادب کے مصنفین ہیں جن کے ہاں یہ کلام مروی

ومنقول ہے گرنتھ کے گرمکھی رسم خط سے اسے فارسی یا اردو رسم خط میں ڈھالنے میں کئی ایک لوگوں نے کاوش کی ہے جن میں ہمارے مرحوم دوست محمد آصف خان کی کوشش قابل قدر ہے۔ بابا فرید کے عہد، ان کے احوال وآثار اور عارفانہ پنجابی کلام پر وہ ناقدانہ نظر وتبصرہ بھی قابل تحسین ہے جو ڈاکٹر خلیق نظامی کے ہاں ملتا ہے!

غزنوی، سلاطینی اور غلامانی ادوار کے شعراء کے مرتب شدہ شعری مجموعات ''دیوان'' کے عنوان سے مشہور متعارف ہوتے رہے بلکہ مغلی عہد کے شعراء بھی اپنے اپنے مجموعات کو دیوان ہی کا عنوان دیتے رہے، اگرچہ بعض شعراء نے اپنے شعری دواوین کو مختلف ومتنوع نام بھی دئے جیسے امیر خسرو دھلوی اور غلام علی آزاد بلگرامی وغیرہ پرگو اور کثیر الکلام شعراء کے مجامیع کلام کے مختلف نام رکھے گئے مثلاً شاہ حسین لاہوری کے مجموعہ کلام کا نام ''کافیاں شاہ حسین'' پڑا جبکہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا پنجابی دیوان ''ابیات سلطان باہو'' کہلایا، یوں لگتا ہے کہ ہندو ناقدین شعر وسوانح نگار مسلمان شعراء کے کلام کو غیر مسلم شعراء کے کلام سے الگ رکھنے کے جتن کرتے رہے اس لئے حسین کے شعروں کو کافیاں (غالباً ''قافیاں'' جن کا واحد قافیہ ہوتا ہے) یا ابیات جن کا واحد بیت بمعنی شعر ہے، اسی طرح یوں بھی لگتا ہے کہ شاید ہمارے پنجابی شاعر اپنے اشعار کے مجموعہ کو دیوان کا نام دیتے ہوئے شرماتے تھے (کیونکہ سلطان باہو کے پنجابی دیوان شعر کو تو ابیات کہا گیا مگر ان کے مختصر سے فارسی اشعار کے مجموعہ کو دیوان کہا گیا!!) اور یا پھر پنجاب اپنے لاہور، ملتان اور اچ شریف سمیت دارالحکومت دہلی کی علمی وادبی روایت سے منقطع سا ہو گیا تھا اس لئے یہاں کے لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہوگا کہ ''دیوان'' تو صرف عربی یا فارسی شعروں کے لیے روا ہے پنجابی وغیرہ کے شعروں کو دیوان کا لفظ زیب نہیں دیتا خصوصاً یہ دیکھتے ہوئے کہ ہندو لوگ مسلم پنجابی شاعروں کے موزوں کلام کے لیے ''شبد'' یا ''شلوک'' کا لفظ بھی گوارا نہیں کرتے! گویا یہ ایک قسم کا احساس کمتری تھا جس میں مسلم پنجاب مبتلا ہو گیا تھا اور آج تک بھی اس احساس کمتری اور شرمندگی سے باہر نہیں آسکا؟!

بہر حال یہ معلوم نہیں کہ بابا فرید سائیں کی شعری بیاض کا نام کیا رکھا گیا تھا، جسے سکھوں نے شلوک بابا فرید کے عنوان سے گرنتھ میں شامل کر لیا مگر ہندو اور بعد کے سکھوں نے بھی ہندوؤں کی پیروی میں مسلم شعراء کے کلام کے لیے ''شبد'' یا ''شلوک'' کے الفاظ استعمال کرنا گوارا نہ فرمایا!، پھر جب بابا سائیں کا وہی کلام گرمکھی سے نقل کر کے مشرف بہ خط فارسی کیا گیا تو نقل کرنے والے از راہِ احساس کمتری وخجالت چکرا کر رہ گئے! کسی نے ''شلوک'' ہی رہنے دیا، کسی نے ''ڈوہے'' بابا فرید پسند فرمایا، یا پھر آکھیا بابا فرید، کہے فرید، بولے بابا فرید اور نہ جانے کیا کیا نام دئے جاتے رہے مگر کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ اسے دیوان فرید ہی کہہ

دیتے! کیونکہ بابا فرید سائیں عربی، فارسی اور ہندوی ادبیات پر گہری نظر رکھنے کے علاوہ اسلامی علوم و معارف کے ماہر اور اسلامی زہد و تصوف کے امام تھے، آپ ایک مدت تک بحیثیت طالب علم عالم اسلام کی متعدد درسگاہوں سے وابستہ رہے۔ پھر طالب عرفان اور امام ہدایت و فیضان دار الحکومت دہلی یا دہلی کے قرب و جوار میں بھی مقیم رہے جہاں عربی و فارسی کا بھی رواج تھا مگر ہندوی (یا ہندی جو آج کی بھارتی سرکاری زبان ہندی سے قطعی مختلف تھی، جملے کی ساخت تو مقامی پراکرتوں کے قواعد کے مطابق تھی مگر ذخیرہ الفاظ ملا جلا، کچھ عربی فارسی اور کچھ مقامی بولیوں کا تھا، یہی ہندی یا ہندوی مغلوں کے عہد میں مختلف قومیتوں پر مشتمل مغلوں کے لشکر کی زبان بنی تو اسے ''زبان اردوئے معلیٰ''، یعنی بلند اقبال لشکر کی زبان کہا گیا پھر اول و آخر چھوڑ کر صرف ''اردو'' نام کافی سمجھ لیا گیا۔ اور آج بھی یہی اردو بمعنی لشکر باقی ہے، اس ہندوی کا ابتدائی مولد و منشا کبھی سندھ، کبھی پنجاب اور کبھی سرحد (ہندکو) رہا یا یوں کہہ لیجئے کہ آج کے خطۂ پاک کی سرزمین کی مقامی بولی تھی مگر کرسیٔ اقتدار یہاں سے دہلی منتقل ہوئی تو ہندوی یا ہندی بھی مسلمانوں کے اقتدار کی علامت کے طور پر دہلی چلی گئی، پھر ہندوؤں نے اپنی ہندوی میں سنسکرت کے الفاظ بھرنا شروع کر دیئے اور مسلمانوں کی ہندوی زبان جو اردوئے معلیٰ سے ہو کر صرف اردو رہ گئی تھی وہ حسب سابق مخلوط ذخیرۂ الفاظ پر مشتمل رہی مگر اپنے ابتدائی مولد و منشا۔ سندھ پنجاب وغیرہ میں ہندوی پسماندہ رہ گئی اور پنپ نہ سکی اس لیے سندھی، پنجابی اور ہندکو کہلانے پر اکتفا کر لیا گیا!!) بھی مروج تھی چنانچہ بابا فرید جب تک دلی اور مضافات دلی میں رہے عربی، فارسی اور ہندوی ذریعہ اظہار رہی، پھر جب انہوں نے مستقل اقامت کے لیے سرزمین پنجاب کو شرف بخشا تو اپنی مادری زبان جس میں آس پاس کی دیگر بولیوں۔ سندھی اور ہندکو وغیرہ۔ کے علاوہ دیگر مقامی ہندوی بولیوں کا ذخیرہ الفاظ بھی ہے۔ کو ذریعہ اظہار بنایا، لیکن بابا فرید سے یہ توقع نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ اپنے اشعار کو بیت یا شعر کے بجائے شلوک کا نام دیں گے! انہوں نے یا تو اپنی بیاض کو کوئی عنوان دیا ہی نہیں ہو گا مگر گرنتھ صاحب کا ایک ضمنی باب سمجھ کر اصل نام کے بجائے اسے شلوک بابا فرید کا نام دے دیا گیا اس لیے اس بات کی گنجائش ہے کہ بابا جی کی علمی فضیلت کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ کے کلام کو ''دیوان فرید'' کا نام دے دیا جائے!

بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے جس پنجابی زبان میں شاعری کی وہ بلاشبہ کلاسیکل پنجابی ہے جو قدم زمانہ و مرور ایام کے باعث قدیم پنجابی کا درجہ رکھتی ہے اور آج کے پنجابیوں کے لیے قدرے نامانوس سی ہو گئی ہے تاہم بابا سائیں کی پنجابی کا رعب و دبدبہ مسلم ہے، ان کے باپ دادا مضافات ملتان کے باشندے تھے، ان کی والدہ ماجدہ بھی اسی سرزمین میں پیدا ہوئیں اور اول تا آخر وہیں کی ہو رہیں لہذا یہ قدرتی

بات ہے کہ شعر فرید کی پنجابی زبان وہی ہے جو انہیں ورثہ میں ملی تھی اور اٹھارہ سال کی عمر تک یہی زبان ان کا اوڑھنا بچھونا اور ان کے قلب وجان میں رچی بسی تھی، یہ پنجابی کبھی لہندا بولی، کبھی ملتانی تھی مگر آج سرائیکی لہجہ سے عبارت ہے، دہلی، ہانسی اور ان کے گردوپیش کے مختلف لہجات کا بھی اس پر اثر تھا عربی فارسی چونکہ بابا سائیں کی علمی وادبی زبانیں تھیں اس لیے وہ ان سے بھی متاثر ہوئے، وہ جب اجودھن یا پاک پتن میں آباد ہوئے اور مقامی لوگوں سے میل جول بڑھا تو ان کی بولی سے متاثر ہونا بھی لازمی بات تھی، اس طرح بابا فرید نے جس پنجابی زبان میں شاعری کی وہ تھی تو ان کی مادری پنجابی یعنی لہندا و ملتانی مگر اس میں دیگر زبانوں اور لہجات کے بھی اثرات قدرتی امر ہے، پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بابا فرید کے عہد تک تو نہ سکھ پیدا ہوئے تھے نہ ان کی گرمکھی زبان نے جنم لیا تھا اس لئے یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں کہ وہ اپنے کلام کو شلوک یا اشلوک کا نام دیں، یہ کارنامہ سکھ گروؤں کا ہے جنہوں نے ان کی بیاض کو "شلوک بابا فرید" کے عنوان سے درج کر دیا!!

یہاں سے ہمیں دوسرے سوال کا جواب بھی مل جانا چاہیئے کہ یہ اشعار واقعی اور بلا شبہ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں جنہیں خواجۂ اجمیر نے سدرۃ المنتہی پر کمند ڈالنے والا عقاب روحانیات قرار دیا تھا، ان سے فرید ثانی کا کوئی تعلق نہیں جیسا کہ کسی گورے نے سستی شہرت کمانے کے لیے مجذوب کی بڑ ہانکی تھی اور یاران گورا پرستی اسے لے اڑے تھے اور اس پر معتبر ترین گواہی اصمعیٔ پنجاب بابا گرونانک اور ان کی کتاب توحید یا گروگرنتھ کافی ہے جہاں صاف لکھا ہے کہ یہ کسی فرید ثانی کی نہیں بلکہ "بابا فرید" کے شلوک ہیں! اس کے علاوہ "دیوان فرید" سے داخلی شہادتیں بھی میسر ہیں جن میں ان اشعار کی وہ پنجابی زبان ہے، جس پر عربی وفارسی کے شاعر اور بہت سی پراکرتوں، سندھی، ملتانی اور ہندوی کے وسیع اثرات کی چھاپ بھی ہے، اس پہلو پر پروفیسر آصف خان مرحوم کی تحقیق ہی کافی اور قابل توجہ ہے اسی سے رجوع کرنا چاہیے۔

یہ بات تو تاریخی شواہد سے عیاں ہے کہ بابا فرید کی بیاضِ شعر تو مرتب ہوئی تھی جو ان کے ورثاء اور جانشینوں کے تصرف میں تھی اور آخری بار یہ بیاض ان کے ایک صلبی فرزند ابراھیم فرید ثانی کے ہاتھ میں دکھائی دیتی ہے جو انہوں نے استخارہ اور بحث وتمحیص کے بعد بابا گرونانک کے سپرد کی تھی جسے بابا فرید کے نام سے گروگرنتھ صاحب میں درج کرا دیا گیا تھا اور پھر اسے وہاں سے فارسی خط میں منتقل کیا گیا، لیکن یہ بیاض کب مرتب ہوئی یا کس نے کی اور اس کا کوئی عنوان بھی تھا یا نہیں؟ اس کے متعلق تاریخ خاموش ہے، بس اتنی بات

معلوم ہے کہ گرنتھ میں اسے ''شلوک بابا فرید'' کے عنوان سے درج کیا گیا ہے، ظاہر ہے یہ سکھی تصرف ہے کیونکہ بابا فرید کے عہد میں نہ سکھ تھے نہ ان کی گرمکھی زبان! تمام موجودہ متداول نام ان لوگوں کی ایجاد ہیں جنہوں نے بابا فرید کے کلام کی تھوڑی بہت خدمت انجام دی مگر یہ تمام نام بابا سائیں کے عہد کی خبر نہیں دیتے! شاید اس بیاض کا عنوان ''ابیات فرید'' تھا جس کا سکھی ترجمہ شلوک بابا فرید ہو سکتا ہے اور شاید اسی لئے حضرت سلطان باہو کے پنجابی اشعار کو ''ابیات'' کا عنوان دیا گیا؟! اشعار اور ابیات ہم معنی اور مترادف ہیں، بابا سائیں کے عہد کی علمی روایت کے لیے ''دیوان فرید'' موزوں ترین ہے، اس لیے کلام فرید کے ناموں کی بھرمار سے بھی صرف نظر مناسب ہے اور انگریز بادشاہ کو جو کچھ سوجھا وہ بھی اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی کے مترادف ہے اور قطعی قابل اعتنا نہیں اگرچہ گورے کے ارشاد کو مستند بلکہ حرف آخر تصور کرنے والے مرعوبین بھی قابل رحم ہیں جو طوطیانہ انداز میں جگالی کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں، ایک سکھ لال بجھکو نے کمال کا محاکمہ فرمایا ہے جس سے بڑھا نکنے والا گورا مجذوب بھی خوش اور اس کی ہاں میں ہاں ملانے والے دیسی کالے بھی مطمئن! اور وہ یہ کہ آدھا کلام بابا فرید اور آدھا فرید ثانی کا ہے! اس ''منصفانہ تقسیم'' کا جواب نہیں! اس باب میں بھی پروفیسر آصف خان مرحوم کا فاضلانہ و مدلل محاکمہ قابل قدر اور باعث اطمینان ہے!!

تیسرے سوال کا افسوسناک جواب یہ ہے کہ بابا فرید الدین مسعود رحمۃ اللہ علیہ کی جو بیاض بابا گرونانک فرید ثانی کے استخارہ اور بڑی ضمانتوں کے بعد بطور امانت لے کر گئے تھے۔ ان کے جانشین و پیروکار اس بار امانت کی حفاظت نہیں کر سکے کم سے کم وہ اصل بیاض کو محفوظ رکھنے میں ناکام رہے ہیں، شاید وہ گردش ایام کے طوفانوں کی نذر ہو کر معدوم ہو چکی ہے!

چوتھے سوال کا جواب بھی کچھ مشکل نہیں ہے بلکہ بات بالکل واضح ہے کہ حضرت بابا فرید کا مکمل کلام شاید اس شعری بیاض میں نہ تھا کیونکہ گرنتھ کے جامعین و مرتبین نے کسی قسم کی وضاحت نہیں کی، چنانچہ ماننا پڑتا ہے کہ کلام فرید کی ایک معقول مقدار کتب تاریخ، تذکرہ، سوانح اور منتخب مجامیع شعری میں پائی جاتی ہے، اس منتشر اور متفرق کلام کو جو گرنتھ سے باہر کا ہے اور بابا فرید سے منسوب متفرق اشعار کی شکل میں پایا جاتا ہے، گرنتھ سے خارج اس کلام میں بعض ایسے اشعار بھی ہیں جن کے دعویدار کچھ اور لوگ بھی ہیں مگر یہ صرف چند ایک شعروں سے زیادہ نہیں ہیں، بہر حال ان دستیاب ہونے والے منتشر و متفرق شعروں میں سے اکثر کی نسبت بابا فرید سے غلط نہیں ہے اور اس پر ناقدین کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ گرنتھ میں پائے جانے والے اشعار فرید کی تعداد تقریباً ایک سو بارہ اشعار ہے، جو گرنتھ سے باہر دیگر مصادر سے دستیاب ہیں وہ تراسی شعر

ہیں، اس طرح بابا فرید کے کل اشعار یا ابیات کی تعداد اڑھائی سو کے قریب ہے، یہ بیشتر اشعار ہمارے اس پنج لسانی بین الاقوامی ایڈیشن میں شامل ہیں۔

پانچویں اور آخری سوال کے جواب کے ضمن میں یہ بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ کلام فرید کا متن تو ابھی تک تحقیق طلب ہے اور کسی ایسے محقق کے انتظار میں ہے جو بیک وقت گرمکھی رسم خط کا بھی ماہر ہو، عربی و فارسی کا بھی عالم ہو، اسلامی علوم و معارف کے ساتھ ساتھ اسلامی تصوف اور برعظیم میں اس کی تاریخ پر بھی گہری نظر رکھتا ہو! گرو گرنتھ صاحب سے کلام فرید کو سب سے پہلے ایک دو سکھ ودوانوں نے فارسی خط میں منتقل کیا، ظاہر ہے ان کا اپنا سکھی تلفظ بھی ایک مشکل تھی، عربی کی بعض اصوات (آوازوں) کے مقابلے میں گرمکھی اصوات موجود نہیں، اس لئے فارسی خط کے گرمکھی اور پھر گرمکھی سے فارسی خط میں منتقل کرتے وقت املاء کی اغلاط پیدا ہونا اور پھر نئی اغلاط کا جنم لینا ناممکن نہیں ہے، تمام تر محققانہ کاوشوں کے باوجود بھی املاء کی اغلاط کے وجود سے انکار مشکل ہے اور اس نقص کا تدارک علمی ذمہ داری کا تقاضا بھی ہے اور بابا فرید سائیں کا ہم پر حق بھی ہے اس حق کی ادائیگی آنے والوں کا فرض ہے و باللہ التوفیق!

ظہور احمد اظہر

المقدمة

الشيخ فريد الدين مسعود ، رحمه الله ، هو رائد الشعر البنجابي وقائده، دون منازع ، وهو إمام الشعر الصوفي ليس في إقليم بنجاب فحسب بل في شبه القارة كلها عبر التاريخ، وهو يعتبر عند الباحثين لبنة أساسية يقوم عليها تاريخ الشعر البنجابي ، إذ لم يعرف قبله شاعر بنجابي ، ليس بين المسلمين فحسب بل بين غيرهم من سكان إقليم بنجاب (أي أرض الأنهار الخمسة) عبر تاريخه الطويل ، فهو ، إذن ، أبو الشعر البنجابي ، وأول من قرض الشعر بلغة بنجاب ، ومهد الطريق لشعرائها الذين جاء وا من بعده فقلدوه في لفظ الشعر ومعناه ، وفي أسلوبه الأدبي الذي اختاره للتعبير به ، وقد احتفظ التاريخ بشعره الذيوصل إلينا بالوسائط المتعددة المتنوعة التي سوف نعرفهاونطلع عليها، وقد أخذ شعراؤنا المعاصرون يقرضون الشعر البنجابي ، بأنواعه الكثيرة المتعارف عليها في كل لغة معاصرة من لغات الشرق والغرب ، على منواله ، إلا أن الفضل دائما يرجع إلى الرائد المتقدم الذي ، هنا هو شيخ الشيوخ المتصوفين الشيخ فريد الذي اكتسب في الشعر البنجابي نفس المكانة التي احتلها (ولي) الدكني فيالشعر الأردي أو التيبستحقها (رودكي) في الشعر الفارسي ، أو ما ناله أبو دُوَاد الإيادي أو عمرو بن قميئة أو عدي بن ربيعة المهلهل ، الذي هلهل الشعر العر بي أي رققه ، والذي هو أول من قصد القصائد العربية ، في الشعر العربي ، كما صرح به غير واحد من أئمة اللغة العربية وآدابها ، فذلك هو الفضل الفريد الذي حازه الشيخ فريد الدين مسعود الأجودني في الشعر الناعم النضر للغة أرض الأنهار الخمسة التي لم تزل ولا تزال تروي هذه الأرض الخصبة الطيبة السخية الكثيرة الخيرات كما يروي شعر فريد عقول أهل بنجاب وينورها ويغذيها تغذية معنوية صالحة على تعاقب الأجيال ومرور الأيام !

وقد ولد هذا الشاعر البنجابي الفريد والعالم النبيل والصوفي الفذ ، على ما صح عند الباحثين المحققين ، ونراه صوابا ، في النصف الأخير من القرن الهجري

السادس وبالضبط في ٥٦٩هـ /١١٨٦م ويؤيده ما جاء في سير الأولياء للكرماني وما رواه صاحب أخبار الأخيار الشيخ عبدالحق المحدث الدهلوي من مدة حياة الشاعر وتاريخ وفاته ، وقد قيل إن مولد الشيخ فريد الدين مسعود ، رحمه الله ، ٥٧١هـ، وقيل ٥٧٣هـ .

وأما المكان الذي ولد فيه الشيخ فهي قرية كانت ولا تزال تقع على مقربة من مدينة ملتان العريقة وتسمى "كوثي وال" ومعناها القرية ذات القصر أو الفيلا ، وللناس في نطقها مذاهب ، والذي صح عندنا هو ما حققه وصوبه الأستاذ الأديب(محمد آصف خان) في مقدمة ديوان الشاعر الذي طبع ونشر بتحقيقه وبهوامشه المفيدة ومقدمته الطويلة القيمة ، وقد صوب تلك التسمية والنطق بها بعد سفر طويل شاق قد اختاره خصيصا لهذا الغرض ، فوصل إلى ذلك المكان فساء ل الناس من أهلها عن اسمها في القديم والحديث فقيل له إنها قريةصغيرة لا تزال عامرة وبها قبور آباء الشيخ فريد الذي ولد بها في أسرة عربية مهاجرة تحدرت من أفغانستان فنزلت بتلك القرية ، وقد كان جده شعيب بن أحمد من أهل العلم والفضل فعينوه خطيبا بمسجدها الجامع وقاضيا بمحكمتها ، وكان أحد أبنائه البررة الشيخ جمال الدين سليمان بن شعيب والد الشيخ الذي تزوج امرأة صالحة من بنات الشيخ وجيه الدين الخجندي من القاطنين بالمنطقة وكانت تسمي قرسوم (ولعل الصواب كلثوم ؟!) فهذان الزوجان الكريمان كانا قد رزقابمولود سعيد قد قدر الله له أن يعرف بالشيخ فريد الدين مسعود من كبار الصوفية الجشتية في شبه القارة ، وإليه تنتهي هذه السلسة في بنجاب وبه وجد الكثيرون من أتباعها ، وقد انتشرت السلسلة في الأنحاء وتشعبت منها فروع لها ليس في إقليم بنجاب فحسب بل في أنحاء شبه القارة كلها ،وقد اشتهر أصحاب هذه الفروع وعرفوا بخلفاء الشيخ فريد وأتباعه ، ولهم دور مهم مفيد في دعوة الإسلام وبناء المجتمع الإسلامي في هذه البلاد التي حكمها الملوك المسلمون إلى ألف عام أو أكثر .

وبما أن الشيخ فريد الدين مسعود ، رحمه الله ، كان قد عمر طويلا وكاد يبلغ مئة سنة من العمر ، فقد اشتهر ، بين مواطنيه وأهله ، ومن تبعهم من الأجيال إلى يومنا هذا ، " بالبابا"

ومعناها بالبنجابية الجد أو من شابهه من الكبراء ولا يزال الناس يذكرونه بذلك اللقب أو الاسم حتى أنه قد صار جزءا من الإسم العلم له فقالوا : " بابا فريد" كما أنه قد عرف واشتهر على ألسنة العامة والخاصة بلقب آخر يكاد يكون جزءا من اسمه العلم ألا وهو كنز السكر أو معدن السكروهذا اللقب يليق به فقد كان ، رحمه الله ، كنزا من كنوز الحلاوة ومعدنا من معادن الخلق الحسن في حديثه العذب وكلامه اللين وسلوكه الكريم، وقد لقبه بذلك شيخ طريقته ومرشده الصوفي الولي الشيخ قطب الدين بختيار الكاكي ، رحمه الله ، وذلك ان الشيخ فريد قد كان ، على ما يروى ، قامع الشهوات وقاهر اللذات يحب الفقر الغيور ويفضله على الغناء والمال والثروات ويكابد الجوع ليل نهار ويختاره على الشبع عاملا في ذلك بسنة سيدنا المصطفى صلى الله عليه وسلم الذي قال الفقر فخري ، والذي كان يحب الفقراء ويميل إلى المساكين ويزهد في الدنيا وما فيها من اللذات الفانية والزخارف الكاذبة ، فيروي أن فريدا كان جائعا مرة من المرات ، قد أنهكه الجوع وأتعبه ، فوضع الحصاة في فيه يعلل بها نفسه فبداله وكأن الحصاة قد استحالت إلى قطعة من السكر فحكي ذلك لشيخ طريقته فقال له : أنت كنز السكرومعدنه يا سيدي "فأرسلها مثلا سائرا على ألسنة الناس وساربها الركبان وطاربها الأفواه ، ولعل ذلك كان من دأبه كلما اشتد به الجوع ولم يجد شيئا من الطعام والشراب ولم يجد له غير الخشب الجاف أو الحصى عاملا في ذلك بما يحكي عن بعض الصحابة رضى الله عنهم أو ما يروي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وصحابته البررة الكرام أنهم شدوا الأحجار على بطونهم يوم الخندق. لأن الحرب طالت وامتد الحصار وقل الطعام فلجأوا إلى هذه الحيلة التي تسعد على ألم الجوع ويخفف من وطأته ويضيف قوة الجائع وقدرته على العمل وذلك معروف يروي في كتب السيرة والتاريخ! وبها عمل الشيخ فريد لكي يستعين بذلك على جوعه وفقره !

وللناس في هذا التلقيب أو التسمية أقوال وآراء وحكايات يطول ذكرها وسردها ويصعب الاستيعاب بها ويضيق بها المكان ، فمنها ما يحكى عن أم فريد الصالحة الحنون أنها أرادت أن يصلى ابنها البار الصلوات الخمس في أوقاتها ويواظب

عليها ويعض عليها بالنواجذ ، وكان فريد الولد الصغير يحب السكر والحلوى ، فقالت له أمه ، وهى تنصح له وتأمره بالمداومة للصلوات الخمس والمواظبة عليها : "إنک لو صليت الصلوة في وقتها لوجدت السكر تحت سجادتک " ثم أخذت تدس السكر تحت السجادة قبل كل صلوة ولكنها نسيت يوما أن تقوم بعملها المعتاد ، ودخل وقت الصلوة وسارع فريد الولد الصغير إلى صلاته لكى ينتهى منها ثم يعثر على السكر تحت سجادته كالمعتاد فإذا به ينهى الصلاة ويرفع السجادة فيجد تحتها السكر ولم تكن أمه قد وضعته وخافت أن الطفل إذا لم يجد السكر في مكانه كالمعتاد فقد يظن بربه الظنون ، ولكنها دخلت على ابنها الصالح البار فإذا به قد وجد السكر وبدأ يأكله كالمعتاد فأعجبت الأم الصالحة بالحدث الجلل وتأكدت أن ذلک من كرامة ابنها الصالح الذي سيكون له نبأ في المستقبل من الأيام ، ومنذ ذلک الوقت لقبه الناس بمعدن السكر فتناقلته الأجيال على ألسنتها !

ومنها ما حكاه البعض أن الشيخ قد مربه جمال يحمل السكر على جمله فسأله الشيخ فريد الدين مسعود عماذا كان على الجمل فخشى الجمال أن يسأل منه الفقير المعدم قليلا من السكر فقال له " هذا ملح أيها الفقير!" فقال فريد :"إنه سيكون ملحا ! فبارک الله لک فيه !" واكتشف الجمال حين بلغ المنزل ان السكر قد استحال إلى الملح فندم على ما كذب وظن أن ذلک من دعاء الفقير المسكين السائل عليه فعاد إليه واعتذر فقال له الشيخ لا تحزن فإنه سيكون سكرا باذن الله فعاد الجمال فوجد الملح قد استحال إلى السكر وقد نظم هذه الحكاية بعض الشعراء ، وهو الأمير محمد بيرم خان الملقب بخان خانان أى سيد الخانات ، من أتباع الشيخ فريد فقال، بالفارسية :

کان نمک جهان شکر شیخ بحر وبر

آن کز شکر نمک کند واز نمک شکر

"أي أن الشيخ فريد الدين مسعود هو معدن الملح ودنيا السكر وشيخ البحر والبر ! ذلک الذي يجعل من السكر ملحا ومن الملح سكراً !"فالمهم أن الشيخ فريد الدين مسعود ، رحمه الله ، لا يزال الناس يدعونه بمعدن السكر في شبه القارة كلها !

وكذلك فإن الكثيرين من المؤلفين الذين ترجموا للشيخ فريد الدين مسعود وذكروه في مؤلفاتهم قد رفعوا نسبه إلى سيدنا عمر بن الخطاب رضي الله عنه وجعلوه من سلالة الملك الناسك الزاهد الصوفي الولي إبراهيم بن ادهم ، رحمه الله ! وذلك مما يأباه التاريخ وينكره المنطق ، ومما لا يثبت لدينا ألبتة ، وقد فصل فيه القول الأستاذ (محمد آصف خان) وفي ذلك غناء عن المزيد ، وملخصه إن الله سبحانه وتعالى لم يخلق ابنا لعبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما يسمي "ناصراً!" وأن إبراهيم بن أدهم الذي حكم " بلخ" في بلاد ماوراء النهر والذي تنازل عن العرش في حق ابنه واختار الزهد في الدنيا لم يكن قرشيا وإنما كان عجليا من ولد منصور بن يزيد بن جابر العجلي ، وأن الشيخ فريد الدين مسعود لم يكن ابن أخت للملك محمود الغزنوي كما أن أسرة الشيخ لم تحكم كابل ومن ثم لم يقض على حكمها جنكيز خان المغولي ولم يقتل جد الشيخ ، فقد توفي الغزنوي في ١٠٣٠م بينما ولد الشيخ فريد في ١١٧٣م فأني يمكن أن يكون الشيخ فريد ابن أخت محمود الملك الغزنوي ، رحمه الله !

والشيخ رحمه الله ، قد كان من الشعراء المعمرين وقد اختلفت الأقوال وتضاربت الروايات عن عمره الطويل فقيل إنه عاش ٩٣ سنة وقيل ٩٥ سنة ، وهو الأصح عندنا ، ونري الشيخ يشكو آلام الحياة الطويلة وتكاليفها الثقيلة وأعباء الشيخوخة وأسقامها على دأب الشعراء العرب والعجم القدامي الذين عمروا طويلا ، فلما أتعبتهم الحياة بالعوادي والأسقام ، تضايقوا بها وتبرموا منها فانبروا يشكون الهرم ووهنه والشيخوخة وعناءها ومشقتها فمنهم الشاعر العربي الصحابي ، من شعراء المعلقات السبع ، سيدنا لبيد بن ربيعة العامري ، رضي الله عنه ، وهو الذي يقول :

ولقد سئمت من الحياة وطولها ... ومن قول هذا الناس كيف لبيد ؟!

وبدأ الشيخ فريد الدين مسعود ، رحمه الله ، يتعلم العلم ويتدرج فيه ويمر بمراحله المختلفة فقرأ القرآن الكريم ، وهو طفل صغير ، على أمه الصالحة الحنون ثم قرأ الكتب المدرسية الابتدائية على والده ثم خرج فى سبيل العلم متجها نحو ملتان العريقة وهو لا يزال صبيا مراهقا فاشتغل على أبرز علمائها طالبا قارئا هناك ، وكانت من

أهم المراكز الثقافية في وقتها ، فاستفاد من علمائها الأفاضل وأساتيذها الكبار ولا سيما من الشيخ منهاج الدين الترمذي الذي استفاد منه كثيرا وأخذ عنه علما غزيرا ، وبالصدفة الطيبة أدرك بها شيخ المشائخ العالم المتصوف قطب الدين بختيار الكاكي أو الكعكي الأوشي ثم الدهلوي ، رحمه الله، و ذلك في سنة أربع وثمانين وخمسمائة من الهجرة ، على مارواه اللكنوي في نزهة الخواطر ، فبايعه الشيخ فريد الدين مسعود وأراد ان يرافقه إلى دهلي ويصاحبه في الظعن والإقامة إلا أن الكعكي لم يسمح له بذلك وأمره ان يكمل دراساته المتداولة أولا فامتثل الطالب الشاب بأمر شيخ طريقته وقرر في نفسه أن يخرج إلى العواصم الثقافية الإسلامية في وقته فرحل إلى قندهار ومكث بها خمس سنوات يدرس ويستفيد من علمائها ثم نراه يعتزم على الأ سفار الطويلة البعيدة إلى البلاد الإسلامية الواسعة والسير في الأرض عاملا بقول الله عزوجل : "قل سيروا في الأرض" ليشاهد المعالم والآثار فيتعظ بها ويجمع الحكم إلى العبر ، ويقابل رجال العلم والمعرفة والتصوف والطريقة ليتمتع برؤيتهم والحديث إليهم والاستفادة منهم ، وفي خلال أسفاره هذه الطويلة قد أدرك العديد من أعلام التصوف العظام وأولياء الله الكرام ، ومنهم الشيخ الكبير والوّلي الشهير شهاب الدين عمر بن محمد السهروردي والشيخ سيف الدين الباخرزي والشيخ سعد الدين من الصوفية وأصحاب الطرق المشهورة ، رحمهم الله ، على ما صرح به اللكنوي وغيره .

وأخيرا ، وليس آخرا ، قد لجأ الشيخ الفريد إلى جناب شيخه الولي قطب الدين بختيار الكاكى أو الكعكي بعاصمة دهلي حيث وجد بغيته واستراح إلى رؤيته واستقر بكنفه فاشتغل بالعبادات والأوراد وذكر الله ، وهنا فاض طبعه الفياض بالشعر العربي والفارسي فاشتهر وذاع صيته كما ظهرت منه الخوارق والكرامات الصوفية والتصرفات العجيبة مما جعل الناس يقبلون عليه ويزعجونه فتضايق بهم واستأذن شيخه للسفر ، فمن شعره الفارسي ينصح الصوفية ويوصيهم بالابتعاد عن الملوك والحكام :

کر وصال شاه مي داري طمع ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ از وصال خويشتن مهجور باش

أي أنك إذا كنت تطمع في اللقاء بالملوك والحكام وحرصت على مالديهم

من العز والجاه والسلطة والأموال فتأكد بأنك سوف تفقد نفسك وتحرم من الوصال بحبيبك الكريم واللقاء بربك الجليل والتشرف بحبه وغفرانه !"

ومن ذلك قوله في العبرات التي يسكبها المحب المهجور وراء حبيبه الظاعن وهو يمشي مفارقا إياه ، فيكاد يمسكه بكمه ليمنعه من الفراق والابتعاد عنه قائلا:

دو شينه شبم دل حزينم بگرفت — وأنديشه يار نازنينم بگرفت

گفتم بسروديده روم بردر تو — أشكم بدويد وآستينم بگرفت

"قد كنت حزين القلب بالبارحة حيث غلبت على لبى وفكرتي ذكريات عن حبيب جميل فأخذتنى بمجامع قلبى فقررت فى نفسى أيها الحبيب أن آتى إلى بابك ماشيا بالرأس والعين إلا أن دموعي سبقتني فسارعت وراءك لتأخذك بكمك أو ذراعك!!"

وعندما اشتد إقبال الناس عليه وتضايق بهم وبما يريدونه منه من مطالب الدنيا ويطلبونه بالحوائج الدنيئة ، استأذن شيخه الكعكي في مغادرة العاصمة والتحول منها إلى مكان مجهول بعيد عنها فأذن له الشيخ بالسفر فخرج إلى مدينة (هانسي) العسكرية فأقام بها اثنتى عشرة سنة وقد تحدث اللكنوي عن إقامته بها فقال : "ثم رحل إلى مدينة "هانسي" وأقام بها اثنتي عشرة سنة واشتغل بالرياضة الشديدة والمجاهدة القوية فظهرت منه الخوارق والكرامات والتصرفات العجيبةوتقاطر عليه الناس" .

وكان يقضى جل وقته بهذه المدينة بمسجدها الجامع في تلاوة القرآن الكريم والعبادات وذكر الله عزوجل ، وفي هذه المدينة نفسها قدتم اتصاله بخطيب جامعها الشيخ جمال الدين الهانسوي الذي بايعه وصار من أتباعه المخلصين ، وجمع الحب في الله بينهما ، والشيخ جمال الدين هذا ، هو من أبرز خلفاء الشيخ فريد وأخلص أحبائه .

وحدث به في مدينة "هانسي" ما كان قد حدث به وهو في مدينة "دهلي" العاصمة حيث اشتهر بزهده وكراماته مما جعل عامة الناس يقبلون عليه ويزعجونه صباح مساء فاعتزم على مغادرة المدينة وقرر في نفسه أن يعود إلى مسقط رأسه قرية "كوثي وال" المعروفة على مقربة من مدينة "ملتان" التاريخية ولكنه لم يمكث بها طويلا

لأن النـاس أثـقلوا عليه وأزعجوه فتضايق بهم فهرب منم متجها نحو "لاهور" حتى وصل إلـى مـكـان بيـن مـلتـان ولاهور والذي كان يسـمي (أجُودهن) فقرر أن ينزل بظهر القرية ليـدعـو أهـلهـا إلـى الإسـلام فاختار أجمة من أشجار (الكرير) فلجأ إلى أكبر شجرة منها فجلس في ظلها وأخذ يعيش على ثمرها وقشرها وورقها ويعبد ربه ويشكر نعمته ، ولكن سرعان ما تغيرت الأحوال وأخذ الناس يأتون إليه من كل ناحية وصوب ويعتنقون الإسلام ويبايعون الشيخ الذي بني بالمكان لنفسه حجرة من الآجر والطين ليعبدالله فيها مع أتباعه ، وهـنـا تـزوج الشيـخ من ثلاث زوجات فرزق منهن بالأولاد ، وقد عرف ذلک المكان فيما بعد بمدينة (باک بتن) أي المورد الطاهر ، وبها مدفنه وضريحه.

وقد ترجم له صاحب أخبار الأخيار بالفارسية فقال ما معناه :

"هو فريد الحق والأمة والدين الشيخ فريد الدين مسعود خليفة الشيخ الصوفي قـطـب الـديـن بـختيـار (الـكـاكـي الـدهـلوي) ، رحمه الله ، وممن استفاد من ولي الهند وسـلـطـانهـا الـروحـي الشيـخ مـعيـن الـحق والـديـن (أي الشيـخ معين الدين الجشتي الأجـميـري)، رحمه الله وهو الذي أفاد على الشيخ فريد بالكثير من الزهد والمعرفة وهو الـذي قال فيه وقدر آه عند الشيخ الكاكي : "إنک يا بختيار لقد قبضت على صقر مكانه فوق سدرة المنتهى" أي هو صقر التصوف والزهد والفقر ، وقد كان الشيخ فريد هذا من أعيـان الأوليـاء وكـبـار الـمـتـصـوفيـن وكان غاية في الرياضة الصوفية والمجاهدة والفقر والـزهـد ، كـما أنه كان آية في الكشوف الروحية والكرامات الصوفية ، وكان علامة من عـلامـات الـحـب لله عـزوجل ورمزا من رموز العشق الصوفي ، وقد امتاز بذوق الرياضة والعبادة والتقشف وكان يحاول دائما أن يعيش مختفيا بعيدا عن أنظار الخلق ومن ثم ظل يتـنـقـل مـن مـكان إلى آخر ومن مدينة إلى أخرى وأخيرا ألقى عصا الترحال والتسيار في مـكـان مـجـهـول بـعيـد عـن الـنـاس يـسـمـي " أجودهن " (ومن ثم قد عرف الشيخ فريد بالأجُودَهني)، وكان في البداية عبارة عن قرية صغيرة نائية وكان أهلها جفاة أجلافا يرون الـظاهر ولا يحفلون بالباطن وكانوا يبغضون الدراويش والأولياء ، فقال الشيخ وهو ينزل بـالمكان : "هذا مكان حري بنزولي به !" فنزل بظاهر القرية وسكن بها حيث لم يكن بها

أحد يعرفه ولا يسأل عنه شيئا ، وكان منزله تحت شجرة الكرير ذات أشواك مؤذية وثمرات حامضة قليلة فهناك كان الشيخ يشتغل بذكر الله وعبادته والتفكير في آياته الكونية ، وكثيرا ما كان يشتغل بالذكر والعبادة بالمسجد الجامع ، وهناك رزق بالأولاد الذين كانوا يعيشون حياة الفقراء والمعدمين ويكابدون الجوع والفاقة والمحنة والعناء، وبما أن الشيخ كان على أقوى برهان من الدين والحب لله والإخلاص له ، فمن ثم لم يستطع أن يختفى عن الناس فظهرت أحواله على الناس فسرعان ما عرفوه وأقبلوا عليه من كل ناحية وصوب!"

وقد ذكره اللكنوي في "نزهة الخواطر" وتحدث عن زهده وكراماته ومكانته في التصوف وعن خلفائه الذين أخذوا عنه الطريقة الصوفية فقال مانصه : " وكان من أكابر أولياء الله وصاحب تصرفات عجيبة وجذب قوى ، له في أحوال الباطن شأن كبير بين المكاشفين ، مشهور في ظهور الآفاق ، ومذكور في بطون الأوراق ، (وقد) أخذ عنه (التصوف) خلق كثير ومنهم الشيخ الإمام المجاهد نظام الدين محمد (أولياء) البدايوني والشيخ علاء الدين على الصابر الكليري والشيخ جمال الدين الخطيب الهانسوي والشيخ بدر الدين إسحاق الدهلوي ! "

ومن أطرف ما يحكى عنه كما جاء في "نزهة الخواطر" بأنه كان قد بعث إلى السلطان غياث الدين بلبن (من ملوك دهلي وسلا طينها المماليك) كتابا يشفع فيه لرجل فكتب له : " رفعت قضيته إلى الله ثم إليك فإن أعطيته فالمعطى هو الله وأنت المشكور ، وإن لم تعطه شيئا فالمانع هو الله وأنت المعذور!"

ويروي أنه كان يلبس الملابس البالية المرقعة فجاء له رجل يوما بملابس له جديدة فلبسها فلم يلبث أن خلعها واعطاها للشيخ نجيب المتوكل من أتباعه وأقاربه قائلا له : كنت أشعر براحة في ملابسي هذه القديمة البالية أكثر مما شعرت بها فى هذه الملابس الجديدة !

وقد روى الشيخ المحدث الدهلوي ، رحمه الله ،أن الشيخ فريد الدين مسعود كان يكثر من الصوم النفلي وكثيرا ما كان يفطر على كأس من المشروب فكانوا يأتون

بها للشيخ فكان يقسم النصف منها على من حضر عنده من الأصحاب والأتباع فلم يكن يبقى له منها إلا ثلثها وكان يشرك معه في هذا الثلث من حضر لديه مؤخرا ثم يأتون له بخبزين فلم يكن يأخذ منهما إلا قليلا وكان يوزع ما تبقي منهما على من حضر عنده ثم لم يكن يأكل شيئا إلا عند الإفطار من اليوم المقبل ، وكان عليه دثار من الصوف يقضى فيه النهار فإذا أظلم الليل جعل من الدثار مضجعا ولم يكن يغطى جسده كله بل كان إذا غطى به رأسه عريت رجلاه !

وأما فكرة الشيخ فريد الدين مسعود الصوفية وطريقته الزهدية فإنه قد امتاز وانفرد بكثرة الذكر لها دم اللذات وقلة الطعام مع قلة الكلام ، وبالغ في الزهد والتقشف والرغبة عن الدنيا وما فيها من الزخارف واللذائذ والألوان ، فقد كان يكثر من العبادة والذكر والقيام ليلا والصوم نهارا منذ الطفولة إلى الكهولة واستمر على ذلك حتى آخر أنفاسه ، وكان يأتيه كثير من الضيوف والمسافرين والفقراء والمساكين فكان يطعمهم ويسقيهم ما تيسر لديه من الأكل والشرب والذي كان يأتيه غزيرا من قبل أتباعه الأغنياء ومريديه المؤسرين في أكثر الأحيان، ويسهر على خدمتهم ويفضل راحتهم على راحته ، وكان إذا أتاه أحد من الأتباع والمريدين فأراد منه البركة والدعاء له أو التعاويذ والرقى ، أوصاه بالمواظبة على العبادة وذكر الله وتلاوة القرآن الكريم ، أو دله على آية كريمة يتلوها في الأوقات المحددة أو دله على أدعية مأثورة عن النبي المصطفى صلى الله عليه وسلم .

ويروى أن الشيخ فريد قد مكث بدهلى العاصمة عند شيخه القطب الكاكي أو الكعكي مدة من الزمان وعندما أراد أن يغادر العاصمة ويودع شيخه الذي كان في حلقة من أصحابه وأتباعه انتهز الكعكي الفرصة لكى يعلن على رؤس الأشهاد بأنه قد اختار فريدا خليفة له وأنه سوف يخلفه على طريقته الصوفية وينوب عنه للهداية والإرشاد ، وأوصاه بأن يأتي إلى العاصمة بعد وفاته ويتولى مسند الإرشاد من بعده ، وأنه سوف يجد المخلفات من عصاه ونعليه وخرقته الصوفية الروحية أمانة عند القاضي حميد الدين الناجورى، أحد أتباعه ، وأما الشيخ فريد الدين مسعود فقد تبع شيخه القطب الكاكي

وحذا حذوه حذو النعل بالنعل فأعلن إذ أحس بقرب الأجل في جمع من الأصحاب والأتباع والمريدين ، فقال : إن الذي سينوب عنى والذي قد اخترته خليفة من بعدى ، هو الشيخ نظام الدين المعروف بالأولياء الدهلوي الذي كان عالما كبيرا وأذكى الأذكياء في وقته ، وكان الناس يرون فيه موهبة القيادة والحكم لو مال إلى الدنيا، ولكنه آثر الآخرة على الدنيا ورافق الزهاد والمتصوفة واختص بالشيخ فريد الدين مسعود الذي آثره على أولاده فأوصى له بالخلافة من بعده ، ونظام الدين الدهلوي هذا قد عرف بلقب " اولياء" ومن أتباعه الشيخ نصير الدين الدهلوي الذي لقبه الناس " بمصباح دهلي"، والشاعر الفارسي الكبير والأديب العلامة والموسيقار الشهير أمير خسرو الدهلوي .

وقد توفى الشيخ فريد الدين مسعود الأجودهني في الخامس من المحرم سنة ٦٦٤هـ (السابع عشر من أكتوبر سنة ١٢٦٥م) وله من العمر ٩٥ سنة على ما رواه الكرماني في "سير الأولياء" ، ومنه أخذه الشيخ المحدث الدهلوي في "أخبار الأخيار" وعنه اللكنوي في "نزهة الخواطر" ، وقد رثاه الشاعر الفارسي أمير خسرو الدهلوي ، وضبط تأريخ وفاته في شعره ، ولكنه على خلاف ما ذكرناه والذي صح عندنا .

وقد سجل خليفته نظام الدين الأولياء الدهلوي بخط يده من بعض أقواله الجميلة وحكمه الرائعة المفيدة فقد قال الشيخ فريد ، على ما رواه خليفته نظام الدين قوله : " أربعة أشياء قد سئل عنها سبع مئة شيخ من شيوخ الطرق الصوفية وكان جواب الكل واحدا وهي ": من أعقل الناس؟ تارك الذنب! ومن أكيس الناس؟ الذي لا يغتر بشيئ ! ومن أغني الناس؟ القانع ؟ ومن أفقر الناس ؟ تارك القناعة ! "

ومن أقواله الحكيمة بالعربية أيضا :

☆ إن الله يستحيي من العبد أن يرفع إليه يديه ويردهما خائبتين!

☆إذا كان فلا حزن ، وإن لم يكن فلا حزن ! (ترجمة من الفارسية).

☆جذبة من جذبات الحق خير من عبادة الثقلين .

☆الصوفي يصفو به كل شئ ولا يكدره شئ .

☆لو أردتم بلوغ درجة الكبار فعليكم بعدم الالتفات إلى أبناء الملوك !

☆وكان يكثر من رواية قوله عليه الصلاة والسلام : "طوبى لمن شغله عيبه عن عيوب الناس ! "

☆وكان يروى قول شيخ الإسلام جلال الدين الرومي الذي قال : " الكلام سكر القلوب، فزن أول الكلام وآخره ، إن كان لله فتكلم وإلا فاسكت ! "

☆يوم الحرمان ليلة المعراج للصوفية !

☆لا توصوا بأمر مهم إلى الرجال المهملين (ترجمة من الفارسية).

☆إذا لبس الصوفي ملبسا فعليه أن يعتقد بأنه يلبس كفنه (ترجمة من الفارسية).

☆الآفة في التدبير والسلامة في التسليم .

☆العلماء أشرف الناس والفقراء أشرف الأشراف .

☆الفقير بين العلماء كالبدر بين كواكب السماء .

☆أرذل الناس من اشتغل بالأكل واللباس .

فهذه هي أقوال الشيخ فريد بالعربية (وقد ترجمنا ثلاثة منها من الفارسية إلى العربية وهى التي صرحنا بها في نهايتها بين القوسين) والغرض من سردها وتسجيلها هنا إنما هو إعلام القارئ العربي بما كان يقدر عليه الشيخ ويملكه من الكفاءة باللغة العربية والقدرة عليها ، وذلك يدل على صحة ما يروى عن الشيخ أنه قال الشعر بالعربية والفارسية والأردية بالإضافة إلى ما أبدع بالبنجابية من روائع الشعر ، إلا أننا لم نعثر على شئ من شعره العربي وقد وصل إلينا القليل من شعره الفارسي كما يروى له الشعر الأردى أو الهندوى ، ومن ذلك ما رواه بعض المؤلفين في كتب التاريخ للشعر الأردي.

ومما يدل أيضاً على أن الشيخ فريد الدين مسعود ، رحمه الله ، كان على مكانة من المعرفة باللغة العربية وعلومها وآدابها هو أن تلاميذه المختصين به أو أتباعه وخلفاءه قد كانوا من علماء اللغة العربية وأدبائها ، وكانوا على مكانة فيها ، ولهم مؤلفات بها ، وقد اعترف الناس بفضلهم ومكانتهم في العربية وعلومها ، فمنهم الشيخ جمال الدين أحمد بن محمد النعماني الهانسوي الخطيب الذي ينتمى إلى الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان بن ثابت الكوفي ، رحمه الله ، وقد عرف الشيخ الجمال الهانسوي هذا واشتهر

بصفته خطيبا بالمسجد الجامع لمدينة هانسي العسكرية ، وكان الشيخ فريد الدين مسعود قد نزل بهذه المدينة فمكث بها اثنتي عشرة سنة وقد طالت إقامته بها لأنه أحب مريده الشيخ الجمال الهانسوي حبا جما ، وكان الشيخ يقول : " الشيخ الجمال إنما هو جمالنا!" وقد صرح به الفريد لمريده الحبيب هذا غير مرة قائلا " : يا جمال ! إنني لأود أن أهيم حول رأسك ليل نهار أي أحب أن لا يغيب رأسك ووجهك عن نواظرى وعيوني ! "وكان يتبعه في حياته الروحيّة ويحذو حذوه حذو النعل بالنعل في الفقر والزهد في الدنيا والرغبة في الآخرة والإنهماك في العبادات والأذكار والأوراد حتى أن الشيخ فريد كلما سمع بفقر مريده الهانسوي وزهده وترفعه عن زخارف الدنيا ومتاعها ، وبأنه يكابد الجوع ويعاني من الفقر ويفضل حياته تلك على متعة الحياة وراحتها ، فرح به كثيرا ودعا له بالتوفيق والنجاح في طريقه الصوفي والثبات عليه ، وكان الفريد يثق به للغاية ويكرمه كثيرا حتى أن الفريد لم يجز بالخلافة ، وهو بمدينة هانسي ، لأحد من الناس إلا إذا وافق به الشيخ الجمال ، وكان يقول الشيخ الفريد : " إن الذي رفضه الجمال لن يقبله الفريد ولن يجيز له بالخلافة أبدا" وكان الشيخ الجمال يجيد اللغات الثلاث ، العربية والفارسية واللغة المحلية ، التي كان يخطب بها في المسجد الجامع وهي الهندوية أو الأردية ! وله شعر بها ومؤلفات ، وله رسالة في التصوف بالعربية المسجعة يقول في فصل من فصولها وهو يتحدث عن الفقر :

" الفقر خلق شريف يتولد منه الصلاح والعفة والزهد والورع والتقوى والطاعة والعبادة والجوع والفاقة والمسكنة والقناعة والمروة والفتوة والديانة والصيانة والأمانة والسهر والتهجد والخضوع والخشوع والتذلل والتواضع والتحمل والكظم والعفو والإغماض والإشفاق والإنفاق ، والإشارة والطعام والإكرام والإحسان والإعراض والإخلاص والانقطاع والانفصال والصدق والصبر والسكوت والحلم والحياء والبذل والجود والسخاوة والخشية والخوف والرجاء والرياضةُ والمجاهدة والمراقبة والموافقة والمرافقة والمداومة والمعالمة والتوحيد والتهذيب والتحرير والتفريد والوقار والمداراة والمواساة والعناية والرعاية والشفقة واللطف والكرم والتعقد والشكر

والفكر والذكر والأدب والاعتصام والاحترام والطلب والرغبة والغيرة والعبرة والبصيرة واليقظة والحكمة والحسبة والهمة والمعرفة والحقيقة والخدمة والتسليم والتفويض والتوكل والتبتل واليقين والثقة والفناء والاستقامة وحسن الخلق ، وكل فقير وجدت فيه هذه الصفات ، سمى فقيرا كاملا ، وإذا فقدت ، لم يسم فقيراً"

وهذا ليس رصيدا لغويا محضا أو سرد المفردات اللغوية فحسب وإنما هى مصطلحات صوفية تدل على الأحوال والمراحل في السلوك الصوفي وتعبر كل كلمة منها عن حالة أو مقام أو مرحلة أو منزلة عند المتصوفين ، وقد استقصاها الشيخ الجمال أحسن استقصاء وأجملها أجمل إجمال في رسالته القصيرة هذه لكى تدل على براعته وبراعة أصحابه من سلسلة أتباع الشيخ الفريد وتلاميذه في مجال العربية وآدابها واهتمامهم بها فيما كانوا يتحدثون به في حلقاتهم الصوفية ومجالسهم العلمية وندواتهم الأدبية والثقافية في وقتهم !

ومن أهم الملامح عن حياة الشيخ وسيرته والميزات التي امتاز بها شعره بين شعر صوفية الهند في عصره وفيما بعده من العصور أنه كان :

ا . يزهد في الدنيا ويبالغ في كرهه لها ونفوره منها ، وكان يرغب رغبة ملحة فيما عندالله من نضرة النعيم في الآخرة ولقائه يوم الجزاء ، وفوق ذلك كله فانه قد كان يحب لقاء الله عزوجل والمثول بين يديه ويبحث وجهه الكريم بحث العاشق الولهان عن حبيبه ، وكان يأمل فى اللقاء ويؤمن بالنظر إلى وجهه الكريم ورؤيته التي سوف يرزق بها أولياء الله المتقون وعباده المخلصون المقربون إليه ، حيث وعدهم بها فقال : " وجوه يؤمئذ ناضرة إلى ربها ناظرة (القيامة ٢٢-٢٣)" وهؤلاء هم عباده الصادقون المخلصون قد أحبوا الله فأحبهم ، وبلغوا الغاية في ذلك فنالوا كرامة عندالله فإذا نادوه سمع نداء هم وإذا دعوه استجاب دعاء هم ، وعن هؤلاء يقول سبحانه وتعالى كما جاء في الحديث القدسي عن الرسول المصطفى صلى الله عليه آله وسلم الذي يقول : " من آذى لى وليا فقد استحل محاربتي !" وهم الأبرار الذين لو أقسموا على الله لأبرهم في قسمهم ، وعنهم يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم : " كم من ضعيف متضعف ذي طمرين لو

أقسم على الله لأبره ، منهم البراء بن مالك رضى الله عنه !"

والزهد في الدنيا من سنة الأنبياء ، ولا سيما سيدنا المصطفى صلى الله عليه وسلم الذي يقول : " من زهد في الدنيا علمه الله تعالى بلا تعلم وهداه بلا هداية وجعله بصيرا و كشف عنه العمى " (رواه في كنز العمال ٦١٤٩ : ٣) .

وكما كان يعمل بسنة الإمام على بن أبي طالب كرم الله وجهه الكريم الذي كان من أزهد الناس في الدنيا وزخرفتها ، وأكثرهم حبا للفقر الغيور ، وكان يقول : " إن أخوف ما أخاف اتباع الهوى وطول الأمل فينسى الآخرة ! ألا وإن الدنيا قد ترحلت مدبرة ألا وإن الآخرة قد ترحلت مقبلة ، ولكل واحدة منهما بنون ! فكونوا من أبناء الآخرة ولا تكونوا من أبناء الدنيا ، فإن اليوم عمل ولا حساب ، وغدا حساب ولا عمل !"

وقد أوصى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعض أصحابه بالزهد في الدنيا ليكون من أهل الآخرة ، وأخبره بما يترتب على ذلك من النتائج فقال : " ازهد في الدنيا يحبك الله وازهد فيما في أيدي الناس يحبوك " (رواه ابن ماجه)

وهذه هي أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله عنها ، تخبرنا عن الظروف التي مرت بها الأسرة النبوية الكريمة من الفقر والفاقة وتحمل الشدائد في سبيل الله من أجل الآخرة ، فتقول : " ما شبع آل محمد منذ قدم المدينة من طعام البر ثلاث ليال تباعا حتى قبض !" وقد سألها ابن أختها عروة بن الزبير عن عيش الأسرة النبوية الشريفة بعد الهجرة فقالت : " إننا كنا نعيش على الأسودين التمر والماء !" وقد سئلت عن حياة الرسول صلى الله عليه وسلم بالمدينة بعد أن صار مؤسس دولة إسلامية ورئيسها وحاكمها الأول، وأخذت الغنائم تأتيه صباح مساء ، ولكنه كان ينتهى من تقسيمها وتوزيعها على من يستحقها من أهل المدينة من الفقراء والمساكين والمحتاجين قبل أن ينام ، فقالت : "ما رفع رسول الله صلى الله عليه وسلم قط غداء لعشاء ولا عشاء قط لغداء ، ولا اتخذ من شئ زوجين ، لا قميصين ولا ردائين ولا إزارين ، ولا من النعال ، ولا رئ قط فارغا في بيته إما يخصف نعلا لرجل مسكين أو يخيط ثوبا لأرملة !"

٢- وما دامت هذه هى تعاليم رسول الله صلى الله عليه وسلم وتوصياته لأمته وسنته

الطيبة المتبعة ، وما دامت هذه هى الحياة العملية التى عاشها بين أهله وأمته فأنى لهؤلاء الصوفية الأتقياء والأولياء الأوفياء المقربين الأبرار أن يقبلوا حياة البذح والإسراف أو يرضوا بها وهم يتبعون سنته صلى الله عليه وسلم فيما يقولون أو يفعلون ولا ينحرفون، عنها قيد شعرة ، مهما كانت الظروف والأحوال ، ومهما كانت الفتن والجواذب والمغريات من نعم الدنيا وزخارفها !؟ وكذلك كان الشيخ فريد الدين مسعود ، رحمه الله ، الواعظ الشاعر والداعية المتصوف ، وقد ظلمه الناس الذين قالوا عنه وادعوا بأنه كان يبالغ في الكف عن الطعام ويغلو في حبه لحياة الفقر والفاقة والجوع! إنه لم يبالغ ولم يغلو في شئ أبدا ، وإنما كان صوفيا عاملا متشرعا متدينا يعمل بكتاب الله وبسنة رسوله صلى الله عليه وسلم ، إنه قد زهد في الدنيا ونعيمها وزخارفها لأنه فضل عليها حياة الآخرة ونعيمها الذي لا يفنى ولا ينفد ، وإنما هو باق لن يزول ، ولأن القرآن الكريم يقول لكل نفس مؤمنة تحب الله ورضاه وتحب الجنة ونعيمها :

" واضرب لهم مثل الحيوة الدنيا كماء أنزلنه من السماء فاختلط به نبات الأرض فأصبح هشيما تذروه الريح ، وكان الله على كل شيئ مقتدرا. المال والبنون زينة الحيوة الدنيا والبقيت الصّلحت خير عند ربك ثوابا وخير أملا ! ".

(سورة الكهف ٤٥-٤٦).

٣- ونرى الشيخ ، رحمه الله ، يكثر في شعره من ذكر الموت وهول القبر ، وذلك أيضا لا يخالف الشريعة الإسلامية كما يراه البعض ، وإنما هو يوافقها تمام الموافقة لما ثبت بالقرآن والسنة أن نزع الروح وسكرة الموت لحظة عصيبة على المرء كما أن هول القبر وعذابه شديد مخيف ، ومن دأب الواعظين الذاكرين أنهم يذكرون المؤمنين بهاتين المرحلتين من مراحل السفر الإنساني ويعظونهم بالاستعداد لهما ، والإنسان بطبيعته يهاب الموت ويخاف القبر ولا يزال تحيد منهما وهو حي ، وقد تحدي الكتاب العزيز اليهود الذين كانوا يدعون أنهم أبناء الله وأحباؤه وأن الدار الآخرة لهم من دون الناس ، أن يتمنوا الموت لأنه يوصلهم إلى الله ويقربهم منه ، ولكنهم لا يتمنونه ولن يتمنوه أبدا بما قدمت أيديهم ، وأما الإنسان المؤمن الصالح الذي استعد لهاتين المرحلتين فإنه لا

يخافهما بل يرحب بهما ويسارع إليهما لأن الموت يقربه من الله وينهى حياة البلاء والمحنة في الدنيا فهو يلقاه باسما راضيا ، فهذا هو سيدنا أبو ذر الغفارى رضى الله عنه يتحدث عن الدنيا الفانية وعن الإنسان الغافل من الموت والقبر فيقول : " يولدون للموت ويعمرون للخراب ويحرصون على ما يفنى ويتركون ما يبقى ، ألا حبذا المكروهان : الموت والفقر!"

٣- ويحكى عنه أيضاً أنه كان يفضل الوحدة والخلوة كما أنه كان يعرض عن الناس ويبتعد عنهم فأما الوحدة أو الخلوة فمما يحتاج إليه الصوفي الزاهد العابد ليجد فرصة العبادة ويذكر خلالها ربه دون الإزعاج والإحراج ، وأما الإعراض عن الناس والابتعاد عنهم فذلك مما لم يثبت عنه في شعره وما جاء أنه كان يتحاشى الناس ويهرب عنهم فقد كان ذلك لأن طلاب الدنيا الجهال كانوا يلجأون إليه لقضاء الحوائج الدنيوية ، ويقبلون عليه ليتباركوا به وذلك مما لا يستحسن في الشرع ولم يرض به الشيخ إذ هو متصوف داعية كان يدعو الناس إلى دين الله ويعظهم ويوصيهم ويصلح أعمالهم وينصح لهم بالخير والعمل الصالح، وكان يأمرهم بالمعروف وينهاهم عن المنكر ، وقد اختار له السكن بين الأجلاف والجفاة من الناس الذين لم يعرفوا الدين وكانوا يكرهون الدعاة إلى الله والوعاظ بالخير والعمل الصالح، وقد أسلم الكثيرون منهم على يديه ودخلوا في دين الله ، وأحبوا الشيخ حتى استحال ذلك المكان الوحشى إلى مدينة من الأنس والحب وسمى بالمورد الطاهر وبه مدفن الشيخ وضريحه اليوم ، كما مر بنا !

والشيخ فريد الدين مسعود ، رحمه الله ، ليس رائد الشعر البنجابي والشعر الصوفي في شبه القارة فحسب وإنما هو أول من قال الشعر بالأردية والهندية أو الهندوية بالإضافة إلى قرض الشعر باللغتين العظيمتين ، العربية والفارسية ، فهو، إذن ، شاعر متعدد اللغى ، إذا صح هذا التعبير ، وبذلك تتضح وتتجلى المكانة الأدبية والثقافيةالتي يحتلها الشيخ في تاريخ آدابنا الإسلامية في شبه القارة وتاريخ الصوفية الجشتية في البلاد ، ومن ثم قد عرف شيخنا عند أهل طريقته " بشيخ الإسلام وشيخ الشيوخ وإمام الائمة " ، فقد حظى العديد من خلفائه بالإمامة الصوفية في البلاد كالشيخ نظام الدين

أولياء في دهلي عاصمة الهند والشيخ على صابر في كلير والشيخ جمال الدين في هانسي والشيخ بدر الدين إسحاق في بنجاب، وغيرهم كثيرون.

وقد عرف عدد لا بأس به من الشعراء في العصر الغزنوي "بشعراء ذوى اللسانين أي العربية والفارسية" فقد كانوا يجيدون اللغتين ويتقنونهما فى نفس الوقت فيقرضون الشعر بهما، وذلك حين بدأت العربية تتخلف بأسباب، ومنها ضعف القوة السياسية التي كانت تساندها وتدافع عنها، ومنها ذلك الأسلوب المقاماتي المتكلف العقيم من السجع والقافية والذي ثقل على الألسنة فتضايق به الناس ونفروا منه، فأخذت الفارسية الفتية الناهضة تحل محل العربية، ليس في الديوان الملكي والمكاتب الرسمية فحسب بل في مجال الثقافة والأدب والعلم أيضا، ولم تعد للعربية مكانة غير المكانة الدينية بحكم القرآن الكريم والحديث النبوي الشريف فقد ظلت العربية ولا تزال لغة الدين والعقيدة حتى يومنا هذا! وقد نشأ عدد غير قليل من الشعراء ذوى اللسانين في العصر الغزنوي وعندما دخل المسلمون، عربا وأتراكا ومغولا، إلى شبه القارة، لم يفرضوا أو قل إنهم لم يريدوا أن يفرضوا العربية أو الفارسية على المواطنين، وإنما فضلوا التفاهم فيما بين الناس بالفارسية وربما بالعربية، وذلك في عاصمة دهلي حيث كانت سوق العلم بهاتين اللغتين، أي العربية والفارسية، نافقة بالعاصمة وكان الكتاب قد بدأوا يؤلفون بهما، كما أن الشعراء كانوا ينظمون الشعر بهما تقليدا للشعراء ذوي اللسانين في العصر الغزنوي، وكان ذلك مما دعا الشيخ فريد الدين إلى قرض الشعر باللغتين، إذ كان هو حديث العهد ببلاد ماوراء النهر وعواصمها الثقافية الأدبية مثل غزني وقندهار وهرات وغيرها من المراكز التي زارها الشيخ طالبا فعاد إلى زاوية شيخه قطب الدين بختيار الكاكي بالعاصمة فأعجبته السوق النافقة بها فبداله أن ينتفع بها فدخلها لكي يبرهن على كفائته النادرة وعبقريته الفذة، فأخذ يقرض الشعر بالعربية والفارسية كلتيهما، ولكنه لم يكثر منه وإنما نظم بيتا أو بيتين باللغتين فطار عنه الخبر وعرفه الناس شاعرا متصوفا و وليا تقيا يعرف اللغتين بل يجيدهما فأقبلوا عليه، فأما شعره العربي فلم يصلنا شئ منه، رغم أن التراجم كلها قد أجمعت ونصت على أنه قال

الشعر باللغتين ، العربية والفارسية وهو بمدينة دهلي العاصمة ، وأما شعره بالفارسية فقد مرت بنا الأمثلة الشاهدة على ذلك إلا أن إقامته بدهلي العاصمة لم تكن طويلة فقد أقبل الناس عليه وأخذوا يزعجونه صباح مساء فتضايق بهم وأراد أن يخرج من العاصمة معتزلا منزويا فاستأذن شيخه بذلک فخرج منها متجها إلى مدينة (هانسي)العسكرية البعيدة عن العاصمة حيث أقام بها نحو اثنتي عشرة سنة وتعلم اللغة المحلية وهي الهندية أو الهندوية ، وكان يعظ الناس بها ويدعوهم إلى الإسلام ، وهنا أخذ ينظم الشعر باللعة الأردية (والفرق بينهما قليل ضئيل يقصر على مقدار المفردات اللغوية كما مر بنا آنفا).

٥- وأخيرا ، وليس آخرا ، قرر الشيخ فريد الدين مسعود أن يعود إلى مسقط رأسه ومهجر آبائه في إقليم بنجاب على مقربة من مدينة ملتان ، وهي قرية (كوثي وال) وسرعان ما أقبل عليه الناس فتبرم مما أرادوا منه من حوائج الدنيا الدنئية والتعاويذ والرقي ، فخرج هاربا من المدينة متضايقا بأهلها حتي نزلت به الأقدار بمكان قفرناء مجهول على ظهر قرية "أجودهن" التي عرفت وتعرف اليوم بـ (باک بتن) أي المورد الطاهر بين أهلها الجفاة الأجلاف ، وهنا أخذ الشيخ يقول الشعر بالبنجابية ، ومنه صنع ديوانا ظل يتنقل في أيدي أولاده وأحفاده ، ويقال إن الكثير من شعره البنجابي أيضاً قد ضاع ولم يصل إلينا منه إلا ما جمعه البابا (نانک) المعلم مؤسس الديانة السيخية الموحدة ثم ضم شعره هذا بعض أتباع البابا نانک إلى الكتاب المقدس للديانة السيخية والذي يسمي (كرو كرنث)أي " الكتاب المعلم المقدس " وهو عبارة عن مجموعة الأناشيد والأغاني والقطعات والقصائد الشعرية البنجابية للعديد من الشعراء المتصوفين ومنهم الشيخ فريد الدين مسعود ، والبابا(نانک) كما أن الكثير من الأبيات الشعرية التي جاءت على ألسنة الناس ويضمها كتب التراجم التي ترجمت للشيخ فريد الدين مسعود ، وأما عدد الأبيات الشعرية التي يضمها الكتاب المقدس للسيخ فهو مئة واثنا عشر بيتا كما أن عدد الأبيات التي توجد في غيره من كتب التراجم يكاد يتجاوز المئة وهذه الأبيات الشعرية البنجابية للشيخ هي كلها أبيات مفردة تقريبا وقلما جاء منها مزدوجة أو كقطعة أو قصيدة ، وهذا المنوال من الأبيات المفردة قد ابتكره الشيخ فريد

فهو أبو عذرته ، وقد ظل من جاء بعده من الشعراء البنجابيين يقلدونه مثل الشاعر البنجابي (شاه حسين اللاهوري) والشيخ الولي (سلطان باهو) والشاعر الصوفي (عبدالله شاه) القصوري وغيرهم!

وأما عن البابا (نانک)مؤسس الديانة السيخية ، وصلته بالشيخ وشعره، فله قصة يجب أن نسمعها ونطلع عليها ، فقد توفي الشيخ فريد الدين مسعود إلى جوار رحمة الله وقد أوصى بالخلافة على طريقته الصوفية إلى الشيخ الولي نظام الدين أولياء المدفون بعاصمة دهلي ، وأما تراثه الثقافي والشعري فقد أورثه أولاده وأحفاده وأوصى به إلى الذين احتفظوا به عندهم حتى جاء عصر حفيده إبراهيم المعروف بالفريد الثاني الذي التقى به الرحالة الإسلامي الكبير والسائح الشهير ابن بطوطة الطنجي المغربي ، وهو في طريقه إلى عاصمة دهلي ، فنزل عند الفريد الثاني وتحدث إليه وقد سجل ابن بطوطة انطباعاته عنه في مذكرته وضمها إلى كتابه المعروف عن رحلته المدوية بالشهرة في آفاق الشرق والغرب .

ومجموعة الشعر البنجابي للشيخ فريد الدين مسعود هذه قد ظلت في أسرته حتى جاء الشيخ إبراهيم الفريد الثاني من أهل القرن السادس عشر الميلادي ، وكان القديس (بابا نانک) مؤسس الديانة السيخية المتوفي ١٥٣٨ م شاعرا وأديبا للغة البنجابية ،وكان مولعا بالشعر الصوفي البنجابي مما جعله يقرر في نفسه أن يقوم بجمع الشعر الصوفي البنجابي والاحتفاظ به فخرج يطوف في بلاد إقليم بنجاب وقد تأبط الكراسة وفي يده العصايهيم ويجول ، ويسأل عن الشعراء وعن شعرهم على طريقة الأصمعي الذي جمع لغة العرب وأدبهم وهو يهيم في بواديهم وصحارا هم (ولعل نانک قد اطلع على طريقة الأصمعي ودأبه ، وهو في بغداد لأن مؤسس الديانة السيخية كان قد زار أرض الحرمين الشريفين ومكث بها مدة ثم اتجه إلى العاصمة بغداد فأقام بها سنوات ونزل بمكان هناک لا يزال يعرف باسمه حتى اليوم !) فذلک القديس الموحد كان قدطاف البلاد فزار مدينة (باک بتن) أو المورد الطاهر فقابل إبراهيم الفريد الثاني وحكي له بغيته وطلب إليه أن يزوده بما عنده من شعر جده الشيخ فريد الدين مسعود

فأعطي له المجموعة الشعرية لجده والتي كان يحتفظ بها عنده فضمها البابا إلى مجموعته ثم ضمها بعض أتباعه إلى "كروكرنت" فهو المصدر للشعر بالإضافة إلى ما جاء في كتب التاريخ والتراجم، وقد قام بتدوين شعر الشيخ الكثيرون من أهل العلم وقد طبع ديوانه وتوجد له طبعات ونسخ كثيرة يتداولها الناس كما أن الديوان قد ترجم إلى العديد من اللغات ومنها الإنجليزية .

والجدير بالذكر أن البابا (نانک) كان ابن تاجر هندوكي غشاش مستغل وكان يستغل العامة، ولا يوفي الكيل والوزن كغيره من التجار الهنادكة الغشاشين مما جعل البابا (نانک) يثور عليهم وعلى أبيه وهو طفل مراهق كما أنه كره أن يعبد الاصنام فآمن بالرب الواحد ، وجعل يدرس الإسلام ثم خرج باحثا عن الحق فزار الحرمين الشريفين ثم ذهب إلى بغداد فمكث بها زمانا يدرس أوضاع المجتمع الإسلامي المنحط في وقته ، ويلتقي بالصوفية المسلمين الأدعياء ، وعندما عاد إلى الهند أعلن ثورته على المجتمع الطبقي الهندوكي ورجال الديانة الهندوكية من الكهنوت والتجار الهنادكة الغشاشين المستغلين وكاد يعلن إسلامه ولكن المجتمع المسلم الهندي المتخلف المتضعضع في وقته حال دونه فبقي مستور الحال يقرأ القرآن ويكتب آياته على قميصه فبرئ منه الهنادكة بذلک ولم يقربه المسلمون الغافلون المتكسلون إليهم ! فعاش قديساً ثائراً وناسكا زاهدا ينادي بالتوحيد ويدعو الناس إلى الخلق الحسن وخدمة الخلق حتى مات !

ويقال إن الشيخ إبراهيم الفريد الثاني كان قد استخار قبل أن يعطي المجموعة الشعرية لجده ويفوضها إلى البابا (نانک) فظهر له بالاستخارة أن الشعر لن يضيع على يديه وسيصل إلى الأجيال القادمة بأمان وضمان ودون أي عيب ونقصان ، ولكننا لا نعلم شيئا عن مصير الاصل المكتوب بالخط الفارسي الذي أخذه من الفريد الحفيد، وذلک لأن الكتاب السيخي المقدس كان ولا يزال يكتب بخط يسمي خطا " غورموخيا" وهو خط السيخ ويشبه خط اللغة الهندية لغة الهنادكة اليوم !وذلک الخط السيخي لا يوجد فيه أصوات عربية ومن ثم قد حدث تصحيف وتحريف في شعر الشيخ فريد الدين مسعود ولا يزال في حاجة إلى من يعرف الخطين العربي والسيخي فيقوم بتحقيق الديوان

! وشعر الشيخ فريد هذا الذي يضمه كتاب السيخ المقدس يحتوي على ١١٢ بيتاً، ويسمي كل بيت " اشلوك" بالبنجابية السيخية التي كان يتحدث بها الشيخ فريد الدين وهي كلمة سنسكريتية ومعناها الكلام الموزون أو البيت الشعري ، وقد عولنا في تعريبنا للديوان على ثلاث طبعات له :

(١) طبعة الأستاذ مقبول الهي

(٢) طبعة الأستاذ مقبول أنور الداوودى

(٣) طبعة الأستاذ محمد آصف خان .

وهذا الشعر البنجابي للشيخ فريد الدين مسعود هو شعر يعبر عن عواطف الإنسان البنجابي ومشاعره تعبيرا صادقا كما أنه يعبر عن عواطف كل انسان ومشاعره تعبيرا صحيحا ، فالواقع أن الشيخ ليمثل الثقافة البنجابية تمثيلا بمعني الكلمة ، لأن الإنسان البنجابي بالأمس واليوم إنسان رحب الصدر واسع القلب حلو اللسان سليم الذوق صادق اللهجة ليس في حديثه العام وكلامه العادي فحسب بل فيما يفعله عمليا ويقوم به من الترحيب الحارلكل مسافر زائر وضيف طارق، ويؤثر غيره على نفسه في كل ماالديه ويملكه او يقدر عليه من القيام بالخدمة وتقديم الضيافة والحفاوة بضيفه من أعماق صدره وبقلبه الصادق الذي يتدفق حبا وإخلاصا فكأن الشيخ فريد الدين مسعود ، رحمه الله ، في شعره وفكره يجمع بين ما ورثه من التقاليد الثقافية والحضارية البنجابية منذ القدم، وبين ما جاء له بحكم إيمانه بالله وحده وعقيدته الإسلامية السمحاء التي تقوم على التوحيد والوحدة البشرية والمساواة الشاملة والأخوة الصادقة من مبادئ دين الله الحنيف ، ومن التقاليد الثقافية العربية الفاضلة التي ورثتها رسالة التوحيد والأخوة والمساواة من نوح وإبراهيم وموسى وعيسى وإسماعيل عليهم السلام إلى محمد المصطفى صلى الله عليه وسلم ، فشعر فريد هذا ، إذن ، إنما هو شعر يعبر تعبيرا صحيحا عن تعاليم الإسلام والثقافة العربية القديمة كما أنه يعبر تعبيرا صادقا وصحيحا عن الثقافة البنجابية المتدفقة حبا وإخلاصا للبشرية كلها دون تفرقة عنصرية أو تمييز عقائدي ، إذ هي ثقافة تتدفق بالمشاعر الإنسانية الجميلة كما تجري وتتدفق أنهار بنجاب الخمسة

التي تسقي وتروي الأراضي القاحلة الميتة فتحييها فتحولها إلى حقول خصبة خضراء كثيرة المنافع والخيرات في إقليم بنجاب !

ومهما كان أهل الشيخ فريد أو أرومته التي كان ينتمي إليها ، أعربيا كان أصله أم عجميا ، فذلك مما لا يهم بهذه المناسبة ، وإنما المهم هو أنه قال الشعر باللغة البنجابية التي تعلمها من أمه والتي كان يتحدث بها هو و كل من كان يعاصره من الناس ، المسلمين وغيرهم في المنطقة ، الذين عاش بينهم فريد فتأثر بهم وأثر فيهم ، وهذا الشعر البنجابي الذي قاله الشيخ في تلك اللغة البنجابية المغربية أو اللهجة الملتانية ، يمتاز بأسلوبه الخاص ، فرغم أنه كان من أسرة قد تحدرت من هراة في أفغانستان إلى ملتان في إقليم بنجاب ولم يكن قد مضى وقت طويل على نزوح الأسرة إلى الهند ومغادرتها بلاد اللغتين العربية والفارسية ، إلا أن شعره البنجابي القح يحمل طابعا محليا خاصا ، وقلما تجد فيه أثرا لغويا أو أدبيا من العربية أو الفارسية غير الفكر الإسلامي العريق إذ هو شعر بنجابي قح بمعنى الكلمة ، وذلك إن دل على شئ فإنما يدل على أن الشيخ ، رحمه الله ، قد كان من هؤلاء الصوفية المسلمين الأبرار الذين لم يكن يهمهم غير نشر الفكر الديني الإسلامي بين الناس ودعوتهم إليه في لغتهم الأصيلة المتداولة فيما بينهم لكي يتمكنوا من فهم الإسلام فهما مباشرا جيدا صحيحا فيهتدي إليه من شاء أو من أراد به الله خيرا فيهديه إلى دينه ، فذلك قد كان دأب الصوفية المسلمين وهمهم في شبه القارة ، ولقد كان عباد الله هؤلاء يجلسون في مجالسهم العامة وفي حلقاتهم المفتوحة فيأتي إليها كل من هب ودب دون تمييز أو تفرقة فيستمعون إلى حديثهم ، الذي كان سهل الفهم قريب المنال شيقا جذابا مرغوبا فيه ، فينتفعون به ويستفيدون منه، وكان حديثهم هذا الممتع المفيد يتخلله ذلك الشعر الصوفي الممتع الفعال فيؤثر في نفوسهم ويجذبهم إلى الإسلام فيدخلون في دين الله عزوجل عن رغبتهم فيه وحبهم له ! ومن ثم فقد جاء شعر هؤلاء الصوفية الأخيار تعبيرا صادقا عن المجتمع الذي عاشوا فيه، وتصويرا رائعا صحيحا للبيئة التي أثروا فيها كما أنه ، في نفس الوقت، يعبر عن الفكر الإسلامي ويصور جهود الصوفية في دعوة الإسلام وتبليغه إلى الناس في شبه القارة ، وأن

الجموع المتكاثرة من السكان المسلمين في هذه البلاد قد اعتنقت الاسلام ودخلت فيه نتيجة لجهود هؤلاء الصوفية الدعاة وهم أصحاب الفضل في ذلك جزاهم الله خيرا عن المسلمين جميعا !

وأما اللغة أو اللهجة البنجابية ، التي اتخذها الشيخ أداة لشعره والتي كان يتحدث بها في أسرته وأهله واختارها للتعبير بها ، فهي لغة ملتان البنجابية أو اللهجة الغربية البنجابية عند اللغويين والألسنيين القدماء ، وهي التي كانت ولا تزال أداة للتعبير الشفوي ولغة التخاطب عند أهل ملتان وما إليها من المناطق (وهي اللهجة السرائيكية عندالمحدثين اليوم !) وهي مناطق واسعة وطويلة جدا وتقع على ضفتي نهر السند وتمتد من منابعه في المناطق الجبلية الشمالية إلى مصبه في بحر العرب حيث كان الإنسان في القديم يحب أن ينزل على سواحل النهر أو موارد الماء ويبني بها المدن والقرى لكي يتمكن من الحصول على الماء للشرب ، والسفر فيه بالسفن والقوارب ، والذين نزلوا بهذه المدن والقرى وعمروها وسكنوا بها ، قد كانوا من أصول شتى وأجناس مختلفة من البشر ، وكان آخرهم الفرس واليونان ثم العرب والأتراك والمغول ، وجميعهم قد تحدثوا بتلك اللهجة البنجابية ، التي عرفت باللهجة الغربية وتعرف باللهجة السرائكية اليوم، وقد أثر فيها هؤلاء جميعهم وتأثروا بها خلال القرون الطويلة ! فتلك هى اللغة أو اللهجة البنجابية التي تعلمها الشيخ من أمه الحنون وتحد ث بها وقرض بها الشعر حين استقر أخيرا على ظهر قرية " أجودهن " أو " باك بتن " (أي المورد الطاهر) اليوم حيث قضى الشيخ فريد الدين مسعود ما تبقى من عمره وبها مات وبها مدفنه وضريحه ، وهذه اللهجة البنجابية ، التي قال بها الشيخ شعره هي تمتاز بمفرداتها البنجابية القديمة والهندوية والبراكراتية ويوجد بها القليل من المفردات العربية والفارسية ، وهي قريبة من اللغة السندية وتشبها في كثير من الأشياء .

واللغة البنجابية ، بصفتها إحدى اللغات القديمة في شبه القارة ، لغة أدبية عريقة ، وحتى يرى البعض بأنها هي أقدم من اللغة السينسكريتية ، وقد تكون أقدم من اللغة الدراورية التي كانت سائرة متداولة قبل أن يجئ الآريون إلى شبه القارة ، إذ هي لغة

الجنس البشرى الدراورى ، وهم السكان الأصليون لبلاد شبه القارة ، ومن أبرز ميزاتها أنها لغة بسيطة سهلة وتمتاز بالأساليب البلاغية البسيطة السهلة على عقول العامة والخاصة في نفس الوقت ، إنهم يفهمون ما يلقي بها عليهم من الخطب وما يقال فيها من الشعر دون أية صعوبة ومشقة وعناء ودون ترجمة أو ترجمان ، مهما بلغ الشعر القمة من المحاسن الأدبية والإناقات اللغوية والأساليب البلاغية ، وذلك مما يحفل به الشعر الصوفي البنجابي عبر العصور ، وشعر الشيخ فريد الدين مسعود دليل على تلك الدعوى ، وهو خير مثال قلده الشعراء المتصوفون في عصره وفيما بعده من العصور .

ومن المحاسن الأدبية والإناقات البديعية التي يمتاز بها شعر اللغة البنجابية هي الكثرة المفرطة من الكنايات والاستعارات المتنوعة ومثال ذلك المصباح الذي يكني به مرة بالعين وأخرى بالروح في اللغة البنجابية فإن العين تضئ وتهدي الطريق كما ينير المصباح البيت فإذا فارقت الروح الجسد ، وقضى عليه بالموت ، انطفأت العين كما ينطفئ المصباح فيسود الظلام البيت ، ومثال ذلك بيت شعري لرائد الشعر البنجابي وإمامه الشيخ فريد الدين مسعود الذي يقول :

فريدا دوهين ديوي بلديان ملك بيتها آ

كرها ليتا كهت ليتا ديوري كيا بجها

ومعناه : " أما رأيت يا فريد ! أن الإنسان عندما كان حيا كان مصباحان يشتعلان ويضيئان أي كانت عيناه تلمعان ، فجاء ملك الموت فجثم على الإنسان الحى ففتح قلعته أي جسده ونهب البيت أو قبض الروح وأطفأ المصباحين أي العينين !! "

فالبيت الشعرى هذا للشيخ ملئ حافل بالكنايات والاستعارات يفهمها كل بنجابي بمجرد الاستماع إليه ، وتلك هي ميزة اللغة البنجابية التي قد انتقلت إلى آدابها شعرا ونثرا ! قد جاء في هذا البيت من المعاني والأفكار التي لا يمكن أن يطلع عليها إلا من تعلم البنجابية وتداولها في مهده وفي حجر أمه وعرف تقاليدها وأعرافها وأدرك ميزاتها الأدبية، وخباياها الثقافية ، فالانتصار النهائى على الجسد أو فتح قلعته إنما هو إنذار للجبابرة العنداء الذين يعتقدون بأنهم خالدون ، وان لهم حصونهم المنيعة وقلاعهم

المشيدة التي سوف تدافع عنهم وتقيهم من الأعداء المغيرين ومهالك الموت وغوائله !
فهكذا كانت الصوفية المسلمون ينصحون العنداء من البشر ويعظون الطغاة من الملوك وينذرون الجبابرة من الأباطرة سوء العاقبة لمن يظلم الناس منهم ، ويحذرونهم من غضب الله وعقابه لمن ادعي العظمة والكبرياء ، وتانك الصفتان قد استأثر بهما الله وخصهما لنفسه كما نص عليه الحديث القدسي حيث يقول الله عزوجل :
"الكبرياء ردائي والعظمة إزاري فمن نازعني فيهما قصمته ولا أبالي ! "
وللشيخ فريد بيت بسيط ولكنه حافل بالكنايات الرائعة والاستعارات الجميلة وهو قوله:

فريدا روتي ميرى كاته دى لاهوى ميرى بهكه
جنهان كهاديان جوبريان كهني سهنكى دكه !

ومعناه : " إن خبزي الذي أعيش عليه يا فريد ! هو من الأخشاب أي من ثمرات الأشجار وقشورها فهو طعام يغنينى من الجوع ، وأما الذين يأكلون الأطعمة السمنية الدسمة ، فسوف يحزنون ويكابدون الألم ويندمون في النهاية " .

فهذا البيت الشعري للشيخ فريد الدين مسعود يحكى لنا قصة الحياة التي يعيشها أنواع من البشر فوق أرض الله هذه كما أنه يحفل بالمحاسن الأدبية والروائع الفنية في الوقت نفسه ، فأما القصة فهي أن الشيخ فريد الدين مسعود ، رحمه الله ، عندما نزل بظاهر القرية " اجودهن " لم يرد أن يعيش كلا على المجتمع أو أن يكون عبئا على أحد يمشى هائما في الأزقة ينادى على الأبواب ويشحذ الأخباز على الطريقة التي يختارها بعض الصوفية الفقراء وإنما قرر فى نفسه أن يعيش على ثمرات شجر الكرير الذي كان متوفرا في المكان كما أن الشيخ كان قد نزل تحت أكبر شجرمن أشجار الكرير واتخذه منزلا له وأخذ يعيش على ثمره وقشره وورقه وخشبه ! وقد صرح به المترجمون له فقد استمرت حياته على ذلك المنوال مدة حتى تمكن من بناء الأكواخ له ولأهله ! وحتى بدأت " الفتوحات الدراويشية " تأتيه من كل ناحية وصوب .

وأما المحاسن الأدبية والروائع الفنية فقد كني الشاعر في بيته هذا بالخبز الخشبي عن ثمرات الأشجار وقشورها وأوراقها التي عاش عليها مدة من الزمان والتي

يعيش عليها الزهاد والنساك الهائمون المتجولون في البوادي والصحارى دائما يبحثون عن بغيتهم ويتجنبون الناس ويبتعدون عنهم ! ولم يعرف عن الشيخ انه اتبع هؤلاء المغامرين ، ولكنه قد عاش على ثمر الشجر الذي جلس تحته واتخذه منزلا له كما استفاد وتمتع من ثمرات غيره من الأشجار الأخرى التي كانت حوله في الأجمة .

ومن نوادر التشبيه عند الشيخ قوله الذي يشبه فيه الصوفي الصابر الحليم بالشجر المثمر الذي يتحمل ضربات الحجارة والعصي من قبل من يجني ثماره ولكنه لا يمنعه من ثمره بل هو يؤتي لهم ثماره وينفعهم دون منع أو انقطاع ، يقول :

فريدا صاحب دي كرجا كرى دل جى لاه بهراند

درويشان نون لوريي ركهان دي جيراند

ومعناه :" كن يافريد! عبدا لربک وحده ولا تعبد سواه أحدا ! وبه تستطيع أن تعزى قلبک وتطمئنه ! وتذكر الله دائما ولا تنساه أبدا إن الدراويش المتصوفين في حاجة إلى صبر وحلم قد امتازت به الأشجار المثمرة التي يأتي جناة ثمارها فيكيلون لها ضربات الحجر والعصا ولكنها لا تمنعهم ثمارها وتتحمل أذاهم دون شكوى ! "

وللصوفية طرق يتعزون بها ويلقنون الناس العزاء على أساسها ،فمن ذلک أن الذي يشترک فيه جميع البشر هو الحزن والألم ، فلن تجد إنسانا لا يحزن ولا يجد الألم والمحن فذلک هو القاسم المشترک بين الناس جميعا ، وفيه يقول الشيخ ، رحمه الله : ما معناه :

" قد ظننت أنا يا فريد : كأنني حزين وحدى ولكن ظنى كان كاذبا ! فالحزن قاسم مشترک بين البشر جميعا ويعم العالم كله ! فقد صعدت إلى مكان مرتفع فألقيت نظرة عابرة من على المكان المرتفع فرأيت ان نار الحزن قد شملت بيوت العالم كله وتحرق كل بيت منها ! "

وفي هذا المعني يقول شاعر عربي ، ولله دره :

كل من ألقاه يشكو للزمن ليت شعرى هذه الدنيا لمن ! ؟

ومن روائع الفكر وبدائع القول عند الشيخ فريد الدين مسعود ، رحمه الله ،

قوله في حب الزهاد لله ومشكلتهم في الوصول إلى حضرته جل جلاله :

فريدا كليين جكر ، دور كهر ، نال بياري نينه

جي جلان تي بهجي كمبلي ، جي رهان تي تتي نينه !!

ومعناه : " يا فريد! الأزقة كلها وحلة ملساء، والمنزل بعيد جدا ، وصلة الحب بالحبيب تجرني إليه ، ولكنني إذا مشيت ابتل دثاري واتسخ ، وإذا لم أتقدم نحو الحبيب انقطعت صلة الحب به !!"

ونكتفي بهذا القدر من الروائع الفنية للشيخ فريد فهي كثيرة متنوعة ونترك المجال للقارئ العربي الكريم الذي أردنا أن نمتعه بهذه الترجمة العربية ونضيف بها شيئا ، ولو كان ضئيلا حقيرا ، إلى إثراء اللغة العربية .

فجملة القول إن الشيخ فريد الدين مسعود ، رحمه الله ، قد كان عالما متدينا قد أتقن العربية وعلومها ثم كرس حياته كلها للدعوة إلى الله وإصلاح النفوس وبناء المجتمع ، وأنه كان شاعرا متصوفا ومؤمنا موحدا لايري في الكون قوة غير الله الحق الذي جبلت القلوب على حبه وسكنت إلى رحمته واطمأنت بذكره ووجدت الراحة في السبيل إليه – مهما كان صعبا وعرا شائكا !– وحنت إلى حضرته شوقا وفرحا وسرورا ! وكان ذلك مما جعل الشيخ لا يحفل بالدنيا وأهلها وزخارفها وكان يكرهها أشد الكره فلم يلتفت إلى ما فيها أو إلى ما في أيدي أهلها ، ورأي أن ذلك كله إنما هو متاع الغرور، فاعتزم على أن يفر منها فرار الخائف من نار الحريق أو العائذ بالله من الغريق ! رحمه الله رحمة واسعة وجعل الجنة مثواه فهو أرحم الراحمين وولى التوفيق .

لاهور في ٢٠٠٤م — أ. د. ظهور أحمد أظهر

مقدمہ فارسی

شیخ فرید الدین مسعود ملقب بہ گنج شکر نخستین شاعر متصوف زبان پنجابی میباشد، وغلط نباشد اگر ما اورا مہلہل یا رودکی شعر پنجابی بگوییم زیرا کہ مثال او در ادب پنجابی مثال شاعر مہلہل در عربی و رودکی در ادبیات فارسی ہست، واغلبیت مؤرخین و کتب تذکرہ و تراجم بر آن است کہ نام شیخ "فرید الدین مسعود" است و گنج شکر لقب اوست زیرا کہ نام جد پدری شیخ فرید سیف الدین شعیب بود و نام پدرش جمال الدین سلیمان است، و ایں چنیں تسمیہ از تقالید و عادات عالم عربی و اسلامی بود، نیز فرزند شیخ فرید کہ در پاک پتن وراثت روحانی پدر یافت و جانشین او شد نام او نیز بدر الدین اسحاق است، و امّا لقبش گنج شکر راجع بگفتار و بیان شیخ است زیرا کہ او چہرہ و دہان شگفتہ داشت واعظ حکیم و دانا و شیریں مقال بود، و نیز گویند کہ بابا فرید خوارق و کرامات بسیار داشت، سنگریزہ ہا در دہانش شکر گشتہ و شکر را نمک و نمک را شکر می ساخت و نیز گویند کہ ایں لقب است کہ اورا شیخ قطب الدین بختیار کعکی بر او ارزانی کردہ بود و حکایت می آرند کہ شیخ فرید گرسنہ بود و چیزے نیافت کہ خورد، چوں گرسنگی اورا کاھید و نحیف و نزار ساخت سنگریزہ ہا در دہان خودش نہاد و آن را چشیدن گرفت و گمان برد کہ آن سنگریزہ ہا شیریں گشتہ است چون شیخ مرشدس را خبر داد خواجہ کعکی گفت: می دانیم کہ شما گنج شکر ہستید!! اہل پنجاب اورا "بابا فرید" شکر گنج می خوانند!

ولادتش در سنہ ۵۶۹ھ/۱۱۷۳ء بود و خانوادہ اش از قبیلہ علمای دین است و اصلاً و نسلاً عرب بودند چنانکہ اغلبیت نویسندگان تراجم احوال بابا فرید گفتہ اند، ایشاں در بلاد ماوراء النہر بودند و از کابل و قندھار مہاجرت نمودند و در سرزمین برعظیم پاک و ہند وارد شدہ، لاہور و قصور در راہ ایشاں آمدہ و لے بعضے از دوستان و معارف ایں خانوادہ را توجیہ ملتان دادند و در مضافات این شہر اسلامی دیہ بنام "کوٹھی وال" است، پدرش شیخ جمال الدین سلیمان قاضی ایں دیہ و خطیب مسجد جامع شد، یکے از زھاد ایں دیہ وجیہ الدین خجندی بود و دخترے صالح و فاضل داشت کہ نام او "قرسوم" (کلثوم؟!) گویند، عقد نکاح آن زن صالح بشیخ جمال الدین سلیمان قرار یافت و این مرد فاضل و زن صالح والدین بابا فرید گنج شکر بودند!

بابا فرید گنج شکر از روزگار کودکی بستانی بودہ و دانشیار ذکی و مجتہد، مادر نیک و فاضل او را قرآن کریم

آموختہ ودریں مرحلہ علوم ومعارف اسلامی از پدرخودش یافت، ودرمرحلہ جوانی راہ ملتان گرفت تااز فضلائے این شہر بیمثال ومرکز اسلامی درعلوم متداولہ استفادہ کند، یکے ازین فضلائے ملتان شیخ منہاج الدین ترمذی بود کہ مدرسہ او قبلہ دانشیاران منتہی شمردہ شدے، ودرہمیں مدرسہ ومسجد شیخ ترمذی، بابا فرید دولت روحانی زھد وتصوف یافت ومرید خواجہ قطب الدین بختیار کعکی گشت، چون بختیار کعکی درمسجد آمد جوانے رادید کہ خیلے زیبا ورعنا است ودرمطالعہ کتاب التماس می دارد پرسید کہ تو کیستی وچہ می خوانی فرید گفتہ: من فریدالدین مسعود ہستم واین کتابے ھست خیلے مفید ونافع کہ می خوانم! خواجہ گفت: این کتاب نافع باشد ان شاءاللہ! وبعداز بیعت فرید خواست کہ ملازم خواجہ بشود وہمراہ اوسفر دھلی بگیرد ولے خواجہ اوراپند داد کہ نخست علوم متداولہ را تکمیل کند، فرید امر شیخ راواجب الاذعان دانست وراہ خراسان وبلاد ماوراء النہر گرفت وبعداز ین راہ سپار بغداد ودیگر عواصم ثقافیہ عرب گشت حتی کہ منتہائے این سفر ارض حجاز شدوشیخ از زیارت بیت اللہ وضریح مصطفیٰ ﷺ مشرف شدہ۔

چون بابافرید از اسفار طلب وتحصیل وزیارت حرمین باز آمد راہ دھلی گرفت وبرآستانہ مرشد بوسہ زد ومدتے درخانقاھش بسر نمود خواجہ چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کہ مرشد کعکی بود چوں فرید رادید مخاطب کعکی شد وگفت ''بختیار! تو شہباز عظیم رابقید آوردہ ای کہ خبر بسدرۃ المنتہی بگیرد واین شمعی است کہ ہمہ خانہ درویشاں را منور سازد!''

وہم از سعادت وفخر شیخ فرید است کہ شیخ اوو شیخ شیخ او خواجہ اجمیری ہر دو اورا بخشش کردہ بودند واین سعادت کسے راحاصل نشدہ الا بابا فرید، ودریں معنی میر خورد گفتہ است:

بخشش کونین از شیخت شد در باب تو
بادشاہی باقی زیں بادشاہانِ زمان
مملکت دنیا و دین گشتہ مسلّم ترا
عالم کن گشتہ اقطاع تو ای شاہِ جہان !!

ودارا شکوہ تحسین بابا فرید می کند ومی گوید! ''قطب وغوث وقت بودہ اند وخوارق عالیہ از ایشاں بسیار بودہ وبظہور رسیدہ وآن قدر کرامات از ایشاں بظہور آمدہ کہ دریں سلسلہ از کسے کم آمدہ باشد!!''

بابا فرید ولی کامل وصاحب خوارق وکرامات مردمان دھلی برائے حوائج دنیوی واغراض مادی بتعرض او شدند وشیخ از ھجوم ایشان متضایق بود، باذن واجازۂ مرشد از دھلی در شھر ہانسی رسید وآنجا ہم بندگان اغراض وعبید حاجات مزاحم شدند شیخ ازان جا سوئے اچ وملتان رسید وآخرش مقام اجودھن کہ امروز ''پاک پتن'' است ومیان ملتان ولاھور واقع شدہ است، مستقر مستقل شیخ فرید قرار یافت ومزار او ہم آن جا است وسال وفاتش ۵ محرم الحرام ۶۷۹ھ/ مطابق ۱۲۸۰ء ھست۔

بابا فرید نخستین شاعر متصوف در شبہ قارہ ھست وگویند کہ شاعر اولین زبان پنجابی وارد و ہم ھست، ونیز در زبان تازی وفارسی شعر رصین وقشنگ کہ کتب تراجم وتذکرہ از کلام فارسی شیرین شیخ خبر دادہ است:

شب نیست خون دل غمناک نریخت
روزی نہ کہ آبروئے من پاک نریخت
یک شربت آب خوش نخوردم ہرگز
کان باز زراہِ دید برخاک نریخت !

ولہ:

ہر سحر بر آستاں سر می زنم بر طریق دوستان در می زنم
ہمچو مرغِ نیم بسمل پیش تو درمیان خاک وخون پر می زنم !!

وسلطان المشائخ نظام الدین اولیا دھلوی کہ مرید وخلیفۂ شیخ فرید بود ملفوظات حکمت مرشد خود را ضبط کردہ است ومشتی از خرواری این چنین است

☆۔ باخدائے تعالی باید ساخت کہ ہمہ بستانند او بدھد !
☆۔ تن را مراد مدہ کہ بسیار خواہد !
☆۔ نادان را زندہ مدان !
☆۔ از نادانِ دانا نما حذر کن !
☆۔ نان ہر کس مخور ولے نان ہمہ را بدہ !
☆۔ اجل را در ھیچ جا فراموش مکن !

☆۔ مفروش آنچہ نخرند!

☆۔ ہر کہ از توبترسد ازو بترس!

☆۔ برگردن کشان تکبر واجب ببین!

☆۔ بعیب خویش بینا باش!

☆۔ آسودگی خواہی حسد مکن!

☆۔ از برائے جاہ ومال مخاطرہ مکن!

☆۔ حق مغفرت کند عجب آزاد مرد بود!

ظہور احمد اظہر

languages. He composed beautiful Punjabi Poetry while he was staying and preaching at Ajodhan. His poetry represents the various dialects he came across. His style is lucid, impressive and beautiful.

This edition has five prefaces, and all are very short, except Arabic and Urdu, which have some details, but all have been written independently, and contain, therefore, a variety of information!!

Dr. Zuhoor Ahmad Azhar

parents at home and at Multan from Allama Tirmizi.While at Multan, he met Khawaja Qutb-ud-Din Bakhtiar Kaki, the Khalifa of Khawaja Ajmeri, and became his follower. Baba Fareed was also blessed by the Imamat of Chisthi Order in the sub-Continent. Kh.Moeen-ud-Din Chishti Sijzi Ajmeri who, is said to have commented on the future role of Baba Fareed in the realm of the Sufism and spiritual field by telling Kh. Kaki "O Bakhtiar! You have got an eagle whose place is beyond "Sidra-tul-Muntaha!"; and Baba Fareed did it! As he proved to be that spiritual Eagle, not only in the spiritual field but also in the realm of Punjabi poetry. He is the standard bearer, and the standard bearers are not supposed to make miracles but Baba Fareed did it also! He is the acknowledged first poet of both, Urdu and Punjabi. But he is also one of the greatest poets of the sub-Continent of all the times!

Baba Fareed's contribution to the Islamic call in Punjab and else where in the sub-Continent, is great and unique. After his long stay at Delhi and Hansi, Baba Fareed finally decided to settle at hitherto unknown place called Ajodhan, which, after his settlement there, came to be known as "Pak Pattan"(The Pure Port), which is today one of the thirty-four districts of the Punjab Province in Pakistan!

Baba Fareed was a great scholar of Arabic, Persian and Islamic Studies. He preached in Punjabi and the other local

Preface

Baba Fareed is the most renowned Chishti Saint of Punjab and also the first and the most famous Sufi poet, not only of Punjab, but also the whole of the sub-continent. He is, no doubt, the first classical poet of the Punjabi language and remained always; and still is, the most popular among the masses, not only as a great Chisti Peer but also as the Sufi poet of the Punjab.

This is the multi-languages translation of his poetry and, therefore, deserves to be called the international edition of the Dewan of Baba Fareed, as it consists of the Urdu, Arabic, Persian and English translations of the couplets along with the edited text and explanation of the uncommon or difficult words of Panjabi.

Baba Fareed-ud-Din Masood Ganj-e-Shakar was born in 569 H, at Kothi Wal near Multan and died in 670-H at Pak Patan. He belongs to an Arab Family, which migrated from Harat and settled at Kothi Wal where his grand father was appointed Khatib and Qazi. He received his education from his

متن دیوان

و

شروح

(1)

(i) جِتْ ڈِہاڑے دَھنْ وَرِیْ، سَاھے لَئے لِکھائے
مَلکْ جو کَنِیںْ سُنِیندا، مُونْہ وِکھالِےْ آئے

لفظی تشریح:۔

(۱) جت: جس۔(۲) دھاڑا: دن، روز، یوم۔(۳) دھن: مال و دولت، عورت، جوان دوشیزہ، یہاں پر مجازاً یہی معنی ہیں تاہم اصل مراد روح ہے جسے شاعر ایک دوشیزہ کے روپ میں دیکھتا ہے جسے موت بیاہ کر لے جاتی ہے۔ پرانی پنجابی میں کہا جاتا ہے: ''دھی دا دھن اے'' یعنی بیٹی ایک دولت ہے، لکشمی (دولت کی دیوی) کی طرح یہ لفظ (دھن) بھی نیک فالی کے طور پر دوشیزہ یا عورت کیلئے بولا جاتا ہے۔ (۴) ورِی (ورن سے) ماضی کا صیغہ ہے جو واحد مؤنث کیلئے استعمال ہوا ہے۔ یعنی دوشیزہ کی سگائی کی گئی۔ وَرَنْ کا فعل متعدی پرناون ہے یعنی شادی کر دینا، بیاہ لے جانا، یہاں ''وَرِیْ'' (سگائی کی گئی) سے مراد جسم سے روح کی نسبت ہے۔ (۵) ساھے: ساہ کی جمع بھی ہو سکتی ہے یعنی سانسیں اور ساھا کی جمع بھی ہے جس کے معنی شادی بیاہ کی مقرر کی گئی تاریخ ہے۔ شاعر کی مراد یہی ہے۔(۶) ملک (جمع ملائکہ) فرشتہ یعنی ملک الموت یا عزرائیل۔(۷) کنیں: کان سے جیسے انکھیں آنکھ سے اور ہتھیں ہاتھ سے وغیرہ۔(۸) سنیندا یعنی سنا جاتا ہے، بتایا جاتا ہے۔(۹) وکھالا (اسی طرح وکھالی بھی) دکھلاوا، مونھ وکھالا یعنی چہرہ سے نقاب کشائی کرنا، مونھ وکھالے آئے یعنی دلہن (روح) کی نقاب کشائی کیلئے آئے۔

اُردو:۔

جس روز دوشیزہ کی منگنی ہوئی (یعنی ازل میں روح کی جسم سے نسبت طے کی گئی) اسی روز اس کی شادی کی تاریخ (یعنی موت کی گھڑی) بھی طے ہوگئی، (اگر ساہے بمعنی سانس ہو تو یہ مطلب ہوگا کہ سانسیں بھی لکھدی گئیں!)، ملک الموت جو بتایا جاتا ہے چہرہ دیکھنے یا نقاب کشائی کرنے آجاتا ہے۔

عربی:۔

یوم تمت خطبة العروس أی نسبة الروح إلی الجسد فی الأزل، فی نفس اللحظة تم تحدید عة د قرانهاأی تعین أجل الروح! فإذا بملك الموت قد طلع یکشف النقاب عن وجه العروس أی الروح!

فارسی:۔

دران روزے کہ عروسش نامزد شدے (جان در بدن قرار یافتے) ہمان روز نفسہایش را ہم بشمردند وبحساب آوردند ودر کتاب تقدیر نوشتند وچون ساعت معین ومحدد رسید، ملک الموت، کہ نامش بسیار بار شنیده بودیم، پدید آمد وبرسر بالینش بنشست!

English:

The day, the woman (soul) was betrothed, the destined days (i.e the breaths) were written in a scroll, the Angel of death, so much heard of, appears and takes it away!

(ii) جِنْدْ نِمَانی گَڈِھے، ھَڈاں کُوں کَڑ کائے

سَاھے لِکھے نا چَلّنْ ای، جِنْدُوْ کُوں سمجھائے

لفظی تشریح:۔

(۱) نمانی: بے چاری، مسکین۔(۲) کڑ کائے: توڑے، ٹکڑے کردے۔ (۳) ساھے لکھے: مقدر فیصلے، تقدیر کے طے شدہ فیصلے۔(۴) چلن ای: جو عموماً "چلنی" لکھا جاتا ہے، پنجابی شعراء کی ایک خاص لفظی بناوٹ ہے یعنی اس نے تو ہونا ہی ہے، اس نے تو ٹل جانا ہی ہے، نہ چلن ای کا مطلب ہوا: تقدیر کے لکھے نے تو ٹلنا ہی نہیں!

اُردو:۔

عزرائیل (موت کا فرشتہ) جب مسکین روح کو بدن سے نکالتا ہے تو ہڈیاں ٹوٹتی ہیں۔ تقدیر کا لکھا فیصلہ تو ٹل ہی نہیں سکتا، کوئی اس مسکین روح کو سمجھا دے!

عربی:۔

إن ملك الموت سوف يطلع فينزع الروح المسكينة البائسة من البدن كأنه يمزق العظام فالأنفاس معدودة مكتوبة لن تطول ولن تقصر (فإذا جاء أجلهم لا يستأخرون ساعة ولا يستقدمون ، القرآن) ولكن من الذى يُفهم الروح ويقنعها!

فارسی:۔

چون ملک الموت بالشکر مرگ پدید آمد، جان شیرین رااز عروس سلب کردواستخوان بندیٔش راباہم فشرد، وچنان بود کہ لشکر مرگ پیروز گشت!

English:

This Angel of death,when takes away the soul, presses the rattling bones! You have to obey the written destiny, but, who tells the soul!

(iii) جِنْدْ وُهْٹی، مَرَنْ وَرْ، لَئے جاسی پرنائے
آپَنْ هَتّھِیں جُول کے، کَیں گل لگے دھائے

لفظی تشریح:۔

(۱) وُھٹی:دلہن،بیوی۔(۲) وَر:دولہا،شوہر۔(۳) پرنائے :شادی کرکے،بیاہ کر۔ (۴) آپن:اپنے۔(۵) ھتھیں:ہاتھ سے۔(۶) جول کے :رخصت کرکے،الوداع کرکے۔(۷) کَیں: کس کے۔(۸) گل لگے:معانقہ کرے، گلے ملے۔(۹) دھائے :دوڑکر،لپک کر۔

اُردو:۔

(اپنی بات واضح کرتے ہوئے کہتے ہیں): روح ایک دلہن ہے موت اس کیلئے براور دولہا ہے جو اس دلہن (روح) کو بیاہ کر لے جائے گا! سب اسے اپنے ہاتھ سے روتے ہوئے روانہ کرتے ہیں۔کون دوڑکر کس کس سے گلے ملے؟(اب تو سب اس کیلئے گویا بیگانے ہوگئے ہیں!)۔

عربی:۔

فالروح عروس والموت عريسها و يتزوجها لكى يذهب بها، فيودعها الأقارب أنفسهم بإرادتهم وهم يتباكون متعانقين متسارعين إلى بعضهم البعض!

فارسی:۔

درین جا مقصود از عروس جان و روح باشد واز عریس وشوہر مرگ است! وآن عریس (مرگ) عروس (جان وروح) خودش رادر کنار بگیرد، ودروقتِ الوداع کسے نباشدازاقارب عروس کہ مزاحم شود،عروس

ہم نمی تواند کہ کسے راازاقارب خودش برائے ہواخواہی بخواند یابرائے معانقہ سوے ایشاں مسارعت ومسابقت کند!

English:

The soul is the bride, the Death is husband. The Bride is handed over to the Husband, then who runs to embrace her?

(iv) وَالُوںْ نِکّی پُلْ صراط، کَنِّیںْ نہ سُنی آئے
فریدا کِڑِیْ پَوْندِی اِی، کھڑا نہ آپ مُہائے

لفظی تشریح:۔

(۱) والوں: بال سے۔(۲) نکی: باریک، چھوٹی۔(۳) پل صراط: گذرگاہ، مرحلہ۔
(۴) کَنّیں: کان سے۔(۵) نہ سنی آئے: سنائی نہیں دیتی۔(۶) کڑ، کڑی: خبر، پتہ، صدا، آواز۔
(۷) پوندی ای: پڑتی ہے تجھے۔(۸) مھائے: ضائع کرے، گنوائے۔

اُردو:۔

(موت کا مرحلہ) ایک گذرگاہ ہے جو بال سے بھی باریک ہے (اس لئے دکھائی بھی نہیں دیتی!) اور نہ اس کی آواز ہے کہ کانوں سے سنائی دے سکے! اے فرید! یہ بات تو تجھے سنائی دیتی ہے، حیران کھڑے کھڑے اپنا وقت مت ضائع کر! (موت سے پہلے کوئی نیک عمل کر لے!)۔

(بابا فریدؒ نے عالم نزع یعنی جان کنی یا روح نکلنے کی حالت کا نقشہ کھینچا ہے، پیدائش کے ساتھ ہی موت کا وقت بھی طے ہو جاتا ہے۔ موت کے وقت ملک الموت نظر آ جاتا ہے۔ وہ دبوچ کر جان لیتا ہے تو ہڈیاں چور چور ہو جاتی ہیں۔ قدرت کا لکھا ٹل نہیں سکتا۔ موت آتی ہے تو روح کو ساتھ لے جاتی ہے۔ سب رشتہ دار روتے ہوئے اپنے ہاتھ سے وداع کرتے ہیں، روح اس وقت دوڑ کر کسی کے گلے بھی نہیں لگ سکتی۔ موت ایک عجب مرحلہ ہے اس سے پہلے ہی کچھ کر لینا چاہیے!)

عربی:۔

اِن الصراط اِلی الخلود أدق من الشعرة و سرعة العبور علیه ستكون أسرع من الصوت! فهل تسمع یافرید بالهاتف الداعي الذي ینادیك قائلا: لا تقف غافلا حائرا مندهشا!

(لا تضيع العمر و استعد لعبور الصراط الی الجنة بالعمل الصالح!)

فارسی:۔

مرحلۂ مرگ خیلی عجیب ومملواز اسرار ورُمُوز است، مرگ را بمنزلہ پل صراط می دانید کہ باریک تر زمواست وکسی نمی تواند کہ آواز مرگ را بگوش خود بشنود، ولے تو می توانی ای فرید! کہ از وصدائے عبرت و موعظت بشنوی ووقت خودت راضائع وبربادنمی کنی تاانجام کارنادم ومتاسف نباشی!

English:

The Death that is thinner than the hair-breadth, which cannot be heared. So do you listen the warning: O Fareed or not? Do not stand idly wasting the time (or you will repent!)

(2)

دَر دَرویشی گـا کھـڑی ، چَلاں دنیـا بَھـت
بَنـھ اُٹھـائی پُـوٹـلی ، کِتھّے وَنجـانْ گھـت

لفظی تشریح:۔

(۱) در: دروازہ، رستہ، روش، در درویشی فارسی ترکیب لفظی ہے جس کے معنی درویشانہ روش یا درویش کی زندگی۔(۲) گـا کھـڑی: کانٹے دار، مشکل، کٹھن۔(۳) بھـت: مثل، نمونہ، مانند، طرز۔ (۴) پوٹلی: گٹھڑی۔(۵) کتھے ونجاں گھت کواگر "کتھے ونج گھتاں": بنالیاجائے تو معنی ہوگا: میں اسے کہاں جاکر رکھوں۔(۶) ونجن: جانا۔(۷) گھتن: بچھانا، رکھنا۔

اُردو:۔

فقر اور درویشی کا رستہ کٹھن اور کانٹے دار ہے۔اس لئے مجھے دنیا داروں کے طریقے پر چلنا چاہیے۔درویشانہ گٹھری تو میں نے باندھ کر اٹھالی ہے مگر اب اسے کہاں جا کر رکھوں یعنی کیسے نبھاؤں؟ (دنیاداری کی زندگی آسان ہے مگر فقر اور درویشی کا رستہ بہت کٹھن ہے۔فقیری رنگ ڈھنگ تو آسان ہے مگر اس کے تقاضے پورے کرنا بہت مشکل ہے! فقر اور تقویٰ کی روش تلوار کی دھار پر چلنا ہے ذرا سی لغزش سے سب کچھ اکارت چلا جاتا ہے)۔

عربی:۔

ان طریق الفقر وعرعصیب فهل أختار طریق أهل الدنیا السهل الیسیر؟ فقد أعددت المتاع وحملته ولکننی لا أعرف أین أحطه أی دعوی الفقر سهل والعمل به صعب!

فارسی:۔

راہ درویشی بے حد دشوار وپیچیدہ است، اما راہ اہل دنیا، نظر بظاہر، آسان وخوشگوار می نماید وہر کسی خواہد ومی تواند کہ ایں راہِ آسان وخوشگوار را بگیرد، آیا نمی بینی کہ درویش مسکین حزمۂ سامان خودش را بپندد، ولے نمی داند کہ آں حزمہ را کجا بردو چساں نہد!؟

English:

The path of Derveshi is so difficult to walk on, then should I walk on the general path of the worldly masses! I have fastened the traveling bundle but I don't know where to dump it.

(3)

کِجھ نہ بُجھّے، کِجھ نہ سُجھّے، دنیا گجھی بھاہ

سائیں میرے چنگا کیتا، نا ھیں تاں ھنبھی ونجا ھاہ

لفظی تشریح:۔

(۱) کِجھ: کچھ۔(۲) بُجھے: ٹھنڈی پڑے، بجھ جائے۔(۳) سُجھے: سوجھے، اندازہ ہو، نظر آئے، دکھائی دے۔(۴) گجھی: پوشیدہ، گہری، پراسرار، انوکھی۔(۵) بھاہ: آگ۔(۶) سائیں: مالک، آقا، رب۔(۷) چنگا: اچھا، بھلا۔(۸) ھنبھی (ھَنْ بھی): یعنی میں بھی۔(۹) ونجا ھاہ: چلا جاتا یعنی، جل جاتا۔

اُردو:۔

یہ دنیا بھی انوکھی آگ ہے، نہ تو یہ بجھتی ہے نہ یہ دکھائی دیتی ہے اور نہ سمجھ آتی ہے، میرے رب نے مجھے اس آگ سے بچا کر اچھا کیا ورنہ میں بھی اس میں دنیاداروں کی طرح جلتا۔(یہ دنیا بظاہر ایک انوکھا معما ہے، اس کے حرص وحسد کی آگ نہ تو سرد پڑتی ہے اور نہ اس کا کارن کسی کی سمجھ میں آتا ہے، بس لوگ دیوانہ وار

اس کے پیچھے بھاگے چلے جارہے ہیں، کیوں؟ کہاں تک؟ یہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتا۔اس لئے ارشاد نبوی ﷺ ہے:۔

الدنیا جیفة وطالبها کلاب:

''دنیاایک مردار ہےاوراس کے پجاری کتے ہیں۔''

مگر اللہ تعالٰی کے جن بندوں کو اس دنیا کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے جو قرآن کریم نے بتائی ہے کہ:

''زندگی اور موت کا سلسلہ تو صرف اس بات کی آزمائش ہے کہ ہم میں سے کون ہے جو حسنِ عمل کا مظاہرہ کرتا ہے۔'' (الملک۔آیت 2)

''تو پھر وہ نہ تو کچھ کھو جانے پر افسوس کرتے ہیں اور نہ کچھ مل جانے پر خوشی سے اتراتے ہیں۔'' (الحدید۔آیت 23)

(یہی اولیاءاللہ کی روش ہے جس پر بابا فرید ؒ بھی رواں دواں رہے!)

عربی:۔

إن هذه الدنيا بزخرفتها الخلابة وأسرارها الغامضة، نار حامية، فلا أحد يدرك حقيقتها ويطلع على كنهها ولكن ربى كان بى رحيما فأنقذنى منها وإلا فقد كنت على وشك السقوط فيها والاحتراق بحرها اللاذع۔

فارسی:۔

این جہاں ما آتشے ہست غریب و نادر، زیرا کہ لہیب وشعلہ اش فرونمی نشیند وتو نمی توانی کہ اورا بچشم خودت بینی وادراکش بعقل خودتاں بکنی، اما پروردگار من کہ مہربان وکریم بودے مراازیں آتش آزاد کردو ہچون اھل دنیا مرا دریں آتش نسوخت!

English:

The worldly life is a mystery, rather a hidden fire, not to be realized and understood, Allah Almighty has done me a favour, otherwise, I too would have perished in it!

(4)

جے جانیں تِل تھوڑڑے، سنبھل بُک بھریں
جے جانیں شوہ نڈھڑا، تھوڑا مان کریں

لفظی تشریح:۔

(۱) جے: اگر، حرف شرط ہے۔(۲) جانیں: تو سمجھے، تو سمجھتا ہے یا تو سمجھتی ہے۔(۳) تل: مشہور، غلہ، زرعی جنس (سفید اور کالا)، یہاں مراد لمحاتِ زندگی ہیں۔(۴) تھوڑڑے: تھوڑے کی تصغیر یعنی بہت تھوڑے۔(۵) بُک: دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملا کر بھر لینا، مراد فضول خرچی۔(۶) شَوہ: آقا، مالک، شوہر، محبوب۔(۷) نڈھا اور ننڈھا: کم عمر نوجوان، لاپرواہ، نڈھا کے آخر میں "ڑا" تصغیر کیلئے ہے۔ (۸) مان: فخر، گمان، نخرہ، لاڈ، یہاں شوہ سے مراد رب کی ذات ہے۔

اُردو:۔

(بابا فریدؒ عورت کو نصیحت کرتے ہوئے انسانیت کو پیغام دیتے ہیں): اگر تجھے پتہ چل جائے کہ تل تھوڑے ہیں (تیرے دن تھوڑے ہیں) تو دونوں ہاتھ بھر بھر کے نہ خرچ کرنا (فضول وقت نہ ضائع کرنا) اگر تجھے علم ہو جائے کہ تیرا محبوب یا شوہر (تیرا رب!) کم عمر اور بے نیاز ہے تو زیادہ مان اور نخرے مت کرنا (تیرا رب بے نیاز ہے اس لئے غرور میں نہ رہنا بلکہ نیک عمل کرنا!)

عربی:۔

إذا كنت على علم بأن الحبوب السمسمية قليلة (أيام حياتك قليلة) فعليك أن لا تُسرفي في إنفاقها! وإذا كنت تعرفين أن حبيبك أوزوجك فتى يافع غير مبالى (أى ربك صمد غنى لا يبالى) فعليك أن لا تتدللى ولا تغترى (أى لا تكن أيها الإنسان غافلا!)

فارسی:۔

چوں دانی کہ مقدار کنجد (ایام عمرت) قلیل است، آنگاہ حفنہ کہ از وبگیری (وقتے کہ از اں عمر صرف می کنی) باید کہ قلیل تر باشد، وچوں می فہمی کہ شوہرت (مولائے تو) جوان وناز پروردہ (متکبر و قہار) است، غمزہ فروشی و دلربائی (تکیہ بر عفو او) کم تر بکن!

English:

If you know that the seeds of sesame (i.e the days of your life) are very little, then take a handful of them (i.e spend them) very carefully! And if you understand that your Master(or the spouse) is immature or careless, then do not be coquettish and proud of him (i.e be careful in your behaviour in this worldly life!)

(5)

جِےٚ جانان لَڑ چِھجنَان، پینڈِھیٚ پائیں گنڈھ
تَیس جِےٚ وَڈمیں نَہ کو، سَبھ جگ ڈِٹھا ھنڈھ

لفظی تشریح:۔

(۱) جے جاناں : اگر میں جانتا ہوں۔(۲) لَڑ: کپڑے کا پلو، دامن، آنچل۔(۳) چھجناں: پتلے کپڑے کے دھاگے الگ الگ ہو کر اسکی بنت خراب ہونے کو پنجابی میں چھجن کہتے ہیں، نرم ہو کر کھل جانا، پھٹ جانا۔(۴) پیڈی یا پیڈھی: پکی، مضبوط۔(۵) گنڈھ یا گڈھ: گرہ باندھنا، بندھن۔
(۶) تَیس جَے: تجھ سا، تجھ جیسا۔(۷) وَڈمیں: بڑائی میں، عظمت میں۔(۸) نہ کو: کوئی نہیں۔
(۹) ڈِٹھا: دیکھا۔(۱۰) ھنڈھ: چل پھر کر، تجربہ سے، آزما کر، پرانا کر کے۔

اُردو:۔

اگر میں جانتا ہوں کہ کپڑے کا پلو نرم پڑ کر کھل جائے گا تو مجھے گرہ پکی لگانا چاہیے، یعنی اگر بھٹکنے کا ڈر ہو تو اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا چاہیے۔اے اللہ! بڑائی میں تجھ جیسا کوئی نہیں، میں نے تمام جہان دیکھ کر آزما لیا ہے۔

عربی:۔

إذا كنت أعرف أن نسيج الثوب واهن رقيق فعليَّ أن أشد العقدة جيداً (حتى لا يضيع ما احتفظ به!) ولقد طفت فى الآفاق كلها يا رب! فلم أجد أحدا ينازعك فى العظمة والكبرياء

(فهو سبحانه و تعالى ليس كمثله شئ فى العظمة و الكبرياء وعلى الإنسان الضعيف أن يعتصم بحبله المتين!)۔

فارسی:۔

اگر ہمی دانم کہ حاشیہ چادر خودم رکیک وکم بہیہ ہست، مرا باید کہ گرہش را پختہ تر بندم (یعنی ایمان ضعیف باید بہ وعظ و تذکیر واعتصام بحبل اللہ قویتر بسازم) ومن درآفاقہا گردیدہ ام وبنابر تجربہ وعین الیقین شہادت می دہم کہ بزرگ تر از ذات خدا کسے راندیدم!

English:

When I know that my grip is weak (i.e I am weak in faith) then I should fasten it carefully (i.e I should strengthen my faith in Allah Almighty), O my Lord! I have seen and tested but could not find in the universe greater than You! (only Allah is Great!).

(6)

جِےْ تَیںْ عَقل لَطِیْف، کالے لکھ نہ لیکھ
آپنے گریبان میں، سِرْنیوَاں کرْ ویکھ

لفظی تشریح:۔

(۱) جِےْ تَیںْ: اگر تو۔(۲) عقلِ لطیف: باریک بیں عقل، نازک باتوں کو سمجھ لینے والی حکمت ودانائی۔(۳) کالے: سیاہ، مراد ہے بداعمال۔(۴) لیکھ: مقدر، اعمال نامہ، قسمت، عقل لطیف ایک فاضلانہ فارسی ترکیب ہے حیرت ہے کہ یہ سکھوں کے تلفظ اور گرمکھی رسم الخط سے بچ بچا کر ہم تک پہنچ ہی گئی ہے۔(۵) سرنیواں کر: سر جھکا کر۔(۶) ویکھ: دیکھ۔

اردو:۔

اگر تو باریک بین دانائی رکھتا ہے تو پھر برے اعمال سے اپنا اعمال نامہ سیاہ نہ کر، سر جھکا کر ذرا اپنے گریبان میں جھانک لیا کر یعنی اپنے ضمیر سے مشورہ کرلیا کر کیونکہ گناہ سے ضمیر کو ٹھیس پہنچتی ہے اور اس پر دھبے پڑ جاتے ہیں۔

عربی:۔

إذا كنت تملك عقلا سليما أيها الإنسان فلا تكتسب السيئات ولا تكتب فی كتابك عملا سيئا، وعليك أن تطل على ضميرك وتستشير قلبك السليم الصالح!

فارسی:

اگر عقل مند وزیرک ہستی، نامہ اعمال خودت راسیاہ منویس، وباید کہ گردن خود راخم کنی ودر گریبان خودبنگری (مرد پرہیز گار مرد دانا است، وضمیر خود را رہنما سازد!)۔

English:

If you are wise and have a sound wisdom, then do not blacken your scroll! you should bow your head and peep within your heart and consult your conscience! (Human conscience is the touch stone for evil and virtue, also the best judge of good and bad.)

(7)

جِنے تیں مَارَن مُکّیاں، تِنہاں نہ ماریں گھم
آپنے گھر جائیے، پَیر تِنہاں دے چُم

لفظی ترجمہ:۔

(۱) جنے: اگر۔(۲) تَیں: تجھے۔(۳) مارن: ماریں۔(۴) مُکیاں: مُکے۔(۵) تنہاں: انہیں، ان کو۔(۶) نہ ماریں: مت مارنا۔(۷) گھم: گھمن سے گھوم کر، پرتنا، مڑنا۔(۸) پیر: پاؤں۔(۹) تنہاں دے: ان کے۔(۱۰) چُم: چُمن سے، چوم کر۔

اُردو:۔

اگر تجھے لوگ مکے ماریں تو تو گھوم کر الٹا یعنی جواب میں انہیں مت مارنا، بلکہ اس کے بجائے ان کے قدم چوم کر اپنے گھر چلے جانا چاہیے (بدلہ یا انتقام نہیں لینا چاہیے۔ بلکہ دشمن کو پیار محبت سے زیر کرنا چاہیے اور برائی کا جواب برائی سے نہیں دینا چاہیے۔ مسلم صوفیہ کا یہی معمول رہا ہے)۔

عربی:۔

اِن لَطَمُوْكَ فلا تلطمهم وإنما يحب عليك أن تعرض عنهم وتصفح وتعفو (عاملا بقوله تعالى: فاعفوا واصفحوا، وبقوله تعالى: ولمن صبر و غفر اِن ذلك لمن عزم الامور) وعليك أن تعود اِلى منزلك وقد عفوت عنهم ولثمت أقدامهم! (ادفع بالتى هى أحسن فاذا الذى بينك وبينه عداوة كأنه ولى حميم!)۔

فارسی:۔

اگر کسے ترا لطمہ بزند، ترا باید کہ در پاسخ، او را لطمہ نزنی، بجائے آن بر پایش بوسہ بزنی وخانہ بروی (یعنی عفوو درگزر از انتقام کشیدہ افضل و بہتر است!

English:

If some one beats you with blows, don't return blow for blow, but instead, humbly kiss their feet and go home! (do not take revenge, but instead, forgive your enemy.)

(8)

جَاں تُوں گھٹن وِیل، تاں تُوں رَتّا دُنی سِیُوْں
مَرگ سَوائی نِینہ، جاں بَھریَا تَاں لُڈْیا

لفظی تشریح:۔

(۱) جاں: جب تک۔(۲) تُوں: تو اور تیرا۔(۳) گھٹن: کمانا، حاصل کرنا۔ (۴) ویل: وقت، موقع۔(۵) تاں: تب، اس وقت۔(۶) رَتّا: لال، رنگین، موٹا تازہ۔(۷) دنی: دنیا کی جمع یعنی لوگ، دنیا والے۔(۸) سِیُوں: تو تھا، ساتھ تھا۔(۹) مرگ: موت۔(۱۰) سوائی نینہ: بنیاد رکھی، بڑھادی۔ (۱۱) جَاں: جب۔(۱۲) بھریا: بھر گیا۔(۱۳) تاں: تب۔(۱۴) لُڈْیَا: انڈیلا، خالی کردیا۔

اُردو:۔

جب تیرے کچھ پانے اور کمانے کا وقت تھا تب تو تو موٹا تازہ عیش پرست رہا اور دنیا والوں کی دوڑ

میں شامل رہا مگر جونہی موت نے اپنی آمد کی بنیاد رکھی زندگی کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو انڈیل کر خالی کر دیا جائے گا (جوانی میں ہی نیکی کے کام کرنے کا مزہ ہے، بڑھاپے میں تو صرف موت کیلئے انتظار کے دن گنے جاتے ہیں، سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان ہے: اللہ نے جتنے بھی نبی بھیجے سب جوان ہی تھے، بھلائی تو ساری کی ساری جوانی میں ہے۔)

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری است
وقتِ پیری گرگ ظالم می شود پرہیز گار

عربی:۔

عند ما كانت الفرص متاحة للحسنات في الشباب شاركت أهل الدنيا في اللهو و اللعب، وحين اقترب وقت الرحيل تنسكت، ولات حين مناص! الآن كأس الحياة قد امتلأت وكادت تفرغ (فالشباب هو وقت العمل الصالح، وقد قال المصطفى ﷺ: ما بعث الله نبيا إلا شابا والخير كله في الشباب!)۔

فارسی:۔

وقتے کہ برائے کارہائے نکو و اکتساب حسنات بودے تو آن وقت را ضائع کردی و در جمع مال و منال انہماک داشتی، و با اُھل دنیا مشغول بودی، و حالانکہ وقت پیری رسیدہ است و پیغام مرگ شنیدہ ای تعویض مافات می خواہی "واین خیال است و محال است و جنون!" زیرا کہ پیانہ عمر عزیزت پر شدہ است و مرحلہ افراغ این پیانہ رسیدہ است!

English:

You had the time for good deeds in your youth. But you wasted it in worldly pursuits with the people. Now, when the death is at your doorstep, you have no time for the good and virtuous deeds!

(9)

ویکھ فریدا جو تھیا، داڑھی ھوئی بھُوْر
اَگّا نیڑے آگیا، پِچھّا رِھیا دُوْر

لفظی تشریح:۔

(۱) تِھیا: گذر گیا، ہو چکا۔(۲) بُھور: بھوری، آدھی سفید آدھی سیاہ، ڈھلتی عمر میں ڈاڑھی کا ملا جلا رنگ ہوتا ہے۔(۳) اَگا: آخری وقت، آخرت۔(۴) نیڑے: نزدیک، قریب۔(۵) پچھا: ماضی، گزشتہ، گزرا ہوا زمانہ۔

اُردو:۔

دیکھو فرید! ماضی نے کیا دیا ہے، آپ کی ڈاڑھی سفید ہو رہی ہے بڑھاپا سر پر ہے، آخری وقت اب قریب آ گیا ہے اور گزرا ہوا زمانہ اب بہت دور ہو چکا ہے! (یعنی اب بھی وقت ہے اپنی آخرت کیلئے کچھ کر لو، ڈاڑھی کے سفید بال تمہارے لئے ایک وعظ اور ایک پیغام ہیں۔)

عربی:۔

انظر إلی ما قضیته من عمرك یا فرید! فقد طلعت الشیخوخة ولحیتك تکاد تبیضُ و أنت علی وشك الرحیل (فقدم لغدك وما قد تحتاج إلیه فی عقباك!) أفلا تری أن الذی قضیته من العمر قد ابتعد عنك ابتعادا واقتربت ساعة الآخرة اقترابا!

فارسی:۔

ببیں ای فرید گذشت ہر چہ گذشت، زمانے کہ دور گذاشتہ ای کجا است؟! موے ریشت سپید گشتہ و مرحلہ اخیر قریب تر آمدہ است!

English:

Look O Fareed! at your past, your beard has become gray, the old-age is approaching you! Do not you realize that the world hereafter is nearing and the past is gone far away?

(10)

ویکھ فریدا جو تِھیا، شَکّر ھوئی وِسْ

سائیں باجھوں آپنے، وَیدَنْ کھیئے کِسْ

لفظی تشریح:۔

(۱) وِس: زہر۔(۲) سائیں: مالک،آقا،مولیٰ،رب۔(۳) با جھوں :(باجوں):بغیر، سوا،علاوہ۔(۴) وَیْدَنْ: دکھڑا،مصیبت،مشکل۔(۵) کِسُ: کسے،کس کو۔

اُردو:۔

دیکھو فرید جو کچھ ماضی میں ہو چکا ہے جو کچھ کبھی شکر کی طرح میٹھا لگتا تھا وہ اب زہر کی مانند تلخ ہو چکا ہے(بڑھاپے میں کسی چیز کا لطف نہیں رہتا!) مگر اپنے مالک ورب کے سوا کون ہے جس سے اپنی یہ مشکل اور دکھڑا بیان کیا جاسکے!(کوئی ہمدرد نہیں رہا، سنگی ساتھی اور ہجولی سب گذر گئے ہیں!)۔

عربی:۔

انظر یا فرید إلی ما مربك من الزمان فی شبابك! فقد حلت بك الشیخوخة و تحوّل السکر إلی السم ولکن لیس من نشکو إلیه المشکلة سوی ربنا الجلیل الکریم (فهو الذی نستعین به ونشکو الیه الضعف والوهن!)

فارسی:۔

تغیر زمان وگردش دوران نگہدار ای فرید! عمر عزیزت کہ بسر بردی کجا است؟! چیزھا کہ مانند شکر شیرین بودے تلخ شدو چون زہر گشتہ است وکسے نیست کہ نزداو شکوہ ونالش کنی سوائے ذات مولی جل وعلا!

English:

Look O Fareed! your world has totally changed now! The sugar seems to be the poison. But alas! there is none left for me to whom I can complain and have confidence in him, except my Lord, the Merciful!.

(11)

فریدا اَکّھیں وِیکھ پتینیاں، سُنْ سُنْ رِنّھے کَنْ
سَاکھ پَکیندِیْ آئی آ، ھور کرینْدِیْ وَنْ

لفظی تشریح:۔

(۱) پتینیاں : تھکی ہاری، پتھرائی ہوئی۔(۲) ڈِنّھے : تھک گئے، پک گئے۔(۳) ساکھ : شاخ، ٹہنی، کھیتی۔(۴) پکیندی آئی آ : پک گئی ہے۔(۵) هور : اور۔ (۶) وَنُ: رنگ۔

اُردو:۔

آنکھیں دیکھتے دیکھتے تھک کر پتھرا گئی ہیں اور کان سن سن کر پک چکے ہیں بیزار ہو چکے ہیں، زندگی کی کھیتی پک گئی اور اس کا رنگ روپ بھی بدل گیا ہے (بڑھاپے کی اپنی دنیا ہے جس کے اپنے لوازمات ہیں، جب آتا ہے تو جاتا نہیں بلکہ ساتھ لے جانے کیلئے آتا ہے۔)

عربی:۔

اِن عینیك قد حسرتا وتعبتا بما أنهما قد نظرتا اِلی ما کان فی شبابك من قبل، وأن أذنيك قد أصمتا وسُدتا بكثرة ما أصغتا اِلی المسموع کما أن مزرعة حیاتك قد أینعت الآن فتغیر لونها وبشرتها! (قد سئم الشاعر الشیخ من طول حیاته و تبرم من الرؤیة والسماعة کدأب الشعراء العرب المعمرین!)

فارسی:۔

بسیار چیز ہائے کہ دیدم چشم من ازوختہ وگند گشتہ است، وگوشم نیز از کثرت چیز ہائے کہ شنیدم ماندہ وبے حال شدہ است، وکشت عمرم ہم بپایان رسیدہ است ورنگش متغیر گشتہ است!

English:

The eyes of the old age are tired and fed up with seeing various things! The ears are also tired and sore! The harvest of life is also ripe and has come out with many a colours to be seen!

(12)

کالیں جَنھیں نہ راوِیا، ڈھولیں راوِے کوئے
کرسائیں سِیوُ پِرھڑی، رنگ نویلا ھُوئے

لفظی تشریح:۔

(۱) کَـالِیںُ: کالے بالوں کے زمانے میں، یعنی جوانی میں کالے اصل میں، سیاہ بالوں کیلئے بولا جاتا ہے۔ کالئیں: کالے بالوں کا وقت۔(۲) جَنِهیں: جس نے۔(۳) رَاوِیَـا: رجھایا، بھرمایا۔ (۴) دَهوٗلِینْ: سفید بالوں کے وقت یعنی بڑھاپے میں، دھولے: سفید بال۔(۵) رَاوِیۡ: رجھائے، مائل کرے!(۶) سـائیں: آقا، رب۔(۷) سیو: سے۔(۸) پـرٖهـڑی: محبت، پیار، لگاؤ۔(۹) نـویلا: نویکلا، الگ سے۔

اُردو:۔

جس نے کالے بالوں کے زمانے یعنی جوانی میں اپنے رب کو نہ رجھایا وہ سفید بالوں والے زمانے یعنی بڑھاپے میں کیا رجھائے گی اس لئے تو اپنے پروردگار سے دل لگا تا کہ تیرا بھی ایک اپنا الگ رنگ ہو یعنی تجھے بھی کچھ میسر آسکے۔

عربی:۔

من لم يذكر الله في شبابه كيف يذكره في شيخوخته، ولقد كان من واجبك المستحسن أيها الإنسان أن تصطبغ بصبغة الحب لربك جل وعلا في شبابك! فعليك قبل كل شئ أن تحب الله عزوجل فسوف ترى لك لونا منفردا!

فارسی:۔

وآن کس کہ در عہد شباب کہ مویش سیاہ بود، خدا را راضی نہ توانست کرد، اکنوں کے وقت پیری رسیدہ است و مویش ہم سفید گشتہ است چساں می تواند کہ خدائے بزرگ و برتر را راضی بکند؟ وترا باید کہ در حب و عشق خدائے خود سعی می نمائی تا رنگت ہم منفرد و ممتاز بشود!

English:

If he did not worship Allah when his hair was black (i.e he was young) then how can he praise his Allah when he has become old! It is therefore imperative to worship Him all the time in youth and in old age alike!

(13)

آپنا لایا پرِم نہ لگے اِی، جے لوُچے سبھ کوئے

ایہہ پرِم پیالہ خصم دا، جس بھاوے تس دے

لفظی تشریح:۔

(۱) اپنا لایا: اپنی خواہش سے لگایا۔(۲) پرِم: پریم، عشق۔(۳) لوچے: لالچ کرے، للچائے، خواہش کرے۔(۴) سبھ کوئے: ہرکوئی، ہر ہر شخص۔(۵) خصم: مالک، خدا۔(٦) جس بھاوے: جسے چاہے۔(۷) تِس دیے: اسے دے دے!

اُردو:۔

اپنی مرضی سے کوئی عشق نہیں لگا سکتا کہ جو لالچ کرے وہی عاشق بن جائے بلکہ یہ عشق کا پیالہ تو رب کی دین ہے جسے چاہے عطا فرما دے۔

عربی:۔

كل امرئ يتمني أن يرزق بحب الله و كرمه، إلا أنه لا يرزق به إذا تمنى، وذلك لأن حب الله هو كأس الرب جل جلاله و يسقي بها من يشاء من عباده! (وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء)۔

فارسی:۔

ہر کس را عشق خداوندی حسب آرزو وارادتِ او سہل و میسر نباشد، زیرا کہ ایں عشق کاس الکرام است و بدست قدرتِ خدا باشد، آن کریم و قادر مطلق بخشد ایں سعادت ہر کہ را می پسندد (وایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ!)

English:

Nobody can be a lover of the Lord by choice of his own! But it is the will of Allah Almighty Himself to bestow it upon His slaves whomsoever He may like.

(14)

فریدا جِنْ لوئِنْ جگ موھیا، سے لوئِن میں ڈِٹھ
کجل رِیکھ نہ سہندِیاں، سے پنکھی سوئے بِھٹھ

لفظی تشریح:۔

(۱) جِنْ: (وہ، اصل میں جِنھ ہونا چاہیے) یعنی جنھوں نے۔ (۲) لُوئِن: (لُو بمعنی روشنی سے) آنکھیں۔ (۳) جگ موھیا: دنیا فریفتہ کی، سب کو اپنی طرف کھینچ کر اپنا گرویدہ بنایا۔ (۴) سے: وہی۔ (۵) مَیں ڈِٹھ: (میں ڈٹھا) میں نے دیکھا۔ (۶) کجل: کاجل، سرمہ۔ (۷) ریکھ (ریکھا): لکیر، ڈوری، دھار۔ (۸) پنکھی: پرندے۔ (۹) بھٹھ (وِٹھ): پرندوں کی غلاظت بیٹھ، گوبر۔

اُردو:۔

وہ آنکھیں جنھوں نے ایک دنیا کو فریفتہ کر لیا تھا وہی آنکھیں میں نے اس حال میں دیکھیں کہ جو کبھی کجلے کی دھار بھی نہ سہہ سکتی تھیں اب ان میں پرندے سوتے اور بیٹھ کرتے ہیں (کھوپڑی میں آنکھوں کے خانوں میں پرندوں کی رہائش اور غلاظت بہت بڑی عبرت ہے۔ اہلِ دانش کا خیال ہے کہ آنکھیں کروڑوں سال کی ارتقائی منزلوں سے گذر کر تیار ہوئی ہیں۔ ایک مصری ادیب کہتا ہے کہ کائنات کی خوبصورت ترین چیز، حسین عورت کی خوبصورت آنکھ ہے۔ بابا فریدؒ نے عبرت کی بڑی داستان اس ایک شعر میں سمو دی ہے کہ کروڑوں سال کے ارتقاء کا خوبصورت ترین تحفہ اور یہ حشر کہ اس کی جگہ اب پرندے بیٹھتے ہیں اور غلاظت پھینکتے ہیں، شیخ سعدیؒ کو اینٹ کا ہر روڑا کسی نہ کسی کیقباد اور سکندر کا سر نظر آیا تھا۔

زھر پارہ خشتے کہ در منظرے است
سر کیقبادے و اسکندرے ست

عربی:۔

ولقد رأيت العيون النسوية التى فتنت العالم كله واستاسرته بحورها، ولكنها قد ذلت بعد الموت فنزلت بها الطيور وقد تغوطت فيها مكان الكحل! (فاعتبروايا أولى الأبصار! إذ أجمل ما فى الكون هى العين الجميلة للمرأة الحسناء كما قال توفيق الحكيم المصرى، وهذه العين قد تطورت خلال البلايين من السنين عند الخبراء)

فارسی:۔

من آں چشمہارا دیدہ ام کہ از سحر شاں یک جہان مسحور و فریفتہ بودے و در زندگی تاب خط کحل ہم نداشتے، و لے بعد از مرگ دیدم کہ بجائے چشمہائے مسحور کن فضلہ و پنجال پرندگان فتادہ بود!

English:

I have seen the eyes which captivated the human world. These very eyes, which could not bear the Kajal-lines, became the pigeon holes and the place of their droppings.

(15)

کُوکیندیاں، چانگِیندِیاں، مَتّیں ڈِیندِیاں نِت

جو شَیطان وَنْجَایَا، سَےْ کِتْ پھرے چِت

لفظی تشریح:۔

(۱) کوکیندیاں: (کُوکَن سے، فریاد کرنا) فعل حال جاری ہے یعنی فریاد کرتے ہوئے۔ (۲) چانگیندیاں: (چانگن بمعنی آہ وزاری کرنا سے) فعل حال جاری ہے یعنی آہ وزاری کرتے ہوئے، چیختے چلاتے ہوئے۔ (۳) متّیں دیندیاں: نصیحتیں کرتے ہوئے۔ (۴) نِت: روزانہ، ہر وقت، ہمیشہ۔ (۵) ونجایا: (ونجاوَن یا ونجانا سے ماضی ہے) ضائع کیا، خراب کیا۔ (۶) کِتْ: کب کیسے، کس طرح۔ (۷) پھیرے: لوٹائے، موڑے، باز آئے۔ (۸) سَے: وہ، ایسا۔ (۹) چت: دل، دھیان، توجہ۔

اُردو:۔

فریاد کرتے، چیختے ہوئے روزانہ نصیحت کرنے سے (کیا فائدہ) جسے شیطان نے خراب کیا ہے وہ اپنے دل کو کیسے موڑے یا باز آئے؟

(جو اللہ کی یاد سے منہ موڑ لے، ہم شیطان کو اس پر مسلط کر دیتے ہیں، اب وہی شیطان ہی اس کا ساتھی ہے! قرآن کریم:۔) جسے شیطان گمراہ کر دے اسے اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دے سکتے ہیں!۔

عربی:۔

ولقد بذلت جهدا يا فريد، وأنت تصرخ وتصرخ ، في النصح له كل يوم ولكن الذى أضله الشيطان ، لن يقلع عما هواعتزم عليه من الضلال والآثام، ولن يعيرك أى اهتمام، فلن يقبل نصحك أبدا (من يعش عن ذكر الرحمن نقيض له شيطانا فهو له قرين!(القرآن)۔

فارسی:۔

آن مردمان کہ شیطان ایشاں رافریب دادہ وگمراہ کردہ است ایشاں راپندونصیحت واعظان شیریں بیان وصراخ وغریو بلنداز بزرگان واقارب شان کارگروسودمند نباشد! ہرکہ راشیطان مصاحب ورفیق گشت پند دادن وفریادکردن برائے او اثرے ندارد!

English:

It is useless to give advice by yelling and crying to a man who has been mislead and deluded by Satan, because he is not going to pay heed to your advice and to desist from his evil path.

(16)

تِھیوُ پُوَاھی ڈَبھ، جے سَائیں لوڑِیں سبھ

اِک چِھجّے، بِیا لِتاڑِئیے، تَاں سَائِیں لے دَر وَاڑِئے

لفظی تشریح:۔

(۱) تِھیُو : (تھینا یاتھیون: ہونا) ہو جا، جدید پوٹھوہاری اور لہندا میں امر کا صیغہ ''تھی'' اور جمع ''تھیو'' (یعنی ہو جاؤ) ہے۔(۲) پُواھی : (پواھا: رستہ) رستہ کی۔(۳) دبھ : دُوب، کانٹوں کی طرح پتوں والی گھاس۔(۴) جے : اگر۔(۵) سائیں : آقا، مالک، خدا۔(۶) لوڑیں : (لوڑ: ضرورت، لوڑن مصدر ہے) اگر تجھے درکار ہے اگر تجھے ضرورت ہے۔ (۷) سبھ : سب، مکمل۔(۸) چھجے : نرم پڑے، ہموار اور نرم پڑے۔(۹) بیا : دوسرا، علاوہ۔(۱۰) لتاڑن: پاؤں سے روندنا۔(۱۱) دَر : دروازہ، آستانہ، ٹھکانہ۔ (۱۲) واڑن: داخل کرنا، اندر لے جانا۔

اُردو:۔

اگر تجھے اپنے رب تک مکمل رسائی درکار ہے تو پھر رستہ میں بچھنے والی دبھ (دوب) نامی گھاس بن جا، جو ایک تو نرم پڑتی ہے۔(ڈھیلی ہو کر پھیلتی ہے) دوسرے اسے پاؤں سے روندا جاتا ہے تب جا کر اللہ تعالیٰ کے آستانے یعنی مسجد میں لے جا کر بچھانے کے قابل ہوتی ہے (یہ تواضع سے نرم پڑنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت پانے کی مثال ہے۔)

عربی:۔

إذا أردت الطريق إلى الله فكن عشبا مفروشا فى الطريق أما ترى ذلك العشب المتواضع الذى يقطع فيمزق فيداس فى الأقدام ثم يدخل به الناس فى مسجد من مساجدالله فيفرش فيه فرشًا ليكون مصلى العابدين! فهذا الشرف الذى ناله ذلك العشب إنما ناله بالتواضع (لأن من تواضع لله رفعه الله كما جاء فى الحديث النبوى الشريف، فمن أراد رضا الله و التقرب إليه فعليه بالتواضع و المداراة)۔

فارسی:۔

گر ہمی خواہی کہ مرد صالح و خدا رسیدہ باشی راہ تواضع بگیر و مانند گیاہ باش کہ قابل تمہید و ہمواری باشد و در پائے مردمان پائمال گردد تا در صحن مسجد سنگفرش می شود و مصلائے اہل ایمان نمازیان گردد!

English:

If you seek Allah, the Almighty, then be the humblest grass that is cut, peeled, dranched and saftened to be the prayer-mats and then it is admitted into the Mosque of Allah for His worshipers!

(17)

خاکُ نہ نِندیئے، خاکُو جیڈ نہ کوئے

جِیوندِیاں پَیراں تلّے، مُویاں اُپّر ھوئے

لفظی ترجمہ:۔

(۱) نِندَن: برا قرار دینا، کسی کو برا کہنا، ذلیل کہنا ۔(۲) خَاکُو :مٹی، آج کی پنجابی میں ''خاکو جیڈ'' کے بجائے ''خاکاں جیڈ'' یعنی مٹی کے برابر کا۔(۳) جیڈ: (اصل میں جیڈا) جتنا، برابر۔(۴) مُویَاں: مردہ ہوکر، مرنے والے۔

اُردو:۔

مٹی کو برا نہیں کہنا چاہیے، اس لئے کہ خاک جیسا تواضع سے عزت پانے والا تو اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ دیکھتے نہیں ہو، جب تم زندہ ہوتے ہو تو یہ خاک تمہارے پاؤں کے نیچے ہوتی ہے مگر جب تم مر جاتے ہو تو تم اس خاک کے نیچے اور وہ تمہارے اوپر ہوتی ہے! (تواضع کی عظمت اور بڑائی کیلئے خوبصورت مثال اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی! تواضع سے جو عظمت اور بلندی نصیب ہوتی ہے اس کی اعلیٰ اور برتر مثال یہ مٹی ہے!)

عربی:۔

لا تحتقرنَّ التراب ولا تذمنَّه أبدا أيها الإنسان! فإنه يفوق الكل فى التواضع و بالتواضع! أما تراه يكون تحت قدميك حيا ولكنه سوف يبقى فوقك دائما بعد الموت! (لم ينل أحد الشرف بالتواضع ما يناله التراب المتواضع! ولم يحبب التواضع إلى أهل الحق كما حببه إليهم شاعرنا هذا! فرحمك الله يا فريد الدين مسعود!!)

فارسی:۔

باید کہ خاک راحقیر و ذلیل ندانی کہ دریں عالم ما چیزے مانند خاک مرتبہ و مقام نیافتہ شد زیرا کہ این خاک است کہ زیر پایت می مانند تا تو زندہ ای، و بعد از مرگ تو ہمان خاک بر تو می باشد تا قیامت و تو زیر خاک می باشی!

English:

Do not scorn or under-rate the dust, because you will never find the like of it in the universe! Don't you see that when you are alive, it is under your feet, but when you die, it will remain over you for ever! (The finest example of gaining honour by being humble!)

(18)

جَان لُوبھ تَاں نِیُوں کیا، لُوبھ تَاں کُوڑا نِیُوں
کِچر ک جھٹ لنگھائیے، چھپر تُٹّے مینھوں

لفظی تشریح:۔

(۱) جان: جہاں، اگر۔(۲) لوبھ: طمع، لالچ۔(۳) تاں: تو۔(۴) نِیُوں: (نیہوں!) پیار، عشق، محبت۔(۵) کُوڑا: جھوٹا۔(٦) کچرک: کتنی دیر تک، کب تک۔(۷) جھٹ: تھوڑا سا وقت، تھوڑی دیر، ایک لمحہ کیلئے۔(۸) لنگھائیے: گذاریں۔(۹) تُٹّے: ٹوٹے، ٹوٹ گئے۔ (۱۰) مینھوں: (مِی ہوں) بارش سے۔

اُردو:۔

جہاں لالچ ہوگا وہاں پر عشق کیا؟ اگر کوئی لالچ ہوتو پھر عشق تو جھوٹا ہوگا! بھلا ٹوٹے ہوئے چھپر تلے بارش سے بچنے کیلئے کوئی کتنی دیر کیلئے ٹھہر سکتا ہے! (لالچی کے ساتھ عشق تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی بارش سے بچنے کیلئے ٹوٹے ہوئے چھپر کے نیچے وقت گذارنا چاہے۔)

عربی:۔

لا حب ولا عشق حيث وجد حرص وطمع! وذلك لأن الحب الذى يشوبه الحرص كذب ورياء وخداع! فالى كم تستطيع أن تتقى المطر النازل و أنت تحت سقيفة مثقوبة متقطعة ذات ثغرات يتقاطر منها الرذاذ المسلسل! (الطمع فى الدنيا والحب لله لا يجتمعان فى قلب واحد ومن ادعى ذلك فقد كذب وافترى !)

فارسی:۔

جائیکہ طمع وحرص است، لائقِ عشق نیست ومحبت رانمی سزد، وکسے کہ عشق راوسیلۂ تسکین حرص وطمع می داند، اورا کاذب ومفتری باید شمرد!

English:

How can love and greed live together? Where there is greed, there cannot be love, it is simply lust! You cannot be

protected from rain under a roof of grass which is broken and shattered?

(19)

جَنگل جَنگل کیا بَھوِیں، وَن کنڈا مُوڑیں
وَسّی رَب حیالِیئے، جَنگل کِیا ڈھونڈیں!

لفظی تشریح:۔

(۱) بھویں: (بَھوَن: گھومنا، پھرنا) تو گھومتا ہے۔(۲) وَن: کانٹے والا ایک خاص جنگلی درخت (مطلقاً درخت کو بھی ون کہتے ہیں)۔(۳) حیالیئے: حول اور حیال ایک ہی چیز ہے، آس پاس، اردگرد،

اُردو:۔

تو ایک جنگل سے دوسرے جنگل میں کیا گھومتا پھرتا ہے اور جنگل کے کانٹے روندتا پھرتا ہے، رب تو تیرے پاس پاس ہے۔ تو اسے جنگل جنگل کیا ڈھونڈھتا پھرتا ہے۔ (ہم تو انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں!)

عربی:۔

لماذا تهيم على وجهك فى البوادى والصحارى، وعبثا تمشى على طرق وعرة شائكة! لأن الرب عزوجل يسكن فى قرية عامرة تسمى قلبا! فلا تبحث عنه فى البوادى والصحارى! بل يجب قبل كل شيء أن تبحث عنه فى قلبك!

(ونحن أقرب إليه من حبل الوريد!)

فارسی:۔

در صحاری و بیابانہا چرا می گردی و خار ہائے درختاں راز یر پایت می مالی تا خدارا تلاش کنی، وخدائے بزرگ و برتر در دلِ تست بحکم

"نحن اقرب اليه من حبل الوريد!"

English:

Why are you wandering in the jungles and walking on the

thorny grasses, while seeking your Creator? Do not you know that He is in your heart? (we are nearer to him than his life-vein!)

(20)

اِن هیں نِکّی جَنگھیں، تَھل ڈُونگر بَھنوامْ

اَجْ فریدے کُوزْڑا، سَے کُوھاں تِھی اِمْ

لفظی تشریح:۔

(۱) نِکیّ: باریک، پتلی، چھوٹی۔(۲) جنگھیں (جنگھ: ایک ٹانگ): ٹانگیں، ٹانگوں۔ (۳) کوزڑا: چھوٹا سا کوزہ مٹی کا برتن یا لوٹا جس سے وضو کیا جاتا ہے (کوجا کوزہ کا سکھی تلفظ ہے، بابا فرید تو عربی فارسی جاننے والے عالم دین تھے! تو ہم اسے کوجڑا کیوں لکھتے چلے جا رہے ہیں!)۔(۴) تھل: صحرا، ریگستان۔(۵) ڈونگو: پہاڑ۔(٦) بھنوام: میں گھومتا رہا (بَھوَنْ، بَھنْوَن، بَھوْنان: گھومنا، پھرنا، چکر کاٹنا)(۷) سے کوھاں: سوکوس، سومیل۔(۸) تھی ام: (تھیون: ہونا سے) واحد متکلم کا صیغہ ہے۔

اُردو:۔

اپنی انہی چھوٹی چھوٹی ٹانگوں سے میں صحرا اور پہاڑوں میں گھومتا پھرا مگر آج اے فرید! مجھے پاس پڑا ہوا کوزہ یا لوٹا بھی سومیل دور لگتا ہے (جوانی نادانی کی طاقت اور بڑھاپے سیاپے کی کمزوری کا فرق دیکھئے!)۔

عربی:۔

قد استطعت أن تقطع الصحارى المترامية الأطراف والجبال الشاهقات یا فرید بهاتین الرجلین الصغیرتین! وأما الیوم و أنا عجوز طاعن فی السن، فلا أقدر علی شئ وحتی أن عروة الوضوء القریبة المنال، تبدو و كأنها علی بعد مئة فرسخ منی (الطفولة والشباب عهد قوة ونشاط، وأما الشیخوخة والهرم فوهن وضعف لیس إلا!)

فارسی:۔

درایام گزشتہ بایں نازک و باریک پا در کوہ و بیابانہا می گردیدم، ولے امروز آفتابہ را بہ مسافت صد کوہ

می بینم کہ وضو کنم و بروقت نماز بگذارم!

English:

With these little legs of mine, I used to roam and cross the deserts and jungles! But, today, when I am old and weak, it is, therefore, the jug of "*Wozoo*" lying near, looks as if it is on the one hundred miles away from me (compare youth and old age.)

(21)

فریدا راتیں وَڈیاں، دُھکھ دُھکھ اُٹھن پاس

دِھرَگ تِنہاں دا جیونا، جِنہاں وِڈانی آس

لفظی تشریح:۔

(۱) وڈیاں: بڑی، لمبی۔(۲) دھکھنا: درد کرنا۔(۳) دھکھ اٹھن: دکھنے لگتے ہیں۔ (۴) پاس: پہلو۔(۵) دِھرَگ (یا دَھرِگ): لعنت پھٹکار، براہو، دُھر دُھر ہو۔(۶) تنہاں دا: انکا۔(۷) جیونا: جینا۔(۸) جنھاں: جنہوں نے۔(۹) وِڈانی: پرائی، غیر کی، بیگانی۔(۱۰) آس: اُمید، محتاجی، سہارا۔

اُردو:۔

فرید! اب راتیں بڑی لگتی ہیں، پہلو سوتے سوتے درد کرنے لگتے ہیں، لعنت ہو ان کا جینا جو دوسروں کے سہارے جیتے ہیں (اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کر سکیں تو بہتر ورنہ وہ جینا کس کام کا جس میں ہر کام میں دوسروں کے محتاج ہوں!)

عربی:۔

قدطالت ليالى الشيخوخة يا فريد حتى أن جنوبنا تكاد تتألم من النوم الطويل و بدأنا نسأم الحياة! ما هذه الحياة البائسة الشقية التى جعلتنا نحتاج فى كل الشئون إلى غيرنا!

فارسی:۔

در پیرانہ سالی شبہا دراز تر می نمایند و از درازیٔ شب ضلوع بدن خستہ وملول گشتہ اند و من آن زیست

رانمی پسندم کے درروز وشب محتاج دیگران باشم!

English:

The nights of old age look very long and the sides of the bodies begin to ache. Cursed be these helpless nights which have become so heavy and unbearable and which have made us depending on others for help!

(22)

جے میں هُندا وَاریا، مِتّاں آوَڑیاں
هَیئڑا جَلنے، مَجیٹھ جیوِیں اُپر اَنگاریاں

لفظی تشریح:۔

(۱) جے: اگر، حرف شرط ہے۔(۲) هُندَا (هُوندا): ہوتا۔(۳) واریا: قربان کیا گیا، ی پر نچھاور کیا گیا۔(۴) مِتّاں (متراں): یاراں، دوستاں۔(۵) آوڑیاں (آ.....وڑیاں یا آوڑیاں) آنے والے، جوگھر آگئے۔(۶) هَیئڑا: دل، گوشت کا ٹکڑا، ہیرا، سرخ یاقوت۔(۷) مجیٹھ: کسمھ، ایک جڑی بوٹی جو سرخ رنگ کرنے میں کام آتی ہے، ایک تو وہ ویسے بھی سرخ ہوتی ہے اور جب انگارے پر جلے تو سرخی بڑھ جاتی ہے۔(۸) جیویں: جویں، جس طرح۔(۹) انگاریاں: انگاروں۔

اُردو:۔

اگر میں نے از راہِ مہمان نوازی آنے والے یاروں پر کچھ قربان کیا ہوتا (تو دلی سکون ملتا مگر اب تو اس سخاوت و مہمان نوازی سے محرومی پر) دل یوں جل رہا ہے جیسے انگاروں پر مجیٹھ جلتی ہے!(درویش کو اپنے مولیٰ کی خاطر کچھ نچھاور نہ کر سکنے کا بھی غم رہتا ہے۔)

عربی:۔

لو كنت أملك شيئا للقرى لضحيته من أجل ضيوفى الكرام الزوار القادمين ولكننى لم أقدر على ذلك و حرمت من هذه السعادة والبركة ومن ثم قلبى يحترق تحسرا و حزنا على ذلك كما تحترق الياقوتة الحمراء على الجمرات المشتعلة (الفقراء المعدمون من أولياء الله

يحزنون ويتأسفون إذا لم يتمكنوا من قرى الضيوف من أجل إرضاء مولاهم الجليل!)

فارسی:۔

کاشکہ ایثار کردہ بودم چیزے بر دوستانِ مہمانان خودم کہ آمدہ بودند تا دل خود را راحت رسانیدہ بودم باین ضیافت و مہمانداری! و لےنمی توانستم و بدیں سبب دلم ہمی سوزد چوں مجیث بر جمرات آتش زدہ!

English:

Had I been able to serve my guests who came to visit me (I would have been happy! But alas! I could not and now) I am unhappy and my heart is burning like hyacinth on live coals!

(23)

لُوڑے داکھ بجوڑیاں، کِکّر بیجے جٹ
ھنڈھے اُنْ کتیندیاں، پَیْدَھا لوڑے پٹ!

لفظی تشریح:۔

(۱) لوڑے: تلاش کرے، مانگے، چاہے، ڈھونڈھے۔(۲) داکھ: انگور، داکھ بجوڑیاں: باجوڑ کے علاقے کے اعلیٰ انگور۔(۳) کِکّر: ببول کے خاندان سے ایک کانٹے دار درخت کِکر، پھلا اور ببول ایک ہی نسل ہے۔(۴) جٹ: جاٹ، کسان۔(۵) ھنڈھے: وقت گزارے، زندگی بِتائے۔ (۶) اُن: اون (۷) کتیندیاں: کاتتے ہوئے۔(۸) پَیْدَھا: پہنتا ہوا، لباس پہنتے ہوئے۔(۹) پٹ: ریشم۔

اُردو:۔

عجب جاٹ ہے کاشت تو کرتا ہے کیکر کے درخت مگر پھل کے موسم میں اعلیٰ قسم کے باجوڑی انگور مانگتا ہے۔ تمام عمر تو اون کاتتے گذار دیتا ہے مگر پہنتے وقت ریشم کی خواہش کرنے لگتا ہے! (جو بوؤ گے وہی کاٹو گے، حسنِ عمل کا نتیجہ حسین و جمیل پھل ہوگا، عملِ بد کا پھل برا نتیجہ ہوگا، جَو بیج کر گندم کبھی نہیں کاٹ سکتے!)

عربی:۔

انظر إلى ذلك المزارع الأخرق الذى يزرع السنط ولكنه يأمل أن يجنى العنب

السجيد! اِنه يقضىٰ أيامه وهو يغزل الصوف فاذا حان وقت الملابس أخذ يبغى ملابس الحرير! (ما تزرع تحصد!)۔

فارسی:۔

عجیب مردے است این کشتکار ومزارع کہ می کارداثل ولے وقت حصاد آرزو دارد کہ انگور (از قسم برتر کہ از خطہٗ) باجور حاصل شود، وتمام عمر صوف ریسی کند ولے چون وقت لباس پدید آمد می خواھد کہ جامہ از حریر و پرنیان بدوزد و زیب تن بکند!

English:

What a foolish former he is! He used to sow the seeds of babul tree but at the end he expects to reap the finest quality of grapes from "Bajore!". He spent all his life while he used to spin the wool, but at the end, he hopes to have silk!.

(24)

گلئیں کچّڑ، دُور گھر، نال پیارے نیُوں

چلّاں تاں بھِجّے کمبلی، رَہاں تاں ٹٹّے نیُوں

لفظی تشریح:۔

(۱) گلئیں: گلیوں میں۔(۲) کچڑ: کیچڑ۔(۳) نیُوں: عشق، دوستی، پیار۔(۴) بِھجّے: بھیگے۔(۵) تاں: تب، تو۔(۶) کمبلی: کملی۔(۷) رَھاں: رکوں، ٹھہروں، رہ جاؤں۔(۸) چلاں تاں: اگر چلوں تو۔

اُردو:۔

گلیوں میں کیچڑ ہے، گھر جہاں جانا ہے دور ہے، ایک پیاری ہستی سے عشق ہے، اگر چلتا ہوں تو کملی بھیگتی ہے، رکتا ہوں تو دوستی ٹوٹتی ہے۔ (راہِ حق ذرا کٹھن ہے، چاروں طرف رکاوٹیں ہیں۔ کہیں لالچ کا کیچڑ ہے کہیں دنیاوی ترغیبات ہیں اور کہیں شیطانی مشکلات ہیں، آخرت تک کا فاصلہ بھی لمبا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت ہے، اسے راضی رکھنا ہے چنانچہ راستے کی ان رکاوٹوں کو بھی عبور

کرنا ہے اور اپنے رب سے رشتۂ محبت بھی نہیں ٹوٹنے دینا، یہ ہے وہ کٹھن راستہ جس پر سالک کو چلتے ہوئے منزل پر پہنچنا ہے!)۔

عربی:۔

الأزقة واحلة و منزل الحبيب بعيد جدا وأنا أقصد وصاله! ولكنني عندما أمشى فى هذه الأزقة الموحلة القذرة المستنقعة، يبتل دثارى،وإن أبطئ وأتأخر فى الوصول إليه يغيب عنى المنزل وتنقطع صلتى بالحبيب (فالطريق إلى الله وعر وصعب فلايصل إليه إلا من عرف الطريق وتحمل شدائده وأتى الله بقلب سليم!)۔

فارسی:۔

درکوچہ گل است وخانہ اودوراست وعشق ودوستی با محبوب عزیز ہم دارم (ولے چہ کنم) کہ چون روم گلیم خودم نمناک وآلودۂ گل می شودو چون توقف کنم تاخیر شودوعلاقہ دوستی منقطع خواہد گشت (روم مشکل نروم ہم مشکل است!)

English:

The streets are muddy and dirty but the destination is far off. I love my Allah Almighty and must reach that destination. But, the difficulty is that, when I walk, my robe will soak and if I stop, my relations of faith and affection, are at stake!

(25)

بھِجُو سِجُو کَمبلی ! اللّٰہ وَرْسُو مِیْنہ

جَائے مِلاں تِنْھاں سَجناں، ٹٹو ناھِیں نینہ

لفظی تشریح:۔

(۱) بھجو: بھیگ جا۔(۲) سِجَو: گیلا ہوجا۔(۳) کمبلی: یعنی اے کملی تو بھیگ جا گیلی ہو جا پرواہ نہیں!(۴) وَرْسُو مینہ: اے بارش تو برستی جا کہ اللہ کا فضل ہے۔(۵) جائے ملاں: جاملوں۔ (۶) تنھاں سجناں: ان یاروں کو۔(۷) نینہ، ن ی ن ہ: دوستی، رشتہ، بنیاد۔

اُردو:۔

اے کملی تو بھیگ جا گیلی ہو جا پروانہیں! اللہ کی رحمت بارش تُو بیشک برستی جا، میں نے اپنے یاروں سے جاملنا ہے اور میرا رشتہ محبت نہیں ٹوٹے گا! (یہ ہے وہ عزمِ راسخ اور یقینِ کامل جو سالکِ صادق کو نصیب ہوتا ہے۔ یہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی رجائیت اور پراُمیدی کی واضح مثال ہے!)۔

عربی:۔

یا دثاری کن مبتلا أو مخضلا فذلك لا یهمنی و الله! فلینزل المطر کما یشاء و کما قدر الله له! فمهما صعب الطریق فلابد لی من الالتحاق برفاقی و الوصول إلی حضرة الرب سبحانه و تعالٰی لکی لا تنقطع صلة الحب به!

فارسی:۔

ای گلیم من! نمناک شوی یا آلودہ باشی، رنجم نیست، غرضم این است کہ یاران خودم را دراک بکنم و نزد ایشاں برسم تا ربط و تعلق دوستانہ کہ داریم منقطع نشود!

English:

Be my blanket wet and drenched, I shall not bother for it! Let the rain, being the sign of the Mercy of Allah, fall! I have to catch my friends and reach my destination so that the bonds of love with Allah are never broken and shall remain intact! (what a faith and determination by Baba Fareed! (R.A)

(26)

مَیں بُھلاوا پَگ دا، مَت مَیلی ہوجائے

گیھلا رُوح نہ جانے، سَر بھی مَٹی کھائے

لفظی تشریح:۔

(1) بُھلاوا (بھولاوا) : بھول، غلطی۔ (2) پگ: پگڑی، عمامہ۔ (3) مَت: کہیں ایسا نہ ہو کہ۔ (4) گیھلا: غافل، بے خبر، پگلا۔ (5) روح: من، دل۔

اُردو:۔

میں سجدے میں جاتے ہوئے غلطی سے یہ خیال کر رہا ہوں کہ پگڑی بچاؤں کہ یہ کہیں میلی نہ ہوجائے، پگلی روح بے خبر یہ بھی نہیں جانتی کہ پگڑی تو معمولی چیز ہے یہاں تو سر جس پر پگڑی باندھی جاتی ہے خود وہ بھی خاک کی نذر ہو جاتا ہے (پگڑی عزت و ناموس کی علامت ہے، لوگ اس کو بچانا، دوسرے لفظوں میں عزّ وشرف کو بچانا ضروری خیال کرتے ہیں، پگڑی کو میلا ہونے سے کیا بچانا ہے، یہاں تو سر بھی خاک میں مل کر خاک ہو جائے گا! نہ رہا بانس نہ بجے گی بانسری!)۔

عربی:۔

اِننی أتحاشی التراب و أتقیه و أحاول أن أحفظ عمامتی لکیلا تتوسخ بالتراب بینما لا أعرف أنـا الغافل بأن رأسی الذی أغطیه بالعمامة أیضاً سوف یأکله التراب یوما حین آوی اِلی القبر و أثوی فی الثری میتا!

فارسی:۔

این خطائے من است کہ فکر و خیال دستاری کنم کہ چوں بسجدہ روم دستارم بخاک آلودہ شود و لے دل نادانم نداند کہ سرے کہ دستار دارد ہم بخاک خواہد رفت و خاک خواہد شد!

English:

I have tried to protect my turban from dust while bowing before Allah without realizing that even my head will be eaten by the same dust when I am burried in the grave of mine.

(27)

شکر، کھنڈ، نبات، گڑ، ماکھیوں، ماجھا دُدھ

سبھے وستو مِٹھیاں، رب نہ پُجن تُدھ

لفظی تشریح:۔

(۱) کھنڈ: کھانڈ، چینی۔ (۲) نبات: گنا، کماد۔ (۳) ماکھیوں: (اور ماکھیں) شہد۔ (۴) ماجھا: (مجھ: بھینس) بھینس کا۔ (۵) ددہ: دودھ۔ (۶) وستو: چیزیں، آئیٹم۔ (۷) پجن:

پہنچانا،عبادت کرنا۔(٨) تُدۃ: تجھے،تجھ کو۔

اُردو:۔

شکر، کھانڈ، کماد کا گنا، شہد اور بھینس کا دودھ، یہ سب چیزیں میٹھی تو بلاشبہ ہیں مگر یہ تجھے اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والی نہیں ہیں۔ بلکہ یہ دنیاداری ہے، لذات ہیں اور خوشی دینے والی ہیں لیکن یہ تجھے خدا تک نہیں پہنچا سکتیں بلکہ اس کے برعکس غافل بنانے والی ہیں۔ ان میٹھی چیزوں سے بڑھ کر بھی ایک مٹھاس ہے جو غیر فانی اور نافع ہے اور وہ ہے ایمان کی حلاوت اور لذت عبادت!

عربي:۔

إن السكر و قصبه بأقسامه المتكاثرة و أشكاله المتعددة والعسل بدرجاته و حليب الجاموس بأوصافه، كل ذلك حلو لذيذ دون شك، ولكن هذه الحلاوات واللذائذ كلها لا يمكن أن توصلك إلى الله عزوجل، ولكنك لو تذوقت حلاوة الايمان بالله والعبادة لربك وحده لأوصلك ذلك إلى ربك الخالق الرازق، ولعلمت أن الإيمان بالله والذكر له هو أحلى الحلاوات كلها!

فارسی:۔

انبوه بسیار حلویات، از قسم شکر و نیشکر و مصری و شهد و شیر گامیش، همه خوب ولذیذ اند ولے ایں جمله شیرینیها ترا بخدا نمی توان رسانید زیرا که حلاوت دیگر هم هست که ترا بخدا برساند و آن حلاوت ایمان شیرین است!

English:

The various kinds of sugar, the honey and the pleasant tasty milk of buffalos, all are sweet and tasty things. But they will never lead you to Allah the Almighty! There is one sweetest of all the sweets which will guide you to His Love and Mercy and that is Al-Iman! (The faith in Allah alone!).

(28)

روٹی میری کاٹھ دی، لاوݨ میری بھکھ
جنھاں کھادی چوپڑی، گھنے سہن گے دُکھ

لفظی تشریح:۔

(۱) کاٹھ دی روٹی: مراد خشک اور سادہ روٹی۔ (۲) لاوݨ!: ترکاری، سالن۔ (۳) بھکھ: بھوک، "لاون میری بھکھ" سے مراد یہ ہے کہ بھوک بہترین سالن ہے حتی کہ بھوک میں خشک اور سادہ روٹی بھی آسانی سے کھائی جاسکتی ہے۔ بھوک کا سالن ہی وہ قرینہ ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کاٹھ کی روٹی سے مراد خشک اور سادہ روٹی ہے اور اس کا دوسرا قرینہ چوپڑی روٹی ہے جو خشک اور سادہ روٹی کے مقابلے میں ہوتی ہے۔ (۴) چوپڑی روٹی سے مراد گھی سے تلی ہوئی روٹی یا پراٹھا۔ (۵) گھنے: بہت، گہرے۔ (۶) سَھن گے: سہیں گے، برداشت کریں گے۔

اُردو:۔

میری روٹی لکڑی کی ہے، میری بھوک سالن کا کام دیتی ہے مگر جو لوگ مرغن روٹی کھاتے رہے ہیں، انہیں بہت سے دکھ برداشت کرنا پڑیں گے یعنی وہ قسم قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں (اس کے مقابلے میں فقر و فاقہ والی سادہ اور آسان زندگی سے صحت بھی درست رہتی ہے کہ معدہ ہی تمام بیماریوں کی اصل ہے اور گھی والی روٹی اور مرغن غذائیں معدہ کیلئے بہت بڑا بوجھ ہوتی ہیں!)

عربی:۔

اِن خبزی من الخشب کما أن اِدامی من الجوع، والذی یأکل الخبز المسمن یعانی من الآلام، ویکابد الأحزان دائما! فالقناعة مریحة والحرص مزعج محرج! وعلی الإنسان أن یستعین بالصبر و الصلوة و القناعة، والله یحب الصابرین!

فارسی:۔

نان چوبین دارم (نان خشک وسخت می خورم) وسالیان من گرسنگی باشد، اما کسانیکه نان کره مالیده وروغنی ہوس دارند انجام کار رنج می برند و دردی کشند!

English:

My loaf is of wood and the hunger is my curry! Those who eat the buttered bread, they are the people who shall have to bear the pains, suffer from ill-health and face the cares and worries!

(29)

رُکھی سُکّی کھائے کے، ٹھنڈا پانی پی

ویکھ پرائی چوپڑی، نہ ترساویں جی

لفظی تشریح:۔

(۱) رُکھی: روکھی، بغیر گھی اور سالن کے۔(۲) سُکّی: سوکھی، خشک، سادہ۔(۳) پرائی: دوسروں کی، غیروں کی۔(۴) نہ ترساویں: مت ترسانا۔(۵) جی: من، دل، طبیعت۔

اُردو:۔

(بابا فریدؒ کے دو پہلے اور یہ تیسرا شعر قناعت اور صبر کی تلقین کیلئے ہیں۔فرماتے ہیں کہ صبر و قناعت سے کام لیتے ہوئے) جو روکھی سوکھی میسر آئے کھالینا اور ٹھنڈا پانی پی لینا لیکن دوسروں کے ہاں مرغن اور گھی والی روٹی دیکھ کر لالچ میں مت آنا اور خود کو مت ترسانا!

عربی:۔

کلْ ما تیسرلك من الخبز الساذج الجاف دون اِدام، واشرب الماء البارد اِن تیسرلك ولكن حذار ثم حذار أن ترى الخبز المسمن فی أیدی غیرك من الناس فتطمع فیه و تتعذب بالحرص (علیك بالصبر و القناعة، ولا تتبع الشهوات ، ولا تطمع فی الرغائب وعلیك بالعمل بقول الشاعر العربی الذی یقول:

النفس راغبة اذا رغبتها ۔۔۔ واذا تُردُّ الی قلیل تقنع

فارسی:۔

بندۂ شاکر و قانع باش و نان کشک و سادہ و سخت بخوری و آب خنک بنوشی کہ نعمت خدا ہست ولے چون دیگران را می بینی کہ نان کرہ زدہ می خورند حرص و طمع آن نداشتہ باش!

English:

Eat your own un-buttered and hard bread, drink the cool water, if you find it! But do not be tempted to see the buttered bread in the hands of the others! (the greedy people are never satisfied but the contented always live in peace and happiness!)

(30)

اَجْ نہ سُتِیْ کَنْتَ سِیُوْنْ، اَنگ مُڑِیْں مُڑْجَائِیں
جَائے پُچھو ڈُوھاگِنی، تم کِیُو رَیْنْ وِھائِیں

لفظی تشریح:۔

(۱) سُتِیْ: سوئی، نہ ستی: نہ سوئی۔(۲) کَنْتْ: شوہر۔(۳) سِیُوْن: ساتھ، پاس۔
(۴) انگ: جوڑ، عضو۔(۵) مڑیں مڑجائیں: ٹیڑھے میڑھے ہوتے جاتے ہیں، دکھتے ہیں۔
(۶) جائے پچھو: جاکر پوچھو۔(۷) ڈوھاگنی: (ڈہاگنی) بدنصیب عورت، طلاق یافتہ، خاوند کی ٹھکرائی ہوئی۔(۸) کِیُو: کیسے، کس طرح۔(۹) رَیْن: رات۔(۱۰) وھانا سے وھائیں، (گذاریں) گذارنا۔

اُردو:۔

میں آج اپنے شوہر کے ساتھ نہ سوئی میرے جسم کے اعضاء ٹوٹ ٹوٹ کر دوہرے ہورہے ہیں، طلاق یافتہ اور شوہر کی ٹھکرائی ہوئی سے جاکر پوچھو کہ وہ رات شوہر کے بغیر کیونکر گذارتی ہے۔(عورت کی زبانی بابا فریدؒ ایک معرفت کی بات کر گئے ہیں، شوہر سے بچھڑ کر ٹھکرائے جانے کے بعد عورت کی رات کن دکھوں اور پریشانیوں میں کٹتی ہے، مگر جو بندہ اپنے مولیٰ سے الگ اس کا ٹھکرایا ہوا ہو اس کی پریشانی اور دکھ کا کیا عالم ہونا چاہیے؟ اللہ تعالی کے ہاں قبولیت میسر آنا بندے کی بڑی سعادت ہے اور اس سے محرومی بہت بڑی شقاوت وبدبختی۔)

عربی:۔

إنها لم تنم الليلة مع زوجها ومن ثم تشعر ببدنها كأنه متعب مكدود يتوق إلى الدفء من الزوج، وأما البائسة المطلقة فاسألوها عن قلقها و كيف باتت هى بدون زوجها المفارق لها والذى قد طلقها فطردها فاصبحت مهجورة منسية! (وما بال من أنساه الله وطرده!)

فارسی:۔

من این شب باشوہر خودم ہمخواب وہم بستر نبودم و باین سبب بدنم دردی کشد ورنجیدہ شدم، و کسے کہ دردورنج ھجر وفراق رانمی شناسد اورا باید کہ اززن مطلقہ و مھجورہ بپرسد کہ شبش چساں بسرمی برد!

English:

She could not sleep beside her beloved husband. She therefore feels tired and neglected! But ask that woman who has been forsaken by her husband because she is a wretched woman! But what about those who have been forsaken by their Lord?

(31)

سَاھْوْرِے ڈھوئی نہ لَھی، پئِیے نَاھیْں تھَاں
پرُ وَاتْڑِی نہ پُچھّے، دَھن سُھَاگن نَاں

لفظی تشریح:۔

(ا) سَاھور ے اور (سَوْھَرے): سسرال والے۔(۲) ڈھوئی: آمد، سہارا، پناہ، آسرا۔(۳) لَھیْ: (لھنا، اترنا) ٹھکانہ۔(۴) پئیے: میکے، پیکے، ماں باپ کا گھر۔(۵) تھاں: جگہ، ٹھکانہ۔(۶) پُر: پیا، محبوب، پیارا، شوہر۔(۷) واتڑی (وات: منہ) منہ کی بات، حال احوال، خیر خیریت پوچھنا۔(۸) دھن: دولت، عورت، بڑا (بڑی)، واہ!(۹) سُھاگن: (سوھاگن) شوہر والی، آباد عورت، شادی شدہ۔(۱۰) ناں: نام کی، برائے نام۔

اُردو:۔

سسرال میں آمدورفت ہے نہ رہائش ٹھکانہ، میکے میں کوئی جگہ ہے نہ پیا دل کی بات پوچھے ہے، واہ! یہ کیسی نام کی سہاگن ہے! (سسرال سے مراد یہاں آخرت اور عقبٰی ہے اور میکے سے بابا فریدؒ کا مقصود یہ دنیائے فانی ہے، سہاگن عورت سے مراد یہاں پر بیچاری روح ہے ۔جس روح کیلئے دنیا فانی تو موت نے چھین لی، آخرت میں ویسے جگہ نہیں، پیا سے مراد مالک و خالق ہے جوسدا بے نیاز ہے!)

عربی:۔

(هذه هی قصة الروح المطرودة من جنة الله وجواره حیث لا قرار لها فی الدنیا وهی تتوق دائما إلی موطنها الأصلی فی جنة الله وجواره ولا یحفل بها الحبیب المالك وهو الله!) لا مأوی لها ولا ملجأ فی أصهارها کما أنها لا تجد لها مکانا عند أبویها ولا یحفل بها حبیبها أوزوجها فیا لها من متزوجة ذات بعل!

فارسی:۔

نمی توانم کہ بخانہ شوہرم بروم، ودر خانہ پدرم ہم جانہ ماندہ است شوہر مجبوبم با من ہم تکلم نہ دارد احوالِ من نمی پرسد، ولے باین ہمہ ایشان مرا زن مزوجہ می خوانند!!

English:

She has no place or refuge with her in-laws. The parents have bidden her farewell. Her husband does not want to talk to her! So what a lovely bride! (The forsaken and poor spirit is being driven away everywhere and by every one!).

(32)

یہ شعر بابا گرونانک نے بابا فریدؒ کے اوپر والے شعر کے جواب میں کہا:۔

ساھورے پئیے کنْت کی، کنْت اَگم اَتھاہ
نانک سو سُھاگنی، جو بھاوے بے پروَاہ.

لفظی تشریح:۔

(۱) اگم : آخرت،(۲) اتھا: پہنچ سے باہر، پراسرار۔(۳) بھاوے: (بھاون سے) بھائے، پسند آئے۔

اُردو:۔

سسرالی دنیا ہو (آخرت ہو) یا میکے کی دنیا (یہ جہان فانی) سب کچھ مالک الملک کا ہے اور مالک الملک کی ذات پہنچ سے باہر اور بے حد گہرائی والی ہے اس لئے نانک تو یہ کہتا ہے کہ سہاگن (کامیاب اور

کامران)وہی ہے جو اس ذات بے نیاز کو پسند آجائے!(یہ بابا جی کا اللہ تعالیٰ کی قدرت مطلقہ، کہ وہ قادر علی الاطلاق ہے، پرایمان کی دلیل ہے!)

عربی:۔

اِن عـالم الأصهار (الآخرة) وبيت الأبـويـن (دنيا نا هذه) كل ذلك لله وحده (ولله ميـراث السـمـوات والأرض) والـلـه سبحانه و تعالىٰ غنى صمد وليس له حدود ولا ثغور، اذن، فـالـنـا جـح الفائز فى الدنيا فى رأى البابا (نانك مؤسس الديانة السيخية) هو الذى أحبه الله و رضى عنه وهو غنى لا يحفل بأحد وهو يفعل ما يريد!

فارسی:۔

(واین مقولہ بابا گرو نانک ہست کہ در پاسخ شعر بابا فرید، کہ گذشت، گفتہ بود): جہان آئندہ (آخرت) باشد یا این جہان فانی، ہمہ جہانہا در ملک مالک باشند ومزوجہ (یابندۂ قبول یافتہ) آن باشد کہ حبیب بے نیاز ولاشریک او را پسندد!

English:

(These lines are by Baba Nanak, the founder of "Sikh" religion in reply to Baba Fareed's preceding Bait.)

The world of in-laws or the world hereafter and the world of parents or this world, both belong to the Al-mighty Who is Omnipresent! So who so ever is liked by Him will be the successful in this world and in the world hereafter.

(33)

نَـاتِـیْ، دُھـوتِـیْ، سَـمْبھـیْ، سُتِّہیْ آءِ نچِنْد
رھی سُو بیڑِیْ ھنگْ دِی، گئی کَتھوری گند

لفظی تشریح:۔

(۱) نـاتی: نہائی۔(۲) دھـوتي: دُھلی ہوئی،دُھل کر۔(۳) سـمبھی: سنوری، بناؤ

سنگھار کیے ہوئے، سجی ہوئی۔(۴) ستی آ: آکر سوگئی۔(۵) نچند: بے چنت، بےفکر، پرسکون۔
(۶) بیڑی: کچھ، تھوڑی مقدار۔(۷) ہنگ: ھینگ۔(۸) کتھوری: کستوری۔(۹) گند (اورگندھ): خوشبو۔

اُردو:۔

(حسین دلہن یعنی میت) نہا دھو کر اور سج کر کے پرسکون سوگئی۔ اس کے جسم میں کچھ ھینگ کی بدبو رہ گئی ہے (مردہ جسم رہ گیا ہے) کستوری والی خوشبو (یعنی روح) تو چلی گئی! (بابا فریدؒ نے انسانی میت کے کفنائے، نہلائے جانے کے بعد کی حالت کا نقشہ کھینچا ہے جو بیک وقت خوبصورت بھی ہے اور عبرت آموز بھی!)

عربی:۔

اِن الفتاة العروس (أی المیت) قد استحمت واغتسلت فتزینت فاستراحت مستلقاة بکل راحة وهدوء (أی قد کفنوا المیت و حَضَّرُوْه للتودیع اِلی المقبرة فوضعوه علی سریر الجنازة) ولکن العروس لن تبقی طویلا علی حالها تلك واِنما سیعجلون تودیعها خوفا من فساد بدنها و من رائحتها الکریهة مثل رائحة الحلتیت لأن رائحة المسك الطیبة (أی الروح) قد فارقت جسدها (المیت!)۔

فارسی:۔

عروس (میت) غسل کرده وشسته وآراسته آمد و بربسترش خفت، خاموش وساکن بود ولے در بدنش چیزے نمانده از خوشبو (روح) فقط خیزران جسم مرده مانده بود که ازو بوئے بدمی آمد!

English:

The bride has bathed and cleaned herself. She has been campher-laden and shrouded in a white sheet. She is now fast asleep in complete calm and perfect ease! The perfume of Al-Misk (the spirit) has fled and the assafoetida (the decaying dead body) has bean left.

(34)

جُوبَنْ جَانُدِے نه ڈراں، جِےْ شَوه پَرِیت نه جَائے

کِتّی جُوبَنْ پرِیت بِنْ، سُکْ گئے کُملائے!

لفظی تشریح:۔

(۱) جُوبَن: جوانی کی رعنائی، جوانی کی رونق۔(۲) جاندیے: جاتے ہوئے۔(۳) جے: اگر۔ (۴) شوہ پریت: شوہر یا مالک کی محبت، حُبِّ الٰہی۔(۵) کِتی: کتنے ہی، بہت سے۔ (۶) سُک گئے: خشک ہوگئے، سوکھ گئے۔ (۷) کملائے: مرجھا گئے۔

اُردو:۔

میں جوانی کی جاتی ہوئی رونق سے نہیں ڈرتی (صوفی گزرتے ہوئے ایام زندگی کی فکر نہیں کرتا، اسے صرف اللہ کی سچی محبت سے محرومی کا ڈر رہتا ہے) اگر مولٰی سے میری محبت نہ جائے تو،(اس لئے کہ) کتنے ہی جوانی کے جوبن تھے جو محبت (حبِّ الٰہی) سے محروم ہو کر خشک ہو گئے اور مرجھا گئے (اللہ تعالٰی سے سچی محبت رکھنے والے صوفی صافی کو صرف اللہ تعالٰی کی رضا اور محبت سے محرومی کا ڈر رہتا ہے، چراغِ زندگی کے بجھنے کی اسے پروانہیں ہوتی کہ یہ تو شادیٔ وصل کا عبوری مرحلہ ہوتا ہے بلکہ وہ تو اسے ہنستے مسکراتے گلے سے لگاتا ہے، اگر اسے یہ ڈر نہ ہو کہ وہ رضائے الٰہی اور محبتِ خداوندی سے محروم جا رہا ہے!)

عربی:۔

(حب الله يعمر قلب السالك ويقوى ايمانه فإذا حرم قلبه من حبه عزوجل، ذبل فمات!) إنني لست خائفة ذهاب الشباب و رونقه، وإنما أخشى الحرمان من حب السيّد المولىٰ أى حب الله عزوجل! ولقد رأيت الكثير من الفتيات (أرواح الصوفية!) قد فقدن شبابهن و حرمن من رونقه حين حرمن من حب بعولتهن (أى فقدت الأرواح حيويتها بعد الموت إذا حرمت من حب الله و رضاه!)۔

فارسی:۔

من از شباب رفتہ وحسن گذشتہ نمی ترسم گر از محبت شوہر محروم ومردود نباشم زیرا کہ بسے شباب وحسن بود کہ چون از محبت ومودت محروم گشت معدوم وناپید شد!

English:

I do not care if my youth's beauty and splender is gone, because my concern is only the love of my Lord! Many a splender of y)uth withered away and disappeared due to their deprivation of Lord's love and pleasure!

(35)

چِنْت کَھٹُولا، وَان دُکھ، بِرْہ وِچھاوَن لیف
اِیْہ ہمارا جِیُونا، تُوں صَاحِبْ سَچّےْ وِیکھ

لفظی تشریح:۔

(۱) چِنت: سوچ، فکر، چنتا۔(۲) کھٹولا: کھاٹ، چھوٹی چار پائی۔(۳) وَان: سوت۔(۴) بِرَہْ: جدائی، فراق۔(۵) وِچھاوَن: بچھونا، بچھانا۔(٦) لیف: لحاف۔(۷) جِیُونَا: زندگی، جیون۔(۸) توں: تو(۹) صاحب: مالک ، آقا، صاحب سچے: اے مالکِ حقیقی۔(۱۰) ویکھ: دیکھ، توجہ فرما۔

اُردو:۔

ہماری چار پائی فکر اور پریشانی سے بنی ہے۔اس چار پائی کا سوت اور بان دکھ سے تیار ہوا ہے بچھونا اور لحاف فراق سے بنا ہے، تو یہ ہے ہمارا جینا (یعنی ہم دنیا کے اندر اس حال میں ہیں!) اے مالک حقیقی ذرا توجہ فرما! (شاعر نے اس آزمائش کی جگہ، جسے دنیا کہتے ہیں، کا ان انوکھی تشبیہات سے بڑا واضح اور حقیقی نقشہ پیش کر دیا ہے، گویا یہ دنیا واقعی ایک کڑی آزمائش کی جگہ ہے اور انسان کا کمال اس میں ہے کہ وہ حسنِ عمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کڑی آزمائش گاہ سے سرخ رو ہو کر نکل جائے، چار پائی کو آرام کی جگہ اور بستر کو راحت کی آماجگاہ تصور کر کے غلطی کا ارتکاب نہ کرے جو شیطان کا منشا ہے اور وہ اپنے رب سچے کو ہر گز نہ بھولے!)۔

عربی:۔

القلق سریری وقد أعد من الألم والحزن و مضجعی من الهجر و الفراق فهذه هی حیاتنا الدنیا یا مالك الملك! فانْظر حالنا وارحمنا أنت مولانا یا ربنا الصادق الحق! (فالروح لاتزال حزینة قلقة علی فراق حبیبها الجلیل وابتعاد ها عن جواره فی الجنة!)

فارسی:۔

درین حیات فانی سریر ما از قلق است کہ نسیج حزن والم دارد و بستر ولحاف ما از ھجر و فراق است! ببین ای مولای ما! این است زندگی کہ در جہانت بسر می بریم!

English:

My bed is made of cares and worries, its warp and weft is of sorrow and grief, while my bedding and quilt is made of parting and separation! So this is how we live here O my Lord! the Rightful and The Real!

(36)

بِرْھَا بِرْھَا آکھِیے، بِرْھَا تُوں سُلْطَانْ

جت تَنْ بِرْھُوں نہ اُپْجِے، سُو تَنْ جَانْ مَسَانْ

لفظی تشریح:۔

(۱) بِرھا: جدائی، فراق۔(۲) آکھئیے: کہتے ہیں، پکارتے ہیں۔(۳) سلطان: سردار، طاقت والا، اختیار والا۔(۴) جت: جس۔(۵) تن: فرد، شخص۔(۶) اُپجے: ظاہر ہو، پیدا ہوئے، دکھائی دے۔(۷) مسان: شمشان جہاں ہندوؤں کے مردے جلائے جاتے ہیں۔

اُردو:۔

ہم جدائی جدائی پکارتے ہیں، مگر اے جدائی! تو ہی تو اصل طاقت ہے! جس انسان کو جدائی کا احساس نہ ہو تو اسے مردہ جانو یا مردے جلائے جانے والی جگہ ''شمشان'' سمجھو! (اس دنیا کا مزاج اور چلن ہی جدائی ہے، ہر انسان جدائی کا ڈسا ہوا ہے، اس لئے اگر کوئی انسان جدائی کا ستایا ہوا نہ نظر آئے تو اسے مردہ جانو! انسانی روح کی اصل اور سب سے بڑی جدائی تو یہ ہے کہ وہ اپنے رب کے جوار رحمت، جنت سے نکالا گیا ہے، یہی اصل جدائی ہی تو اہل اللہ کا اصل قلق اور اضطراب ہے!)

عربی:۔

الکل ینادی وینطق الھجر والفراق ومن ثم أیھا الفراق أنت تحتل مکانۃ السلطان

القاهر بين عواطف البشر بأنواعها، وأن القلب الذى لايشعر بالفراق ولم يذق ألم الهجر فكأنه هو حجر أو خراب مثل المكان الذى يحرق فيه الهنادكة موتاهم!

فارسی:۔

ما نام هجر و فراق می بریم و لے نمی دانیم که این فراق قوت حقیقی آمده، زیرا که آن کس از لذت زندگی محروم است و مانند گورستان باشد که لذت فراق نچشیده و ثقل هجر را نشناخته است!

English:

We always cry: Separation Separation! In fact O Separation! you are the real authority. It is therefore, that the person who does not feel or complain separation, he is just like the dead or a place where the Hindus burn their dead bodies!

(37)

فریدا اِینہ وِس گندلاں، دھریاں کھنڈ لِواڑ

اِک راھندے رَہ گئے، اِک رادھی گئے اُجاڑ

لفظی تشریح:۔

(۱) وِس: زہر۔(۲) گندلاں: سرسوں کے تنے جن کا سالن بنایا جاتا ہے۔(۳) دھریاں: پڑی ہیں، رکھی ہیں۔(۴) لِواڑ (لواڑن سے): جس کے معنی ہیں لپیٹنا۔(۵) راھندے: ہل چلاتے، رَاھن، زمین کو ہل چلا کر فصل کاشت کرنے کے قابل بنانا۔(۶) رادھی: بوئی ہوئی، رادھن: بونا، کاشت کرنا۔ (۷) اجاڑ (جاڑن): ویران کرنا!

اُردو:۔

(بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ دنیا کی حقیقت سمجھاتے ہیں): فریدا! یہ دنیا زہر والی سرسوں کی پڑی ہوئی گندلیں یعنی تنے ہیں جن پر کھانڈ لپیٹ دی گئی ہے! کچھ تو اس میں ہل چلاتے اور محنت کرتے کرتے گذر گئے جبکہ کچھ نے تو بیجی ہوئی کھیتیاں بھی ویران کر دی ہیں (یہ دنیا باہر سے اچھی نظر آتی ہے مگر حقیقت میں یہ اچھی نہیں ہے۔ انسان یا تو اسے سجانے اور آباد کرنے میں لگے رہے مگر کچھ آباد کو بھی برباد کر گئے۔

اس دنیا کے رنگ بھی انوکھے اور نرالے ہیں!)

عربی:۔

یا فرید! هذه الدنيا الفانية ظاهرها حلاوة ولكن حقيقتها هي مرارة السم! فهي سويقات الخردل المسمومة المغلفة بالسكر، وترى أهل الدنيا إما ظلوا يعمرونها ويحرثون في حقولها، بينما البعض الآخر منهم راحوا يخربون المزارع تخريبا و يبددونها تبديدا!

فارسی:۔

فرید! این جهانِ دنیا را چون ساقهائے خردل مسموم شمر که قنداق کرده شد! بعضے از مردمان این جهان رابنا کنند، وبعضے بنا کرده را خراب وویران کنند!!

English:

This world of ours is like sugar-coated stalks of mustard, placed before us. Some of the people used to build and cultivate it, while, the others destroyed that was built or cultivated!

(38)

چَار گوَایَاں هَنْڈھ کے، چَار گوَایَاں سَمْ
لِیکھا رَبْ مَنگِیسِیَا، تُوں آیُوں کِیْھڑے کَمْ

لفظی تشریح:۔

(۱) چار: مراد چار پہر دن کے اور چار پہر رات کے۔(۲) گوایاں: گم کیں، کھودیں، ضائع کر دیں۔(۳) ھنڈہ کے: استعمال کرکے، "ھنڈان" اور "ھنڈاون" کے معنی ہیں پرانا کرنا۔ (۴) سَمْ: سَمَّنْ سے: سونا، سوکر۔(۵) لیکھا: حساب کتاب۔(٦) منگیسیا: تجھ سے مانگے گا۔(۷) آیوں: آنا اور آون سے ماضی ہے، تو آیا۔(۸) کیھڑے: کس، کونسے۔(۹) کم: کام۔

اُردو:۔

دن کے چار پہر تو تو نے کام کاج میں گنوا دیئے اور رات کے چار پہر سوتے ہوئے گذار دیئے۔ ربّ تجھ سے حساب کتاب مانگے گا کہ تو اس دنیا میں کس کام سے آیا تھا؟ (یعنی دن رات کے آٹھ پہر یا چوبیس

گھنٹے جو تو نے یادِ الٰہی کے بغیر گذار دیئے ہیں دن بھر دنیاوی کام کاج میں اور رات کو سوتے ہوئے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بندوں (عباد) کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے اور وہ اسی لئے اس دنیا میں آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہی سوال کرنا ہے کہ جس مقصد کیلئے تمہیں پیدا کیا تھا وہ کہاں تک پورا کیا؟ تو اس جواب کیلئے انسان کو تیار رہنا چاہیے۔)

عربی:۔

قد ضيعت أيها الإنسان ثانية عشرة ساعة من يومك وأنت تكسب وتعمل لدنياك ثم ثانية عشرة ساعة أخرى من ليلك قد ضيعتها غافلا نائما أفما عرفت أن الله سائلك عن هذه الساعات وعن غرض وجودك والمهمة التى جئت إلى الدنيا من أجلها(وذلك كما قال جل شأنه: وما خلقت الجن والإنس إلا ليعبدون!)

فارسی:۔

چہار پاس را در کار روزانہ تلف کردی و دیگر چہار پاس را در خفتن بر باد دادی (روز و شب را ضائع ساختہ ای) حق تعالیٰ ترا خواہد پرسید کہ من ترا فرستادم و نمی دانی کہ چرا فرستادم ترا درین جہان دنیا؟

English:

You O man! have spent your day in worldly pursuits while the night have been wasted in rest and sleep! Allah Almighty is going to ask you about this negligence and heedlessness then what will be your justification?

(39)

دَرْ دَرْوَازے جَائے کہ، کِیُو ڈِٹھو گھڑیال

اِیہ نِدُوسَا مَارِیئے، ھَمْ دُوسَاں دا کیا حال

لفظی تشریح:۔

(۱) دَرْ دَروازے: دروازے کے اندر، دروازے کے بیچ میں، دروازے پر۔(۲) جائے کہ: جا کر۔(۳) کِیوُ: کیسے، کس طرح۔(۴) ڈِٹھو (ڈِٹھا): دیکھا۔(۵) اِیہ: یہ۔(۶) ندُوسا: بے

قصور، نردوش، بیگناہ۔(۷) مارئیے: مار رہے ہیں۔(۸) ھم د و سان دا: ہم قصورواروں کا، ہم گنہگاروں کا۔

اُردو:۔

میں نے دروازے پر جا کر کیا (عجب منظر) دیکھا کہ ایک گھڑیال ہے (جسے وقفے وقفے سے بجایا جاتا ہے)، یہ تو بے قصور ہے (اگر اسے یونہی) پیٹا جا رہا ہے (تو پھر) ہم قصورواروں، گنہگاروں کا کیا عالم ہوگا۔ (گویا ہمیں تو اس قسم کے ہتھوڑے سے مسلسل پیٹا جایا کرے گا! یوں لگتا ہے کہ بابا فریدؒ جیسے صاحب حال صوفی نے کہیں قیامِ دہلی کے دوران میں شاہی قلعے کے دروازے پر جا کر گھڑیال بجائے جانے کا منظر دیکھا ہوگا، وقفے وقفے سے گھڑیال کو لوہے کے بھاری ڈنڈے یا ہتھوڑے سے پیٹا جانا فرید جیسے باشعور و حساس انسان، عبقری شاعر اور نیک و نازک دل صاحب حال صوفی کیلئے یہ منظر اثر انگیز ثابت ہوا۔ مشہور عرب ادیب اور نحوی ''المبرد'' نے اپنی کتاب ''الکامل'' میں ایک حساس خارجی کا ایسا ہی واقعہ لکھا ہے۔ عربوں کے ہاں خارش زدہ اونٹ کا آخری علاج یہ تھا کہ اسے قطِران یا تارکول سے داغا جاتا تھا، اونٹ درد کے مارے خوفناک انداز میں ''باں باں'' کرتا تھا جو قرآن کریم میں مذکور دوزخیوں کے منظر کے مشابہ تھا، خارجی یہ کہتے ہوئے بے ہوش ہو کر گر پڑا کہ اگر دنیا میں اونٹ کا یہ حال ہے تو دوزخ کے تارکول سے داغے جانے والے مجرموں کا کیا حال ہوگا۔)

عربی:۔

قد رأينا منظر الجرس القرصى المضروب بالمطرقة عند الباب حيث كانوا يضربونه إيذانا بمضى الساعة، ولكن الجرس المسكين يُضرب دون أى ذنب أذنبه أو اِثم اقترفه فأما المذنبون من البشر فما عسى سيكون مصيرهم وهم يضربون فى نار جهنم؟ (والمنظر يشبه بما ذكره المبرد فى كامله من كى الجمل!)

فارسی:۔

من بر در قلعہ رفتم وآن جا ناقوس را دیدم کہ مرد مان او را می زدند، چنان ہول زان حال بر من نشست کہ روز حساب را یاد کردم و پریشان گشتم کہ این ناقوس بیچارہ کہ گناہے ندارد، از را می زنند، اما ما کہ گنہگاریم با ما چہ خواہند کرد!؟

English:

The gong is being beaten hard and punished severely but it is innocent! Then what about us, the sinners? (This scene of gong beeting impressed the Sufi poet very much and his impression is before us!)

(40)

گھڑیے گھڑیے ماریئے، پَھرِیں لَھے سَزائے
سُو هیئڑا گھڑیال، جِیو ڈُکھّی رَیْن وِھائے

لفظی تشریح:۔

(۱) گھڑیے گھڑیے :یعنی ہر ہر گھڑی، جیسے جیسے ایک گھنٹہ یاوقت مکمل ہوتا ہے۔(۲)مارئیے : مارتے ہیں، بجاتے ہیں۔(۳) پھریں: ہر پہر، پہر کے بعد۔(۴) لَھے : اترے، کم ہو، لھے سزا : یعنی سزا کم ہوتی جائے، سزا کے بعد ہمزہ اور یا وزن وقافیہ کی ضرورت کیلئے ہے۔(۵) سُو: اسی طرح۔ (۶) هیئڑا: دل۔(۷) جیو: جیسے، جس طرح، اسی طرح۔(۸) ڈکھی: دکھی۔(۹) رَین: رات۔(۱۰) وِھائے: گذارے ، بسر کرے۔

اُردو:۔

گھڑیال ہر ہر گھڑی کے بعد بجاتے ہیں، (اس طرح گویا) ہر ہر پہر کے بعد سزا (اس گھڑیال کے سر سے اترتی) کم ہوتی ہے (بالکل) اسی طرح دکھی انسان رات بسر کرتا ہے (یا لمحات شمار کرتا رہتا ہے) (یہاں بابا فریدؒ نے گھڑیال کے بجنے کے مقابلے میں دل کی دھڑکن کو رکھا ہے، جس طرح بار بار بجنے سے گھڑیال کی سزا کم ہوتی جاتی ہے اس طرح بار بار دھڑکنے سے دل کی مدت بھی ختم ہوتی رہتی ہے، طالبانِ حق فراقِ حبیب میں یہ گھڑیاں اور دھڑکنیں گویا شمار کرتے رہتے ہیں کہ کب دل کی دھڑکن ختم ہو اور فراق کے لمحات پورے ہو جائیں تاکہ اللہ کے جوارِ رحمت میں جگہ مل سکے!)

عربی:۔

الجرس القرصی یضرب علیه بعد کل نوبة من الوقت وبذلك ینقضی وتخفف عقوبة

الجرس المسكين، و كذلك قلب الإنسان يدق دقات مسلسلة فيقضى القلب و الجرس كلاهما لحظاتهما كما يقضى الإ نسان الحزين الكئيب ليله الثقيل الطويل! (ضربات الجرس تشبه دقات القلب!)

فارسی:۔

ایشان ناقوس رابعداز ہر پاس می زدند وگمان بردم کہ ازیں ضربات متواتر عقوبت ناقوس می کاہد وکم می شود، چنا کہ مریض ساعات شب را می گذارد و ثقل وبارش کم می شود، این ناقوس ہم دل دارد و بارش ازیں ضربت ہا می کاہد وکم تر می شود!

English:

The gong is beaten hard after every hour, thus its punishment is being reduced. In the same manner, the heart (of the lovers of Almighty Allah) continues to beat as some sick or sad person spends his painful night.

(41)

بُڈھا ھُویا شَیْخْ فرید، کَنبَّنْ لگی دِیْہْ

جے سَو وَرْھیاں جِیُونا بھی، تَنْ ھُوسِیْ کھِیْہْ

لفظی تشریح:۔

(۱) بڈھا: بوڑھا۔(۲) کَنبَّن: کانپنا،لرزنا۔(۳)دیہ: بدن،اعضائے جسمانی کے یکجا رہنے کی کیفیت دِیہ کہلاتی ہے۔(۴) سوورھیاں: سوسالوں تک۔(۵) جیونا: جیون،زندہ رہنا۔ (۶) ھوسی: ہوگا۔(۷)تن: بدن (۸) کھیہ: خاک،غبار،مٹی۔

اُردو:۔

شیخ فرید اب بوڑھا ہو چکا، اس کے بدن کے جوڑ کمزور ہو گئے ہیں اور وہ لرزنے لگا ہے۔ (چلئے! کیا ہوا؟ موت قریب آ گئی تو کیا ہوا؟) ہم اگر سو برس بھی زندہ رہے تب بھی یہ بدن تو خاک ہی ہونا ہے!(بابا فریدؒ نے چونکہ طویل عمر پائی اور معمرین میں شمار ہوئے اس لئے وہ ضعفِ پیری اور نقاہت کے شاکی

نظر آتے ہیں، نیز اس لئے کہ بندہ مومن تو وصالِ الٰہی کیلئے بیقرار ہوتا ہے اس لئے انتظارِ یار اور ضعفِ پیری نے اس بیقراری کو دوچند کر دیا تھا!)

عربی:۔

قد كبر الشيخ فريد وضعف حيث أخذ بدنه يرتعد ويترنح (ولكن لا بأس إذا قرب الأجل فإن) بدن الإنسان سيصير ترابا وإن عاش مئة سنة!

فارسی:۔

شیخ فرید پیر شد زیرا کہ بدنش می لرزد، ولے غم نیست کہ انجام بدن انسانی خاک است و خاک خواہد شد اگر چہ صد سال می زیست!

English:

The old age has befallen Shiekh Fareed and his body has begun to shake due to weakness. But, there is no harm in it as the last goal of the human body is the dust even if he lived for a century or more!

(42)

بَار پَرَائے بَیْسْنَا، سَائِیں مُجھے نہ دِیْہ

جے تُوں اِیوِیں رَکھسِی، جِیُو سَرِیرُوں لِیْہ

لفظی تشریح:۔

(۱) بار: دروازہ، گھربار۔(۲) بَیْسَنَا: بیٹھنا۔(۳) سائیں: آقا، رب۔(۴) دِیْہ: دے، دے دے، دینا سے دے اور لینا سے لے، امر کے صیغے ہیں مگر بات میں زور پیدا کرنے کیلئے آواز میں "ہ" شامل کیجاتی ہے۔(۵) ایویں: اسی طرح۔(۶) رکھسی: رکھے گا۔(۷) جیو: جی، روح، جان۔(۸) سریوں: بدنوں، بدن سے، جسم سے۔

اُردو:۔

پرائے دروازے پر بیٹھنا مولیٰ میرے نصیب میں نہ کرنا، اگر تو مجھے اس طرح زندہ رکھنا چاہتا ہے تو

پھر بہتر یہ ہے کہ میرے جسم سے روح نکال لے! (دوسروں کا سہارا اور محتاجی بڑھاپے کا اہم ترین مسئلہ رہا ہے، بابا فرید" کو بھی یہ گوارا نہیں ہے)۔

عربی:۔

اللهم لا تجعلني أجلس أو أقف على باب أحد غيرك! وإذا كان كذلك (في مقاديرك) فإنني أفضل عليه الموت يارب! لا تكلني إلى غيرك وأدعوك متضرعا إليك أن تميتني موتة العز والشرف!

فارسی:۔

نشستن بر در غیر و زیستن زیر سایۂ دیگران نمی پسندم یارب! و گر این چنیں زیستن مقدر من ساختہ ای پس خوشتر آن باشد کہ جان عزیزم را بتو می سپارم و در جوار رحمت می رسم!

English: `

O my Lord! Don't make me sit at the doors of others and let not me be in need of others help! But, if you have made it inevitable fortune for me, then take away my life so that my soul may rest in peace with you !

(43)

کَنْدھْ کُھَاڑَا، سِرْ گھڑَا، وَنْ کے سِرْ لُھَارْ
ھَوں لُوڑاں شَوہ آپنا، تُوں لُوڑِیں اَنگیارْ

لفظی تشریح:۔

(۱) کندہ: کندھا۔ (۲) ھوں: میں۔ (۳) وَن: درخت، ایک خاص درخت کا نام بھی ہے۔ (۴) لھار: لوہار۔ (۵) ھوں لوڑاں: میں تلاش کرتا ہوں۔ (۶) شوہ: آقا، شوہر، رب، مالک۔ (۷) تولوڑیں: تو ڈھونڈھتا ہے۔ (۸) انگیار: انگارے، آگ، مراد ہے دنیا۔

اُردو:۔

لوہار کے کندھے پر کلہاڑا، سر پر گھڑا ہے اور وہ ایک درخت کے سر سوار ہے (اسے کاٹنا چاہتا ہے)

مجھے ہے اپنے ربّ کی تلاش اور تو ڈھونڈھتا پھرتا ہے انگارے! (طالبِ دنیا آگ کے پیچھے ہے۔ جس طرح فرمایا گیا کہ دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں، جبکہ اللہ والوں کو اپنے رب کی رضا اور خوشی ہی مطلوب ہوتی ہے۔!)

عربی:۔

هـذا حـداد قـد جـاء وعلى كتفه فاس وعلى رأسه جرة ماء ويريد أن يقطع حطبا من الشجرة ! أمـا أنـا فأطلب ربى الحبيب وأما انت يا حداد فقد جئت تبحث عن الجمرات! (أى أطلب النجاة من النار والحداد يبحث له عن الحطب فطالب الدنيا وطالب العقبى يفترقان فى طِلابهما وكل واحد منهما له وجهة هو موليها!)

فارسی:۔

آھنگرے آمدہ کہ درختے رابُرَد وطبر وجرہ باخودش می دارد (ولے فرق است میان طلبیدن ما) من خدائے خود را می طلبم واو در تلاش هیزم است برائے سوختن!

English:

An iron-smith came there along with his hatchet and pitcher of water so that he may be able to cut fire wood from a tree. And see the difference! I am searching for my Lord Almighty but he is after fire-brand!

(44)

اِکْنَان آٹا اَگلا، اِکْنَان نَاهِین لُوْنْ

آگے گئے سِنجَاپسن، چوٹا کھاسِی کَوْنْ

لفظی تشریح:۔

(۱) اکنان: کئی ایک، کچھ، چند۔ (۲) اگلا: بے حساب، کافی، بہت زیادہ۔ (۳) آٹا: مراد اناج، دولت۔ (۴) لُوْن: نمک۔ (۵) آگے: مراد اگلا جہاں، آخرت۔ (۶) سنجاپسن: پہچانے جائیں گے۔ (۸) چوٹا: خسارہ، گھاٹا۔ (۸) چوٹا کھاسی کون: کون خسارے میں ہوگا۔

اُردو:۔

دنیا میں کچھ تو ایسے ہیں جن کے پاس بے حساب آٹا (رزق) ہے بعض ایسے ہیں جن کے پاس نمک بھی نہیں ہے (بالکل کنگال ہیں) لیکن آئندہ جہان میں یہ جانے پہچانیں جائیں گے کہ ان میں سے خسارہ اور گھاٹا کس نے کھایا ہے (سب کو اپنے اپنے کیے کا بدلہ مل جائے گا اور نیک و بد کا پتہ چل جائے گا۔)

عربی:۔

اِنك ترى الناس قد جمعوا الرزق وادخروا الثروات الضخمة بينما البعض الآخر منهم ليس لديهم شئ وحتى الملح ولكنهم سوف يُعرفون جميعهم يوم الحساب يربحون أم يخسرون!

فارسی:۔

می بنی کہ در جہان کساں ہستند کہ رزق وثروت بے حساب دارند یعنی ایشاں اغنیا ھستند، و لے بعضے از ایشاں چیزے ندارند حتی کہ نمک ہم ندارند یعنی مفلسان وفقراء ہستند، و در عقبی حقیقت شاں معلوم خواہد شود کہ خاسر کیست ومنفعت نصیبے کس است!

English:

Some of the people own abundant wealth while some of them don't possess any-thing even they have been deprived of the salt i.e. they are poor and possess nothing. But they shall know in the world hereafter who is the loser amongst them.

(45)

پَاسْ دَمَامے، چھت سِرْ، بھیرِیْ، سَڈْوْرْڈْ
جَائے سُتّے جِیرَانْ مِیں، تھے اِے یتیمَانْ گڈ

لفظی تشریح:۔

(۱) دَمَامے: نقارے، نوبت۔ (۲) چَھتْ سِر: یعنی سر پر چھتّر۔ (۳) بھِیرِیْ: باجہ،

نفیری۔ (۴) سَـــدُو: سرتال کی آوازوالے۔ (۵) رَڈ: بھٹ، قصیدہ گو، شاعر۔ (۶) جِیْـرَان: پڑوس، ہمسائیگی، ہمسایہ (۷) تھیے ایے: ہوگئے۔ (۸) یتیـمـاں: بہت سے یتیم، (یتیم کی جمع یَتَـامٰـی، یتیماں دونوں ہوسکتی ہیں اوروزن ''اتیاں'' کی طرح ہے لیکن ''ایتماں'' نہ عربی جمع ہے نہ فارسی بلکہ غلط ہے البتہ اَیتَام جمع ہوتی ہے مگر ''اتیماں'' بر وزن یتیماں اور یتاماں (یتامیٰ) بالکل سِکھی پیداوار ہے!)۔ (۹) گَـڈ: گڑھے گئے، گاڑھ دیئے گئے دفن کردیئے گئے۔

اُردو:۔

کتنے ہی بادشاہ ہوں گے جن کے پاس نقارے، سر پر سایہ کے لئے چھتر، باجے والے، گانے والے اور قصیدہ گو ہوتے تھے آخرکار یتیموں کے ساتھ دفن ہوکران کے پڑوسی بن گئے (موت سب کیلئے، سب کو یکساں بنانے والی اور کسی کو محروم کرنے والی نہیں ہوتی۔)

عربی:۔

إن أصحاب السلطة والجاه من الملوك الذين كان معهم اصحاب الدفوف وعلى رؤسهم العرائش ولديهم المطربون والمادحون من الشعراء والحاشية قد قضى عليهم الموت فدفنوا واستراحوا فى مكان خامل فى جيران اليتامى والمساكين فسوى الموت بينهم جميعا!

فارسی:۔

شہنشاہان بودند کہ بسیار اصحابِ دفوف وچترہا برسر، ومطربان ومغنیان ومدح گویان داشتند ولے مرگ ایشاں را فنا کرد ودر مقابر یتامی ومساکین دفن شدند ومرگ برہمہ مستولی وغالب شد وہمہ را یکسان ساخت!۔

English:

Many a king had bands canopies on their heads, singers, musicians, poets and courtiers to laud and amuse them! Death levelled all of them with the orphans and the poor in an unknown place in graveyard!

(46)

کُوٹھے مَنْڈَپْ مَاڑِیَاں، اُسَارْدِے بھی گئے
کُوڑَا سَوْدَا کَر گئے، گورِیں آئے پَئے

لفظی تشریح:۔

(۱) کوٹھا: مکان، کمرہ، رہائش۔ (۲) مَنْڈَپ: حویلی۔ (۳) مَاڑِیْ: اونچا محل۔ (۴) اُسَارْنَا: مکمل کرنا، اونچا کرنا، تعمیر کرنا۔ (۵) کُوْڑَا: جھوٹا۔ (۶) گورِیں (گور: قبر): قبروں میں۔ (۷) آئے پئے: قبروں میں ڈال دیئے گئے!

اُردو:۔

جولوگ مکانات، حویلیاں اور محلات مکمل کرتے تھے وہ بھی رخصت ہو گئے، یہی تو تھے جنہوں نے جھوٹا کاروبار کیا تھا، پھر قبروں میں آ کر دفن ہو گئے! (تمام تر دنیاوی دھندوں میں ہی پڑا رہنا پسندیدہ بات نہیں، ٹھوس اور پسندیدہ بات یہ ہے کہ آخرت سنوارنے کیلئے نیک کام کئے جائیں، اللہ کی عبادت اور ذکر کیا جائے۔)

عربی:۔

إن الذين بنوا قصورا عالية و دورا واسعة قد كانت نهايتهم الموت، إنهم اشتغلوا بتجارة كاذبة و خدعتهم زهرة الحيوة الدنيا فأودت بهم إلى المقابر حيث دفنوا (مفاخر الحياة الدنيا ومفاتنها تنتهى بالإنسان إلى القبر الموحش!)

فارسی:۔

آناں کہ بنا کردند منزلہا و دارہا و قصرہا دریں دنیائے فانی، کارشاں باطل و بے سود بود، ورفتند ازیں جہاں سوئے مقابر تہی دست و محروم و ہیچ کس از ایشاں خبرے نداد کہ چساں رفتند و چرا آمدند!

English:

Those who built the manor-houses, the castles and palaces, they could achieve nothing for their life after death. For all these monuments are of vain pursuit and false business! They just went

their ways to the graveyard while their hands were empty and were deprived of !

(47)

کھنتھڑ میخاں اَگلیاں، جِند نہ کائی مِیخ
واری آپو آپنی، چلّے مشائخ شیخ

لفظی تشریح:۔

(۱) کھِنتھڑ: گودڑی، مراد وہ جسم ہے جو اس گودڑی کے اندر ہے۔ (۲) اگلیاں: ان گنت، بے شمار۔ (۳) جِند: روح۔ (۴) کائی: کوئی۔ (۵) میخ: کیل۔ (۶) واری آپو آپنی: یعنی اپنے اپنے نمبر پر، اپنی اپنی باری پر۔ (۷) چلے: رخصت ہوگئے۔ (۸) مشائخ: شیخ کی جمع ہے، مراد بڑے عالم اور بزرگ۔

اُردو:۔

گودڑی کے اندر جو انسانی جسم ہے وہ بہت سی میخوں میں جکڑا ہوا ہے (یعنی پابندیوں میں بند ہے) جبکہ روح ان جکڑ بندیوں سے آزاد ہے۔ بڑے بڑے بزرگ بھی اپنی اپنی باری موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں، موت کا وقت ہے جو آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔

عربی:۔

کم من عضو یضمه جسد الإنسان (من الأیدی والأرجل والمعدة والأمعاء الخ) الذی یشده المئات من الأوتاد (أو القیود) وأما الروح فلا یشده وتد أو حبل فهی حرة طلیقة تفارق الجسد إذا حان موعدها لا فرق فی ذلك بین الکبیر والصغیر فالکل ذاهب حسب نوبته و دوره وحتی شیخ المشائخ!

فارسی:۔

جسم انسانی مرکب است از اعضاء واین عضوها مقید و مربوط هستند با یکدیگر از بسیار میخهائے وأما روح انسانی مقید و محبوس نباشد و می تواند که پرواز بکند و قالب را تہی کند چنانکه مقدر و مبرم است!

English:

This human body of ours is made of a thousand parts which are tied and dovetailed together. But the soul is one solid piece. It has no parts dovetailed. All the human beings whether big or small, king or commoner, the sinner or the saint...all are to die and leave this world. They will have to return to dust and burried in the graveyard!

(48)

دُوھِیں دِیوے بَلَندِیاں، ملک جو بیٹھا آ

گڑھ لِیتا، گھٹ لُٹیا، دِیوڑے گیا بُجھا

لفظی تشریح:۔

(۱) دُوھِیں: دونوں۔(۲) دیوے: چراغ، مراد آنکھیں۔(۳) بَلَندیاں (بلن سے) جلتے ہوئے روشن ہوتے ہوئے۔(۴) ملک: فرشتہ، عزرائیل۔(۵) گڑھ: قلعہ۔ (۶) لیتا: لیا، فتح کیا۔ (۷) گھٹ لٹیا: دل لوٹا۔(۸) دیوڑے (دیوے کی تصغیر) چھوٹے چراغ، آنکھیں۔

اُردو:۔

دونوں آنکھوں کے چراغ جل رہے تھے، موت کا فرشتہ جو آ کر بیٹھ گیا، اس نے جسم کا قلعہ فتح کیا۔ سینے میں سے دل لوٹ لیا اور جاتے ہوئے آنکھوں کے چراغ بھی گل کر گیا (یہ موت کا منظر ہے۔سب کے سامنے فرشتہ آ کر جان نکال لے جاتا ہے مگر کوئی اسے روک نہیں سکتا!)

عربی:۔

مصباحان اثنان من العينين يكونان مضيئين فيأتي ملك الموت ويجلس بين أيدى الناس ليقبض روح الراحل فينتصر على البدن وينهب القلب والصدر حين ينزع الروح وحين يغادر يطفئ المصباحين من العينين!

فارسی:۔

چشمہائے انسان بمنزلہ دو چراغہا ھستند کہ روشن و منیر باشند، ملک الموت می آید و بنشیند نزد شخصے کہ قریب الموت است، آن ملک جسم انسانی آن را کہ بمنزلہ حصن باشد مغلوب و مفتوح ساز دو دل مردم را بگیرد و چوں می خواہد کہ روانہ شود ہر دو چراغ را بکشد و می رود! (منظرۂ مرگ است کہ شاعر او راصورت گری کردہ است!)

English:

The Angel of Death raided the fortress of the body, razed the walls and sacked the heart. When he wanted to return, he extinguished the lamps of both the eyes!

(49)

وِیکْھ کَپاھے جو تھیَا، جو سِرْ تھیَا تِلاں

کَماِدے اَزْ کاگَدِے، کُتِّے، کُوئِلیَاں

مَنْدِے عَمَلْ کَرینْدِیَا! اِیہْ سَزا تِنْھَاں

لفظی تشریح:۔

(۱) کپاھے: کپاس کو، کپاس کا۔ (۲) تھیا: ہوا۔ (۳) کمادے: نے شکر کو، نے شکر یا کماد کا ہوا۔ (۴) اَزْ: یہ لفظ اور (حرف عطف) کی پرانی پنجابی شکل ہے۔ (۵) کاگدے: کاغذ کو یا کاغذ (کا ہوا)۔ (۶) کُتّے: کُنّی چھوٹی ہنڈیا، کُنّا: بڑی ہنڈیا جسے پنجابی میں کُنوا بھی کہتے ہیں۔ (7) کوئلیاں: یعنی جو کوئلوں کو ہوا یا کوئلوں کا ہوا۔ (۸) مندے: برے، خراب، ناپسندیدہ۔ (۹) عمل کرینديا: اے عمل کرنے والے۔ (۱۰) تنھاں: انہیں، ان کو۔

اُردو:۔

دیکھ لے کہ کپاس (کو بیلنے میں بیلتے وقت) کیا ہوا (گھانی میں پیلتے وقت) تلوں کا کیا ہوا، کماد کاغذ اور ہنڈیا کا کیا بنتا ہے، کوئلوں کو (کس طرح جلاتے ہیں) اے بُرے عمل کرنے والے انسان! دیکھا (ان سب چیزوں کو برا ہونے اور برا کرنے کی) یہ سزا ملی ہے (اس لئے اپنی سزا کا بھی انہی پر قیاس کر لے۔

اگر تو بداعمالیوں سے باز نہ آیا تو ایک دن تیرا بھی یہی حشر ہوگا!)۔

عربی:۔

إن الأعمال السيئة الشريرة هي التي سيعاقب عليها الإنسان! أفما ترى القطن و السمسم و قصب السكر و الكاغذ أو الورق و القدر و الفحم كيف يعاملها الناس؟ فالبعض منها تعصر بالمعصرة عصارة و تعذب عذابا، كما أن القدر و الفحم يسودان كل شيء تسويدا و من ثم يكرههما الناس و يبغضونهما فانظر أيها الإنسان الذي يرتكب الأعمال السيئة القبحية! لا تأمن على نفسك من العقاب!

فارسی:۔

اے کسے کہ اعمال بد می کنی بیں کہ قطن و سمسم و کماد و کاغذ را چساں در معصرہ می افگند وعصارۂ آنہا می کشند وہمچناں قدر و فحم است کہ ہر جا کہ باشند ہر چیز را سیاہ می کنند و بدیں سبب مردمان آنہا را ہم نمی پسندند!

English:

Can you learn a lesson from the plight of lint, linseed, sugar-cane, paper, coal and earthen kettle! All of them have suffered due to their evil nature, obstinacy and bad effects on other things. The same will be the fate and plight of all the evil doers!

(50)

کَنْدھ مُصَلَا، صُوْف گُلْ، دِلْ کَاتِیْ، گرْ وَات

بَاھَرْ بِسّے چَانَنا، دِل اندھیاری رات

لفظی تشریح:۔

(۱) کَنْدَہ (کَنْدھ): کندھا، (پیچھے گذر چکا ہے)۔(۲) مصلی (مُصَلَا) جانماز۔

(۳)صُوف: اُون۔(۴) گل: گلے میں پہنے ہوئے۔(۵) کاتی: چھری۔(۶) وات: کھلا منہ۔
(۷) دسّے: نظر آئے۔

اُردو:۔

کندھے پر جانماز ہے، صوفیانہ لباس ہے، دل چھری ہے، منہ میٹھا ہے، باہر سے روشن مگر دل اندھیری رات کی طرح کالا! (یہ ریاکار و مکار صوفیوں پر تنقید ہے)۔

عربی:۔

(النفاق والرياء من الرذائل المبغوضة المكروهة وأهلها مبغوضون مكروهون عند الله وخلقه جميعا! وهى أخطر الرذائل وأهولها) المتصوف المنافق المرائى تراه وعلى كتفه سجادة و قدلبس الصوف وقلبه سكين ومقراض ولسانه أحلى من السكر وظاهره مجلى مضئ ولكن قلبه أظلم وأسود من الليل المظلم الحالك!

فارسی:۔

اینک است صوفی مکیر ومنافق کہ بر کتفش سجادہ باشد وصوف زیب تن کردہ است، ولے دلش چوں سکین ومقراض است! ظاہرش روشن ونیک باشد ولے بباطن دل سیاہ دارد کہ سیاہ تراز شب تاریک باشد!

English:

(This is the pen picture of a hypocrite and dissembler Sufi in the words of Baba Fareed) He has a prayermat on his shoulder, woolen robe on his body, his heart is like a dagger, his talk is sweet outwardly very enlightened but his soul is darker than the darkest night! He is a cheat and deceitful!

(51)

رَتِی رَت نہ نِکلے، جے تَنْ چِیرے کُوئے
جو تَنْ رَتّے رَبْ سِیُوں، تِنْ تَنْ رَتْ نہ ہُوئے

لفظی تشریح:۔

(۱) رَتِی: سرخ، تھوڑا، رتی بھر۔ (۲) رَتْ۔ خون، رتی رَت: کے دو معنی ہوئے، سرخ خون، تھوڑا سا خون، رتی بھر خون، یہاں یہی آخری معنی زیادہ مناسب ہیں۔ (۳) تَنْ: بدن، جسم (۴) سِیُوں: کی وجہ سے، کے سبب، ساتھ، طرف سے۔ (۵) تِنْ: اس، اس کا، وہ۔

اُردو:۔

رتی بھر خون نہیں نکلے گا، اگر کوئی جسم کو چیر کر دیکھے، کیونکہ جو جسم اپنے رب کے رنگ میں رنگا گیا (عشق الٰہی سے سرخ رو ہو گیا) اس جسم میں خون نہیں رہتا۔ (مجازی عشق والے مجنوں اپنی لیلاؤں کے فراق میں صرف ڈھانچے رہ جاتے ہیں تو جو اپنے رب کے عشقِ حقیقی میں اور فراق کے درد و غم میں سب کچھ قربان کر کے بابا فرید بن جائے اس کے بدن میں تو پھر رتی بھر بھی خون واقعی نہیں ہوگا۔ یہ بات بابا جیؒ کے حسب حال ہے اور سکھ گرو "مرداس صاحب" نے جو جواب دینے کی کوشش کی ہے اس سے کچھ بات بنی نہیں اس لئے اسے قلمزد کرنا ہی مناسب لگتا ہے!)

عربی:۔

لو شققت جسد الزاهد المتبتل الفاني في حب الله جل جلاله لما وجدت فيه قطرة من الدم، وذلك لأنه قد فني في حب الله وفاز برضاه، ومن ثم زهد في الدنيا ونعيمها، وأعرض عن الأكل والشرب، ومن ثم لم يبق في بدنه قطرة من الدم (كما حدث مع الشيخ فريد نفسه رحمه الله! فالولي الخاشع الخاشي المتخشع ينسى كل شئ سوى الله عزوجل وحتى نفسه والمتعة بنعيم الدنيا!)

فارسی:۔

زاہد متبتل کہ جز عشق خدا چیزے نمی پسندد و خود را در راہ خدا فنا می سازد، خوردن و نوشیدن را ہم فراموش کند و در بیابانہا فقر و فاقہ می کشد و لاغر شود، و آخرش جز استخوان چیزے نماند! (واین چنیں بابا فرید ہم بودے)

English:-

The body of a true saint will not yield a single drop of blood even if you cleave or tear it! The reason is that the true saint is the true lover of Allah Almighty and forgets everything for His love and pleasure, even the food and water. (Such is the fate and plight of a true saint).

(52)

سُوئی سَرُووَرْ ڈھونڈھ لهه، جِتُھوں لَبھّیْ وَتْهٔ
چَهپڑ ڈھونڈے کیا هُووے، چِگڑ ڈُبےّ هَتْهٔ

لفظی تشریح:۔

(۱) سوئی: وہی، ایساہی۔ (۲) سَرُووَرْ: (املائی شکل سَرُ وَرْ بھی ہے) صاف تالاب: صاف پانی والا تالاب (چھپڑ، اسکا مقابل ہے یعنی گندے پانی والا جوہڑیا گڑھا۔ (۳) لَهه: لے، لے لو۔ (۴) جتھوں: جہاں سے (۵) لبّھی: تجھے ملے، تجھے حاصل ہو۔ (۶) وَتھ: موتی، پانی سے دستیاب ہونے والی کوئی اچھی چیز۔ (۷) چھپڑ: جوہڑ، چھوٹا تالاب یا گڑھا (۸) چھپڑ ڈھونڈے: اگر کوئی جوہڑ میں ڈھونڈے (۹) چکڑ: کیچڑ، (۱۰) ڈُبے: ڈوب جائے، بھر جائے۔

اُردو:۔

کوئی ایسا ہی صاف پانی والا تالاب تلاش کر لے جہاں سے موتی یا اچھی چیز حاصل ہو سکے، بھلا گندے پانی والے جوہڑ میں سے کوئی کیا ڈھونڈے؟ وہاں تو کیچڑ میں ہاتھ ہی ڈبونے والی بات ہے۔ (کوئی اچھا انسان اور اعلیٰ مرشد تلاش کرنا چاہیے جہاں سے علم و معرفت کے موتی یا کچھ نہ کچھ قیمتی چیز حاصل ہو ہی جاتی ہے، گھٹیا اور گندے آدمی سے کیا لینا جہاں سے سوائے گندگی اور غلاظت کے کچھ بھی میسر نہیں آ سکتا!

بقول علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

''بوسہ زن بر آستانِ کاملے'' (یعنی کسی مرشد کامل کی چوکھٹ کو ہی چومو!)

عربی:۔

ابحث عن بحيرة واسعة الاطراف، المتلاطمة بالمياه النقية، حيث

تـجـدالـجـواهر واللآلی! ماذا تبحث فی برکة حقیرة ذات الماء الکدر حیث لن تجد فیها غیـر الـوحل والوسخ الذی یلطخ الأیدی وینجسها! (ابحث عن الإنسان النبیل والمرشد الـجـلیـل حیـث تـجدالعلم والوعظ وأعرض عن الرجل الدنی الخسیس الذی لا یعطیك شیئا غیر الرذائل و القبائح)

فارسی:۔

باید کہ درتلاش محیط صاف وشفاف می باشی کہ درو جواہر ولآلی می یابی! چہ می جوئی دریں تالاب آب ناپاک کہ جز لجن ووہ چیزے ندارند! (حذر کن زصحبت مردمان ناپاک وراہ پاکان بگیر کہ گوہر مقصود رایابی چنانکہ اقبال گفت:

(بـوســہ زن بـر آسـتـان کـامـلـے!)

English:-

You should seek oceans of pure water so that you may be able to find the valuable pearls. Leave these turgid pools of muddy water which will not provide you except mud and slime!

(53)

نَنڈِھـیْ کَنـتْ نہ راوِیُو، وَڈِیْ تِھیْ مُوئِی اُسْ

دَھـنْ کُـکِینْدیْ گورْ مِیں تِے شَوہْ نـہ مِلْ اُسْ

لفظی تشریح:۔

(۱)نـنـڈھـی (نِڈ ھی): نوعمرلڑکی، جوان دوشیزہ۔(۲) کَـنْـتْ :شوہر۔(۳) راویـو (راویـا) :رجھایا، راضی کیا۔(۴) وڈی تھی : بڑی ہوئی، بوڑھی ہوگئی۔(۵) موئی اُسْ :وہ مرگئی، اسے موت آگئی۔(۶) دَھنْ :عورت۔(۷) کـکیـنـدی(کـو کیندی) :روتی ہے، چیختی ہے۔(۸) گور : قبر۔(۹) تِے :کہ، اسے۔(۱۰)شَوہ :مالک، شوہر، ربّ(۱۱)نہ مل اُس :اسے نہ ملا۔

اُردو:۔

جوانی میں تووہ شوہر کو راضی نہ کرسکی، بوڑھی ہوکر مرگئی، عورت قبر میں روتی چیختی ہے کہ اسے شوہر نہیں ملا، (بوڑھا زندہ درگور ہونا چاہے، جوانی میں نیکی کی توفیق نہ ہوسکی اب بڑھاپے میں رونا دھونا پچھتانا کیا

فائدہ!!)

عربی:۔

اِن الفتاة فی شبابها لم توفق فی استرضاء زوجها الحبیب (أی لم یعبد الإنسان فی شبابه ربه الخالق!) فإذا کبرت عبثا حاولت استرضاءه فیئست فوصلت إلی قبرها فأخذت تندم و تصرخ وتحن إلی زوجها الحبیب، ولات حین مناص! (الزهد والتعبد فی الشباب سنة الانبیاء علیهم السلام وأما فی الهرم والشیخوخة فالکل یتزهد ویتعبد، وفی الحدیث الشریف: ما بعث الله نبیا إلا شابا والخیر کله فی الشباب!)۔

فارسی:۔

درعہد برنائی شوہرخودش را نتوانست کہ راضی کند ولے چوں پیر شد جز مرگ چارہ نماند وقتیکہ در قبرش رسید زار بگریست کہ شوہر خودش را نمی یابد ولے آرزو دارد کہ آں را راضی بکند (در عہد شباب انسان غافل شود و خالق خودش را راضی نمی کند، وچوں پیر شود و وقت مرگ خدا را یاد گیرد ولے ایں وقت توبہ ہست نہ وقت استرضاء!)۔

English:-

In her youth, she could please her spouse and win over him but she did not bother about that. When she became old and was about to be placed in the grave, she lost hope and began to weap and cry. But all in vain! (The man while he can please his Allah Almighty, he loses the chance but in old age, he becomes pious and repents on his past).

(54)

سِر پَلْیا، ڈاڑھی پَلِی، مُچّھاں بِھی پَلْیاں
رے مَن گیھلے باولے، مائیں کیا رَلْیاں؟

لفظی تشریح:۔

(۱) پَلیا:(اسی طرح پلی اور پلیاں بھی) پَلَن (پلنا، پک کر تیار ہونا، مراد سفید ہونا) سے مشتق

صیغۂ ماضی ۔یعنی سر، ڈاڑھی اور مونچھوں کے بال سفید ہو گئے ہیں۔(۲) دِرے :ارے!۔(۳) گیَهـلـے : غافل، نا سمجھ، نادان۔(۴) بـاولا: دیوانہ، پگلا!۔(۵) مـانیں :مناتا ہے، لطف اٹھاتا ہے،''موج مانَن پنجابی میں عیش کرنے کو کہتے ہیں۔(۶) رَلیـاں : خوشیاں، عیش و عشرت کرنا، اُردو میں یہی لفظ رنگ (رنگ رلیاں) کے سابقہ کے ساتھ اسی معنی میں آتا ہے۔

اُردو:۔

سر، ڈاڑھی اور مونچھیں سب پک کر سفید ہو چکی ہیں۔تو اے نا سمجھ دیوانے دل! اب کیا موجیں کرتا اور خوشیاں منانا چاہتا ہے (یعنی بڑھاپا آجانے کے باوجود بھی بچپن اور جوانی کی دیوانگی سے باز نہیں آرہا۔شیخ شیراز نے بھی تو بابا جی کی طرح خود کو سرزنش کرتے ہوئے کہا تھا:

چہل سال عمرِ عزیزت گذشت
مزاج تو از حال طفلی نہ گشت!

عربی:۔

قد أينع شعر رأسك ولحيتك وشاربك وابيض، فقل لی ايها الفؤادُ الغافل الماجن ماذا تبقّى لك من الفرحة والفرجة فی هذه الدنيا الفانية! (قدولى شبابك وحان الهرم و ابيباض الشعر خير واعظ يمنع الإنسان من التهالك على اللهو واللعب والنزهة والمتعة فی العاجلة)۔

فارسی:۔

موئے سرت وریشت وشاربت تمام سپید گشتہ ولے دلت کہ غافل و دیوانہ است، ہنوز در تلاش شادی و نشاط است! (عمردراز گذشت و پیر شدی و لے ہنوز می خواہی کہ از حیات طفلی و شباب باز نیائی! و ایں قول بابا فرید مثل قول سعدی است:

چهل سال عمر عزيزت گزشت مزاج تو از حال طفلی نگشت

English:-

The head, the beard and the moustaches all look snowy white yet you are so neglectful that you have not changed your mind yet! You are still after luxury and pleasure!

(55)

کوٹھے ڈھگن: کیٹ ڑا، پر نیندڑی نواڑ
جو ڈینہ لدھے گان وین، گئے ولاڑ ولاڑ

لفظی تشریح:۔

(۱) کوٹھے: (کوٹھا) کمرہ مراد مکانوں کی چھتیں ہیں۔(۲) ڈھگن: آپہنچنا، دوڑنا، اچھلنا۔(۳) کیت ڑا (کیت ڑا): کب تک، تا بکے، کتنے تک (۴) پر: پیاری، میٹھی۔ (۵) نیندڑی: نیند، سونا۔(۶) نواڑ: نوار، سوت کا موٹا کپڑا، فیتہ جس سے پلنگ بھی بنے جاتے ہیں، دیگر کام بھی لئے جاتے ہیں۔(۷) (ڈِہ ن ہ) ڈینہ: دن۔(۸) لدھے: ملے، پالئے، میسر آئے۔ (۹) گانویں (گان وِے ن): گنے ہوئے، گنتی کے چندروز۔ (۱۰) ولاڑ: گذرتے، چلتے ہوئے، بیت گئے۔

اُردو:۔

یہ مکانوں کی چھتوں پر طفلانہ انداز میں اچھل کود کب تک اور نوار کے نرم بان پر یہ میٹھی نیند کب تک چلے گی؟ گنے ہوئے چند دن ملے تھے وہ یونہی دوڑتے بھاگتے بتادیئے؟ (وقت کا ضیاع عمر کا ضیاع ہے، یہی انسان کا سب سے بڑا نقصان ہے مگر کون ہے جو اس حقیقت کا ادراک کرسکے؟)

عربی:۔

اِلی متی هذا اللهو واللعب والعدو والرقص كالاطفال فوق سطوح المنازل؟ واِلی كم هذا النوم كالغافل على الأسرّة المريحة المنسوجة من نسيج القطن؟! (اِضاعة الوقت إضاعة الحياة فالنائم الغافل والمستريح المتكاسل يخسر، فالوقت ماض والعمرفان، والموت آت!!)

فارسی:۔

چند تا این لہو ولعب ورقصیدن وشتافتن بر بام خانہ ہائے چوں کودکانِ نادان؟ وتا بکی این خوابیدن واستراحت نمودن بر بستر ہائے نرم ومریح؟ نمی دانی کہ ایں حیات مستعار چندروز ہست وبسرعت واستعجال می گذرد؟ چرا این ایام بے بہار اضائع می کنی واز انجام این غفلت واہمال بے خبری؟

English:-

How long this jumping and playing on the roofs of the houses like careless children? And for how long this restful sleep which is taking away your precious time of numbered days? (Be careful and do not waste your time!)

(56)

کوٹھے مَنڈپ مَاڑیاں، اِیث نَہ لائیے چِت
مَٹی پَئی اَتولوِیں، کُوئی نَہ ھُوسِی مِت

لفظی تشریح:۔

(۱) منڈپ: لمبی چوڑی جگہ والا ہال کمرہ، ماڑی: کئی منزلہ اونچا محل، دونوں الفاظ بلکہ تینوں الفاظ: کوٹھے، منڈپ، ماڑیاں، اکٹھے لائے ہیں۔ مقصود لمبے چوڑے اونچے مکانات ومحلات ہیں۔ (۲) اِیث، دولفظ ملے: ایہہ تسے: یعنی اس پر، ان پر، پھر مخفف بنا کر اِیث بولا گیا۔ (۳) چت (چیت، چیتا): سب کا مفہوم دھیان، توجہ، دل ہے۔ (۴) اتولویں: یہاں الف نفی اور سلب کیلئے ہے یا (ان تو لویں) کا نون حذف ہے جیسے عربی میں بھی ہمزہ یا الف سلب کیلئے آتا ہے۔ (۵) ھوسی: ہوگا، ہونا سے مستقبل ہے۔ (۶) مِت: (یہ بھی میت اور متر کی ایک شکل ہے) دوست، خیر خواہ، غمخوار، مونس۔

اردو:۔

لمبے چوڑے اونچے محلوں اور مکانوں پر دھیان نہ دیا جائے، بے حساب وزن کی مٹی اوپر پڑ جائے گی اور قبر میں کوئی غمخوار ساتھی بھی نہ ہوگا (صرف نیک عمل ہی ساتھ جائیں گے اس لئے نیکی اور بھلائی کے کاموں پر دھیان دیا جائے، دنیاوی مال واسباب یہیں رہ جائیں گے۔)

عربی:۔

لاتهتم بهذه المنازل والدور والقصور التى ستتركها وتفارقها وستنزل إلى قبرك الذى ليس لك فيه رفيق ولا أنيس وإنما سيهيلون عليك التراب الذى لا يعرف له وزن ولا حساب! (فخل الدور و القصور "وإلى ربك فارغب")۔

فارسی:۔

منہ دل برین خانہ ہاوکاخہاۓ بلند وکوشکہا قشنگ ، وبگذار اینہارادر بوتہ اہمال وفراموشی زیرا کہ اینہا ہمہ عالم ناپائیدار ہست، چوں تو درقبر باشی ہیچ چیزے ازآنہا مونس وغمگسار تونخواہد بود (منہ تکیہ برعالم ناپائیدار!)

English:-

Do not love the high houses, the vast villas and the big palaces as these all are trivial things and will not be of any use for you, when you shell die and buried in a lonely grave under the unknown and unweighed dust, where you shall not find any friend and companion there!

(57)

فریدا مَنڈپْ مَالْ نَہ لا، مرْ گسْتانِے چِتْ دَھر
سَائی جَائے سَمَھالْ، جِتّھے اِیْ تُوںْ وَنْجھْنَا

لفظی تشریح:۔

(۱)منڈپ: ایوان، ہال۔(۲) مَال :دولت ۔(۳) نہ لا : دل مت لگا۔(۴) مر گستان : مرنے والوں کی جگہ، قبرستان (پرانی پنجابی میں اب بھی قبرستان کو گستان اور مرگستان کہتے ہیں) ۔ (۵)چت دَھرْ :دھیان دے،توجہ کر۔(۶)سائی(اور سا ای) :اسی ،وہی ،جس جگہ۔(۷)جائے :جگہ۔ (۸) سمھال: سنبھال۔(۹)جتھے ای: جس جگہ بھی۔(۱۰) توں ونجھنا: تونے جانا ہی ہے۔

اُردو:۔

اے فرید! تو کھلے ایوانوں اور مال ودولت پر دھیان نہ دے، قبرستان پر توجہ مرکوز رکھ، وہی جگہ سنبھال لے جہاں تو نے ہر حال میں جانا ہی ہے۔

عربی:۔

یجب علیك أن لا تحب الردھات والثروات بل علیك أن تحب المقابرو تھتم بھا اھتماما بالغا وترکز أنظارك علی المکان الذی لا محالة أنت ذاھب اِلیه (قصور

الدنيا وثرواتها لا تنفع أهل الله وإنما يهمهم المقابر حيث يستريحون إلى يوم القيامة!)

فارسی:۔

منہ دل برایوانہائے وسیع وعریض واموال واسباب، بجائے آن دل خودت را بر آرامگاہ آخرت بند، وآن جا رانگہدار کہ منزل آخرین تو باشد!

English:-

Do not concentrate your attention on building big halls and accumulating wealth! But instead, pay your full attention to the graveyard. Protect and preserve the place where there you till have to go and rest till the day of judgement!

(58)

جِنھیں کمیں ناھیں گُن، تے کمڑے وسار

مت شرمندہ تھیویں سائیں دے دربار

لفظی تشریح:۔

(۱) جنھیں کمیں : جن کاموں میں۔(۲) گُن: خوبی، فائدہ، اچھائی۔(۳) کمڑے (کم کی تصغیر وتحقیر ہے): چھوٹے اور حقیر کام، ذلت والے کام۔(۴) وِسار : بھلادے، چھوڑ دے۔(۵) تھیویں: ہوئے گا، ہوجائیگا، ہونا پڑے گا۔(۶) سائیں: مالک، آقا۔(۷) مت: کہیں ایسے نہ ہو۔

اُردو:۔

جن کاموں میں کوئی اچھائی یا خوبی نہیں ہے، انہیں بھلادے، کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے اپنے مولیٰ کے حضور قیامت کے روز شرمندہ ہونا پڑے!

عربی:۔

إن الأعمال التى لا تنفع ولا تفيد فى شئى هى أعمال تافهة حقيرة، فعليك أن تعرض عنها إعراضا وتنساها لكى لا تخجل بين يدى الله ولا تندم أمامه يوم الحساب!

(إن الله سبحانه وتعالىٰ يحب الأعمال المجيدة المهمة البناءة فاهتم بها وأهمل التوافه من الأمور!)

فارسی:۔
کارہائے حقیر و۔بےقابلیت را ترک کن و فروگذار، مبادا کہ روز حشر شرمسار و مضطرب باشی در روئے پروردگار خود!

English:-

Forego and forget the deeds and acts which are so small and trivial that have no use and benefit at all! Lest you are ashamed in the presence of Almighty Allah on the day of judgement!

(59)

صَاحِبْ دِیْ کَرْ چَاکِرِیْ، دِل دِیْ لاہْ بَھرَانْدْ
دَرْوِیْشَاں نُوں لُوڑْ ھے، رُکھّاں دِیْ جِیْرَانْدْ

لفظی تشریح:۔

(۱) صاحب: مالک، آقا، ربّ۔(۲) چاکری: خدمت، نوکری، عبادت۔(۳) لاہْ: اتارے دے، دور کردے۔(۴) بھراند: بوجھ، کھوٹ، میل، وسوسہ۔(۵) لوڑ ھے: ضرورت ہے، درکار ہے۔(۶) درویش: فقیر، اللہ والے (۷) رُکھ: درخت۔(۸) لوڑ: ضرورت۔(۹) جیراند: ہمت، حوصلہ، صبر وتحمل۔

اُردو:۔

اپنے رب کی خدمت وعبادت انجام دے اور اپنے دل کا بوجھ اتار دے (اللہ تعالیٰ کے ذکر وعبادت سے اطمینان قلب کا سامان کرلے)، درویشوں اور اللہ والوں کو تو درختوں کے سے حوصلے اور تحمل کی ضرورت ہوتی ہے (درخت سایہ دیتے ہیں، پھل دیتے ہیں، لوگ انہیں پتھر مارتے ہیں اور ان کی شاخیں کاٹتے ہیں مگر یہ پھر بھی کسی کو اپنے پھل اور سایہ سے محروم نہیں کرتے، فقراء اور دراویش کیلئے بھی یہی حوصلہ اور صبر وتحمل درکار ہے!)

عربی:۔

کن خادما مخلصا و عابدا مطیعا لمولاك الجلیل، فلا تعبد الا الله مخلصاله

دينك ، وكن ذلك الدرويش الفقير الذى يتحمل كل شئى فى سبيل ربه مثل الأشجار المثمرة العالية الظلال التى لا تمنع ظلها ولا ثمارها وحتى لمن يقطع فروعها أو يضربها بالأحجار! (فالزاهد الولى من كان لله وحده، طاهر القلب فى سلو كه باسم الوجه فيما يصيبه فى سبيل ربه!)

فارسی:۔

بندۂ خدائے وحدہ لاشریک باش کہ خالق ورازق تست، ودولت راازجملہ وبیخ بارپاک کن زیرا کہ درویش وفقیر مانند درختہائے سایہ داروبردارباشند کہ ازمیوہ وسایہ خویش کسے رامحروم نکنند!

English:-

Obey and worship Your Lord alone! Shed all missings away and purify your heart. Be beneficient like the trees which give shade and fruit to all, even if they cut their branchas and throw stones on them!

(60)

کَالِے مَیْنڈِے کَپْڑِے، کَالا مِیْنڈا وِیسْ

گُنْہیں بَھرِیَا مِیں پِھراں، لُوکْ کَہِنْ دَرْوِیشْ

لفظی تشریح:۔

(۱)مَینڈا: (واحد کیلئے، جمع مَینڈے، اصل میں "میں دا" تھا) میرا۔(۲) ویس : لباس (بھیس کی پرانی پنجابی شکل ہے)۔(۳) گنہیں :(اور گناہیں): گناہوں سے۔(۴)بھریا: بھرا ہوا۔ (۵) پھراں: پھرتا ہوں(۸)لوک:لوگ(۹) کھن: کہتے ہیں۔

اُردو:۔

میرے کپڑے کالے ہیں (اس لئے گویا) سیاہ پوش ہوں۔لوگ مجھے درویش کہتے ہیں حالانکہ میں تو گناہوں سے بھرا ہوا ہوں (باباجی کی تواضع اور انکسار ہے، اہلِ حق کا یہی طریق تھا!)

عربی:۔

إننى أنا فريد الدين مسعود أسود الملابس ولذا عرفونى لابس السواد وأنا ملئ

مثقل بالذنوب و المعاصی، ولكن الناس، رغم ذلك كله، يسموننی درويشا فقيرا ويعتبروننی زاهدا ناسكا! (وهذا فی منتهی التواضع من الشيخ فريد، رحمه الله ، وعلی طريق الملامتة من الصوفية!!)

فارسی:۔

لباس من سیاہ است و بایں سبب مرا سیاہ پوش می خوانند (ولے من میدانم کہ کسم) از معاصی و ذنوب مملوہستم (و بایں ہمہ) مردمان مرا درویش می نامند!

English:-

My clothes are black and the people call me: The wearer of the black robe! But, as a matter of fact, I am sin-laden! The people know me as the saint and, strangely enough, they call me *Darvish*!

(61)

تَتِی تَائِیے نہ پَلْوِے، جے جَلْ ٹُبی دے

فریدا جو ڈھاگن رَبْ دِی، جُھرِیندِی جھورے

لفظی تشریح:۔

(۱) تتی :گرما گرم، جھلسی ہوئی، جلی ہوئی۔(۲) تائِیے :گرم کرے، جلائے، جھلس دے۔(۳) پلوِے :سرسبز کرے، پھلنے پھولنے کے قابل بنائے۔(۴) جے :اگر، خواہ، اگرچہ۔(۵) جَلْ: لہلہاتا پانی، سیلاب، دریا۔ (۶) ٹبی دینا(ٹبھی دینا): غوطہ دینا، ڈبونا، تر کرنا۔(۷) ڈُھاگِن: بدنصیب عورت، مطلقہ، غیر آباد، ٹھکرائی ہوئی (۸) جُھرنا: دکھ بیان کرنا، اپنا غم سنانا، اپنا رونا رونا۔(۹) جھورے :دکھڑے، رنج والم، جھریندی جھورے یعنی وہ اپنے دکھ بیان کرتی ہے، اصل میں ''جھرنا'' کسی بند اور دیوار میں سے تھوڑا تھوڑا پانی نکلتے رہنے کو کہتے ہیں۔غم نصیب عورت بھی ہر وقت اپنے اندر سے دکھ باہر لاتی رہتی ہے۔

اُردو:۔

جلی ہوئی زمین تو گرم کرتی اور جلاتی ہے، پھلنے پھولنے کے قابل نہیں بناتی۔خواہ اسے دریا ہی سے کیوں نہ سیراب کر دیا جائے،(اسی طرح) جو بدنصیب عورت اپنے آقا اور شوہر کی ٹھکرائی ہوئی ہو (جس روح

بدکواللہ تعالیٰ نے بدنصیب بنادیا ہے) وہ تو رو رو کر اپنے دکھڑے ہی بیان کرتی چلی جائے گی (رب کا دھتکارا ہوا انسان ٹھوکریں ہی کھاتا رہے گا!)

عربی:۔

اِن الأرض القاحلة المحترقة تحرق ولا تنبت شيئا، حتى ولو أصابها المطر الغزير أو سيل النهر الجاري، و كذلك المرأة البائسة المطلقة التى هجرها زوجها بعقمها (أى الإنسان العاصىَ المطرود المحروم من رحمة الله و غفرانه) فلم يبق لها شئى من الأمل غير البكاء والندم والتأسف على ماكان من أمرها۔

فارسی:۔

کشتے کہ سوختہ باشد محصول راسوز دو سر سبز نمی کند گر چہ سیل آب آن کشت را سیراب کند و ہمچناں زن بدبخت کہ شوہرش آن راطلاق دادہ باشد (ای انسان شقی از رحمت خدامحروم گشتہ باشد) نیا سائد و حکایات بدنصیب خودش رابیان می کند!

English:-

The burnt land will not be able to make green, it will rather burn even if it is irrigated by the river inflood! Likewise, the wretched woman, divorced by her husband, or a man who has been forsaken by Allah Almighty, will always be complaining of her/his sufferings and the difficulties being faced by her/him!

(62)

جَان کُوَارِیْ تَان چَاؤ، وِوَاھِی تَان مُعَاملے

فریدا اِیھُو پِچُھو تاؤ، وَتْ کُوَارِیْ نه تھِیئے

لفظی تشریح:۔

(۱) جان: جب، جب تک، اگر۔ (۲) کواری: کنواری، غیر شادی شدہ۔ (۳) تان: تب، تب تک، تو (۴) چاؤ: شوق، جوش (۵) وِواہ: بیاہ، شادی، وواھی اور وواھا: جس کی شادی ہوگئی ہو۔ (۶) معاملے: یعنی امورِ زندگی، معاملات، مسائل۔ (۷) ایھو: یہی۔ (۸) پچھو تاؤ: پچھتاوا۔ (۹)

و ت: پھر، دوبارہ۔(۱۰)نہ تھئیے :نہ ہوگی،نہیں ہوگی۔

اُردو:۔

جب تک کنواری رہی (یعنی جب تک روح بذریعہ بدن دنیا میں نہیں آئی تھی) تو بہت شوق اور جذبہ تھا(شادی ہونے کا یعنی دنیا میں آنے کا) بیاہی گئی (جب دنیا میں آ گئی) تو مسائل سے نمٹنا پڑ گیا! فرید!! اب تو وہ (روح) اسی بات پر پچھتائے جا رہی ہے لیکن پھر تو اس نے کبھی کنواری ہونا ہی نہیں۔ واپس اسی پہلی حالت میں جا ہی نہیں سکتا! (یہ جہان، جہانِ سکون وراحت ہے ہی نہیں بلکہ دارالعمل ہے، جہاں انسانی روح حسن عمل کیلئے آئی ہے اور اس حسنِ عمل کی امتحان گاہ میں کامیابی کے بعد ہی اصل جگہ یعنی اللہ تعالیٰ کے جوارِ رحمت جنت الفردوس میں جا سکتا ہے، اس لئے کوئی روح یہاں خوش نہیں رہ سکتی، جو اسے جائے راحت وسکون سمجھے وہ نادان ہے۔ جس نے اسے حسنِ عمل کی امتحان گاہ سمجھا، وہی کامیاب ہوا!)

عربی:۔

کانت تتوق اِلی الزواج توقانا شدیدا حین کانت باکرة، أما بعد الزواج فقد واجهت المشاکل والمتاعب فندمت (الروح الإنسانیة کانت تتوق اِلی الظهور فی الدنیا و حین و اجهت المتاعب ندمت علی ظهورها!) والآن لیس لها اِلا الندم اذ لن تعود اِلیها بکارتها مما ندمت وتضرعت (وکذلك الروح لا بدلها بالاِیمان والعمل بقوله تعالی: خلق الموت والحیاة لیبلوکم أیکم أحسن عملا!!)

فارسی:۔

درعهد دوشیزگی وبکارت آرزوئے شوهرداشت ولے بعد از نکاح، چون مشکلات خانگی را دید پریشان ومضطرب شد، ولے این ندامت وپشیمانی چه سود که مجدداً و بارِ دیگر آن دوشیزگی نخواهد یافت!

English:-

In her maidenhood, she very eagerly wished to be married, but, after the marriage, she found it difficult to pull on and repented with no use, because her maidenhood will never return again!

(63)

كَـلَّـرْ كِيـرِىْ چَھپِـڑِىْ آئـےِ لَتھَـےِ هَـنْـجـهْ
چُنْجُوْ بُوڑَنْ نَـه پِيْوِيـن اُڈَنْ سَنْدِىْ ڈَنْجـهْ

لفظی تشریح:۔

(۱) کلر: شور زمین۔(۲) کِیرِی: راکھ جیسی مٹی، اینٹوں کی بھٹی کی راکھ۔(۳) چھپڑی: چھوٹا سا جوہڑ، گندے پانی کا گڑھا۔(۴)لتھے: (لہنا: اترنا سے ماضی) اترے، بیٹھے۔(۵) ھنجھ: ہنس، ایک آبی پرندہ۔(۶)چنجو: چونچ۔(۷) بوڑن: ڈبوئیں۔(۸)نہ پیویں: پیتے نہیں ہیں۔(۹) اڈن: اڑتے ہیں، اڑنا۔(۱۰)سندی: اڑنے کی۔(۱۱)ڈنجھ: خواہش، آرزو۔

اُردو:۔

ہنس اڑ کر آئے۔ شور اور راکھ والی زمین کے گڑھے پر اترے، وہ اپنی چونچیں ڈبوتے ہیں مگر پیتے نہیں۔ انہیں اڑنے کی آرزو رہتی ہے (اللہ والے ہنس پرندے کی مانند ہیں جو اس آلودہ دنیا میں آکر اترتے تو ہیں مگر دنیا کی آلودہ لذتوں سے لطف اندوز ہونے کے بجائے آخرت کیلئے فکرمند رہتے ہیں)۔

عربی:۔

جاء الإوز العراقی فنزل علی برکة ماء وسخ فی أرض قاحلة مجدبة، إنه یدخل المنقار فی ماء البرکة دون أن یشرب ویتمنی لو تمکن من الطیران بسرعة، ولا یحب أن یبقی طویلا (الإنسان العارف النقی کالإوز العراقی النظیف لا یحب البقاء فی الدنیا وإنما یتوق إلی الآخرة)۔

فارسی:۔

قو فرود آمد و بر کنار برکہ نشست کہ در زمین شور و سوختہ بود، منقارش را فرو برد و لے قطرۂ آب وسخ ننوشید و خواست کہ پرد!

English:-

The swan landed on the shore of a dirty pond in the burnt and saltish land. He hardly had dipped his beak when he desired to fly away!

(64)

هَـنـس اُڈرے کُـودهـرے پِیـا، لُوکُ وِڈارنے جَـائـے
گیهلا لُوک نـہ جانـدا، هَنـس نـہ کُودهَـرا کَهائے

لفظی تشریح:۔

(۱) اڈرے: اڑے، اڑکر (۲) کودھرا: باجرا، باریک دانے والا ایک غلہ۔ (۳) پیا: پڑا، جاگرا۔ (۴) لوک: لوگ۔ (۵) وڈارنے: اڑانے کیلئے۔ (۶) گیھلا: پگلا، بے وقوف۔ (۷) نہ جاندا: نہیں جانتا۔

اُردو:۔

ہنس اڑکر باجرے کے کھیت میں جا بیٹھا، لوگ اسے اڑانے کیلئے گئے (کہ باجرا نہ کھا جائے) مگر یہ پگلے لوگ یہ نہیں جانتے کہ ہنس تو باجرا کھاتا ہی نہیں (کہا جاتا ہے کہ ہنس سمندروں کے موتی کھاتا ہے، یہاں ہنس سے باباجی کی مراد اللہ والے ہیں جو دنیا میں ہوتے ہیں مگر طمع دنیا سے پاک ہوتے ہیں، وہ تو بازار سے گذرنے والے ایسے مسافر ہیں جو خریدار نہیں ہوتے!)

عربی:۔

طار الإوز العراقی فوقع مزرعة الدُّخن، فسارع الناس ليطردوه حتى لا يأكل الزرع، ولكن هؤلاء البسطاء لا يعرفون أن الإوز العراقی لا يأكل الدخن! (وإنما يأكل اللؤلؤ فيما يقال، ويترفع عن بقية المأكولات !! وما دام الشاعر قد استعار الإوز العراقی للإنسان التقی النقی فهو يعنی بأن عباد الله الاتقياء لا يهمهم الدنيا وما فيها وإنما همهم هو رضا الله وقربه!!)

فارسی:۔

پرید قو و در کشت جاورس فرود آمد و مردمان بسوئے کشت تاختند کہ قو را پر انند و لے این مردمان سفہاء نمی دانند کہ قو را با جاورس چیست کہ لآ لی می خورد نہ جاورس (اھل اللہ دنیا را دوست نمی دارند و لے اہل دنیا حمقاء هستند و نمی دانند و اھل اللہ را بر خود قیاس می کنند و گمان می برند کہ ایشان ہم دنیا را دوست دارند!

English:-

A swan came there and landed in a farm of millet. The

people rushed towards it to scare it away lest it picks their grain. But they are fools! They do not realize that the swan does not eat millet as it lives on pearls only!(By swan he means the saints who are not after worldly pursuits.)

(65)

چَلْ چَلْ گَیاں پَنْکھِیاں، جِنھاں وَسائے تَلْ
سَرْ بھَرْیَا بھی چَلْ سی، ٹھکے کَنْوَلْ اِکَلْ!

لفظی تشریح:۔

(۱)پنکھیاں:(پنکھی،پکھو،پکھیرو:پرندہ،پنچھی) چھوٹے پرندے۔(۲)وسائے: بسائے، آباد کئے،رونق لگائی۔(۳) تل:تالاب،جھیل۔(۴) سَرْ:جھیل،بحیرہ۔(۵) چل سی: جائے گا،ختم ہوگا۔(۶)ٹھکے:شان دکھائے،رعب وجلال میں رہے۔ (۷)کنول(کول بھی):لوٹس،نیلوفر، اس سے مراداللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔(۸) اِکل: اکیلا،تنہا،وحدہ لاشریک!۔

اُردو:۔

کتنے ہی پنکھی چلتے پھرتے جاچکے جنھوں نے تالاب آباد کئے رکھے تھے،یہ بھرا تالاب(آباد دنیا) بھی جائے گا۔اکیلا کنول(اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک لہ)رہ جائے گا جو اپنا ٹھکا اور شانِ جلالی دکھاتا رہے گا(ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے صرف اللہ ذوالجلال والاکرام کی ذات باقی رہ جائے گی!)

عربی:۔

قد جاء ت أسراب من الطيور بانواعها المتكاثرة واحد تلو الآخر فاستقرت حول بركة نفسها الماء فعمرتها طويلا ثم طار كل سرب، واحد تلو الآخر، وسوف يأتي يوم تنتهي البركة وتعدم نهائيا يوم القيامة ولن يبقى فيها غير زهرة اللوطس الفريدة (كل شئى هالك اِلا وجه ربك ذو الجلال والإكرام!)

فارسی:۔

گروہائے پرندگان وطیور آمدہ اند و در یاچہ را آباد کردہ اند و رفتہ اند و این دریاچہ کہ پر از آب است۔ ہم خواہد رفت و معدوم ونابود خواہد شد!

English:-

There were many a flock of birds which chirped all around the lake and had their role to play. But the day will come when the lake itself will be finished and vanished. It is the lotus alone who will stay forever!.

(66)

اِٹ سَرھَانے، بُھوئیں سَوَن کِیڑا لَڑیو مَاسے
کِیتْڑے جُگ وَاپْرے، اِکْتُو پِیَان پَاسے

لفظی تشریح:۔

(۱)اٹ: اینٹ (۲) سِرھانے : سر کے نیچے، بطور تکیہ۔(۳)بھوئیں: نیچے، فرش پر۔(۴) سون: سوتا۔(۵) لڑیو: لڑا، لڑ گیا، کاٹ کھایا۔(۶)ماسے: گوشت کو۔(۷) کیتڑے: کتنے۔(۸) جُگ: زمانہ، صدی۔(۹)واپرے: بیت گئے، گذر گئے۔ (۱۰)اکتو: ایک ہی۔(۱۱)پیان: پڑے پڑے، پڑے ہوئے۔(۱۲)پاسے: طرف، پہلو۔

اُردو:۔

(بابا سائیںؒ کو فرش پر سوتے ہوئے کیڑے نے کاٹا تو فرمایا:) اینٹ کا تکیہ بنائے، نیچے سوتے ہوئے کیڑے نے جسم پر کاٹ کھایا (تو خیال آیا کہ مرنے کے بعد) کتنے ہی زمانے بیت جائیں گے ایک ہی پہلو پر سوتے ہوئے (خدا معلوم کتنے کیڑے کاٹتے رہیں گے!!)

عربی:۔

ولقد كنت نائما على الأرض وجعلت من اللبنة وسادة فجاءت حية فلسعتنى فطار بى الخيال فرأيتنى كأنى ميت فى القبر حيث تكون لبنة تحت رأس الميت فى قبره وهو ملقى على الأرض ويلسعه حشرات الأرض من العقارب والحيات فيمضى على ذلك مئات الألوف من السنين وهو ملقى وحيد على التراب!!)

فارسی:۔

یک روز خشت را بالین خود ساختم و بر فرش زمین خفتہ بودم کر مارے آمد و گزید مرا چنانچہ خود را بر

رھوار خیال یافتم و دیدم کہ در گور خود رسیدہ ام، قیاس کردم کہ دریں گور قرنہائے دراز خواہم خفت و بر یک پہلو باشم و نخواہم توانست کہ پہلو را بگردانم!

English:-

I made the pillow of a brick, slept on the ground and was bitten by the snake. But, while in the grave, we will have to lie in the same way and will be bitten in the same way for centuries!.

(67)

بھنّی گھڑیٔ سونْویں، تُٹّی ناگرلَجْ
عزْرَائیلْ فِرشْتہْ کیْں گھر ناٹھی اَجْ

لفظی ترجمہ:۔

(۱) بھنّی: ٹوٹ گئی۔(۲) گھڑی: چھوٹا سا گھڑا یا صراحی، گھڑی۔(۳) سونوی(ون سونی، ون پونی سے): رنگ برنگی، رنگین، حسین۔(۴) ناگر: نازک، حسین۔(۵) لج: رسی(کنویں سے بالٹی کے ذریعہ پانی نکالنے والی رسی)۔(۶) عزرائیل: ملک الموت کا نام ہے۔(۷) کِیں: کس، کونسے۔ (۸) ناٹھی: آنے والے، مہمان۔(۹) اج: آج۔

اُردو:۔

رنگین صراحی ٹوٹ گئی ہے اور کنویں سے پانی نکالنے کے کام آنے والی رسی بھی ٹوٹ گئی ہے (خدا معلوم) موت کا فرشتہ عزرائیل آج کس کے ہاں آنے والا ہے؟ (بعض کا خیال ہے کہ یہ بابا سائیںؒ کا مشاہدہ ہے کہ کہیں رسی ٹوٹتے اور صراحی ٹوٹتے دیکھی اور یہ بدفالی محسوس کی کہ کسی گھر صف ماتم بچھنے والی ہے ہوسکتا ہے غلط نہ ہو۔ لیکن یہ حقیقت بیانی بھی ہوسکتی ہے کہ ملک الموت کے آنے سے کسی حسین کے سانسوں کی رسی ضرور ٹوٹنے والی ہے)۔

عربی:۔

قدانکسرت الجرة الصيغرة الجملية اليوم و انقطع الحبل الواهن الجميل (الذى يجر الجرة من البئر) ولا ندرى فى أى منزل من المنازل قد نزل عزرائيل ملك الموت ضيفا طارقا!؟ (هل البيت وليد المشاهدة أم هو نتيجة التشاؤم عند الشاعر ويمكن أن

یکون الحدیث من باب المعرفة الصوفية فیکون المراد بالجرة البدن وبالحبل النفس ونحن إلی هذا الرأی أمیل)۔

فارسی:۔

جرۂ قشنگ بشکست ورسن نازک ورنگین ہم منقطع می بینیم، این شکست وانقطاع خبر دہد کہ فرشتۂ مرگ عزرائیل امروز خواہد آمد و یکے از خانہ ہا ویران وغمگین خواہد شد!

English:-

The cute and colourful pitcher is broken and the weak drawing rope is snapped. We do not know which of the houses is to be knocked by the Angel of Death today.

(68)

بَھـنِّـی گھـڑِی سَـوَنْـوِیْ، تُـٹّـی نَـاگَـرْلَـجْ

جُوسَجّن بُھوئِیںْ بھـار تھـے سـے کیـو آوِیںْ اَجْ

لفظی تشریح:۔

(۱) سجن: دوست، احباب۔(۲)بھوئیں: زمین میں، قبر میں۔(۳) بھار: بوجھ۔

(۴) سے: وہ۔(۵) کیو: کیوں۔(۶)آویں: آتے ہیں

اُردو:۔

حسین صراحی ٹوٹ گئی اور نازک رسی کٹ گئی۔اب وہ سجن دوست جو زمین کے بوجھ نیچے آگئے بھلا وہ اب کہاں سے آئیں گے؟(یہ شعر اس سے پہلے والے شعر کا اعادہ ہے، نیز اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ بابا فرید سائیںؒ نے وہاں بھی تذکرۂ موت فرمایا ہے جیسا کہ یہاں فرمارہے ہیں، وہ صورتیں جو زیرزمین چلی گئیں جن کی صراحی اور رسی دونوں دنیا سے رشتہ توڑ گئے، روح اپنی جگہ اور جسم زیرِ زمین چلا گیا، اب وہ صورتیں دیکھنے کو ترستے رہو!)

عربی:۔

قد انکسرت جرة الجسد الجمیلة وانقطع حبل النفس أو الروح الواهن ولكن الأصدقاء الأحباء الذين كانوا بالأمس أحياء فوق الارض قد اختفوا تحتها ولن يعود

أبداً! (فلا تزار ولا لقاء بين الأحياء والأموات بعد الموت!)

فارسی:۔

جرۂ قشنگ شکستہ شد ورسن واھن وکم بنیہ گسستہ باشد وآن دوستان کہ بعد از مرگ زیر زمین رفتہ اند

امروز بار دیگر دریں عالم چسان خواہند آمد؟

English:-

The small colorful and the cute pitcher is broken into pieces and the feeble rope is cut! Hence the friends who have gone under the heavy dust will never come to see and visit us again!.

(69)

بےنمازا کُتیا! اِیہہ نہ بھلی رِیت ۲
کبھی چَل نہ آیوں پنجے وقت مَسیت

لفظی ترجمہ:۔

(۱) بے نمازا: اے نماز ترک کرنے والے،تارکِ نماز۔(۲) کتیا : اے کتے کی سی فطرت والے انسان!۔(۳) ایہ: یہ (۴) بھلی: اچھی، پسندیدہ (۵) ریت: رسم، طریقہ، عمل، روش، رستہ (۶) چل نہ آیا: چل کر نہ آیا۔(۷) پنجے وقت: پانچ وقت (۸) مسیت: مسجد

اُردو:۔

اے کتے جیسی فطرت والے تارکِ نماز انسان! تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ یہ کوئی اچھی روش نہیں کہ تو کبھی بھی پانچ وقت کی نماز کیلئے چل کر مسجد میں نہیں آیا!۔

عربی:۔

أيها الإنسان الغافل التارك لصلوٰته المكتوبة والذى لم يأت ما شيا يوما إلى المسجد للصلوات الخمس الموقوتة المكتوبة! إن طريقك هذه التى قد اخترته فى حياتك هى ليست طريقة جيدة حسنة!

فارسی:۔

اے مرد غافل کہ بے خبر از نماز خودش، ہستی تو نمی دانی کہ تو مانند سگ ہستی وایں راہے کہ گرفتہ ای راہِ

نکونیست ہیچ وقت ترا توفیق نہ شدے کہ برائے نماز پنجگانہ بمسجد بیائی!!

English:-

You prayerless cursed one! You are just like a wretched dog! The conduct you have adopted not to turn up five times to mosque for the prayer, is not the conduct of a God fearing gentleman?

(70)

اُٹھ فریدا وُضو سَازْ، صُبْحُ نِماز گذارْ
جُو سِرْ سَائیں نہ نویں، سُو سِرْ کَپْ اُتارْ

لفظی ترجمہ:۔

(۱) وضو ساز: وضو بنا، وضو کر لے۔(۲) صبح نماز: صبح کے وقت کی نماز، صبح کی نماز۔ (۳) گزار: ادا کر۔(۴) سائیں: مالک، رب۔(۵) نہ نویں: نہ جھکے، سجدہ نہ کرے۔(۶) کَپْ اتار: کاٹ کر اتار دے۔

اُردو:۔

فرید! اٹھو وضو کرلو، صبح کی نماز ادا کرو، جو سر اپنے رب کے حضور سجدہ میں نہ جھکے اسے کاٹ کر پھینک دو! (صبح کی نماز کیلئے بیدار ہونا، پھر وضو کرکے نماز ادا کرنا بہت مشکل اور بوجھل لگتا ہے، بابا سائیںؒ نہ صرف اس کی تاکید فرماتے ہیں بلکہ ناراضگی اور غیظ وغضب کے اظہار کے ذریعہ ڈراتے ہیں۔ برِعظیم کے پابندِ شرع صوفیۂ کرام کی یہی شان تھی!)

عربی:۔

قم فتوضأ یا فرید! فصل صلوة الفجر، اِن الرأس الذی لا یخضع لربه راکعاً ساجدا هو (رأس الکبر و الضلال) و یلیق بأن تقطعه فتلقیه ذلیلا مهانا! (وصلوة الفجر ثقیلة کبیرة علی الکسالی العصاة المتکبرین الذین لا یستحقون الحیاة و البقاء)!

فارسی:۔

ای فرید! برخیز و بیدار شو و وضو بساز تا نماز فجر بگذاری، سریکه در حضور پروردگار

برائے رکوع وسجدہ خم نشود آن سر باید برید!

English:-

Awake up O Fareed! for ablution and offer the morning prayer! For the head, which does not bow before Allah Almighty, should better be cut off and thrown away!

(71)

جُو سِرْ سَائِیںْ نَہ نِویں، سُو سِرْ کِیجئے کَائے
کُنّے ہیٹھ جَلائیے بَالَنْ سَنْدِیْ تھَائے

لفظی ترجمہ:۔

(۱) کیجے کائے : اسے کیا کریں، اس کا کیا فائدہ۔(۲) کُنّا (کُنّی چھوٹی ہنڈیا): بڑی ہنڈیا(اسے پنجابی میں کٹوا بھی کہتے ہیں اس کی مؤنث کٹوی (ہنڈیا) ہے۔(۳) ہیٹھ: نیچے۔(۴) بالن: ایندھن۔(۵) سندی: کی، اس کی۔(۶) تھائے (تھائیں): اس کی جگہ۔

اُردو:۔

جو سر اللہ تعالٰی کے حضور رکوع سجدے کیلئے نہ جھکے اس کا (اس کے سوا) کیا فائدہ ہے کہ اسے بس ایندھن کی جگہ چولہے میں ہنڈیا کے نیچے جلائیے! (یہ بے نماز ی کیلئے بابا جی کی طرف سے تیسری سزا ہے یعنی بے نماز کتا ہے، اس کا سر کاٹ پھینکو اور اب یہ کہ چولہے میں جلاؤ!)

عربی:۔

اِن الرأس الذی لا یخضع راکعا ساجدا بین یدی اللہ لیس له نفع ولا فائدة ولا یلیق بشیء اِلا أن یکون حطبا یحرق فی الموقد تحت القدر (أی الرأس الذی لا یخضع لمولاه فی الرکوع والسجود لا یساوی شیئا ولا قیمة له ولا شرف!!)

فارسی:۔

کسے کہ سرش خم نشود برائے خدا در رکوع وسجدہ، آن سر پر کاہے نمی ارزد بجز ہیزمے کہ سوختنی باشد زیر دیگچہ در گلخن وکورہ!

English:-

The head that does not bow before its God Almighty is worth nothing except that it should be used as fuel and burnt in the fire place!

(72)

بِتّھے تَیْنڈِے مَاپے آ، جِنْھَاں تُوْں جَنْیُوں
تَیْں پَاسُوں اُوہْ لَڈْ گئے، تُوْں اَجّےْ نَہ پَتیوں!

لفظی ترجمہ:۔

(۱) کتھے: کہاں، کدھر۔(۲) تَینڈےِ: تیرے، ماپے آ، کہاں ہیں تیرے والدین۔ (۳) جنھاں: جنہوں نے۔(۴) جنیوں: تجھے جنم دیا۔(۵) تیں پاسوں: تیرے پاس سے(۶) لَڈ گئے: چلے گئے، وہ جا چکے ہیں۔(۷) اجے: ابھی تک۔(۸) نہ پتیوں: ابھی تک تیری تسلی نہ ہوئی، تجھے ابھی بھی حقیقت کا پتہ نہیں چلا۔

اُردو:۔

تیرے وہ والدین کہاں ہیں جنہوں نے تجھے جنم دیا تھا۔ وہ تیرے پاس سے جا چکے ہیں مگر تیری ابھی تک تسلی نہیں ہوئی۔

عربی:۔

أین أبواك اللذان قد ولداك أیها الإنسان؟! فقد ارتحلا من عندك منذ مدة ولکنك لم تشبع ولم تقنع بعد! (الإنسان الغافل عن عقباه الطامع فی دنیاه لا یزال حریصا علی البقاء فی الدنیا مهما کانت الظروف والأحوال!)

فارسی:۔

مادر و پدرت کجا ہستند کہ زائیدند ترا، واز نزد تو رفتہ اند، و لے تا حال تو نمی توانی کہ قانع و راضی باشی، وحق را بشناسی!

English:-

Where are your parents who gave birth to you!? They

were with you and have gone away, but, you are yet to be satisfied, have not realized and need to be stopped.

(73)

فــریــدا مَــنْ مَیْــدان کــر، ٹُــوئِــے ٹِبّــے، رَاہْ
اگــــےّ مُــوْل نــــہ آوْسِــــی دُوزَخْ دِیْ بھَــــاہْ

لفظی تشریح:۔

(۱) من: دل، ضمیر۔(۲) میدان کر :صاف کر، پاک کر۔(۳) ٹوئے (واحد ٹوا، یا ٹویا) : گڑھے (۴) ٹبے : (واحد ٹبہ) ٹیلے، پہاڑیاں۔(۵) راہ: (بعض نسخوں میں لاہ ہے جو مناسب نہیں) رستہ۔(۶) اگے: سامنے، آئندہ، آخرت (۷) مُول: بالکل نہیں، ہرگز، ذرہ سا۔(۸) آوسی (آسی کی پرانی پنجابی ہے): آئے گی۔(۹) بھاہ: آگ۔

اُردو:۔

فرید! اپنا دل پاک کرو، گڑھے ٹیلے ہموار کرو، رستہ صاف کرو (اپنا ضمیر اور معاملاتِ زندگی پاک رکھو) تو دوزخ کی آگ ہرگز سامنے نہیں آئے گی (آخرت کی نجات کا دارومدار دنیا میں نیک پاک رہنے پر ہے!۔)

عربی:۔

طهر قلبك و مهده يا فريد! و مهد الطريق فلا تترك فيها الحفرات و الأتلال، وبذلك تنقذ نفسك ولن تواجهك نار جهنم أبدا (حفرات الذنوب و الآثام و اتلال الكبر و الغرور فى قلب الإنسان هى التى تفسد عليه كل شئى و تقود به إلى النار!)

فارسی:۔

ای فرید! دل خود را از حضرات حقد و کینہ، واز اتلال کبر و بد خواہی، پاک دار، از آتش دوزخ آزاد خواہی شد و خدائے بزرگ و برتر از تو راضی بشود!

English:-

O Fareed! You should purify and clean your heart from the pits of grudge and hills of pride and you will, thus, win the Mercy and Pleasure of God and will never face the fire of Hell!

(74)

جَنْیں ڈِیْنْہ نَالا کَپْیَا، جِے گَلْ کَپّنْ چُکْھ
پَوَنْ نَہ اِتّیْ مُعَاملے، سَہَانْ نَہ اِتّیْ دُکھْ

لفظی تشریح:۔

(۱) جَنیں: جس، جونسے، جب۔ (۲) دینہ (ڈِینْہْ): دن، روز۔ (۳) نالا: ناف کی نالی جس سے ماں کے پیٹ میں بچے کو غذا ملتی ہے اور پیدائش کے وقت کاٹ دی جاتی ہے۔ (۴) کپیا: (کپن سے ماضی کا صیغہ ہے): کاٹا، الگ کیا۔ (۵) جے: اگر۔ (۶) گل: گلا، حلق، گردن۔ (۷) کپن: کاٹ دیں، کاٹ دیتے۔ (۸) چُکھ: (کچھ کی پنجابی شکل) تھوڑا سا، ذرا سا۔ (۹) پون نہ: نہ پڑیں۔ (۱۰) اتی معاملے: اتنے مسائل۔ (۱۱) سَہَاں نہ: نہ میں سہوں، مجھے نہ سہنا پڑے (۱۲) اتی دکھ: اتنے دکھ، اتنے غم۔

اُردو:۔

جس روز پیدائش کے وقت میری ناف والی نالی کاٹی گئی اگر اسی روز ذرا سا میرا گلا بھی کاٹ دیتے تو مجھے نہ اتنے مسائل سے واسطہ پڑتا اور نہ اتنے دکھ سہنے پڑتے (مجھے پیدا ہوتے ہی مار دیتے تو سب جھنجھٹ ختم ہو جاتے، کاش! میں پیدا ہوتے ہی مر جاتا، کاش مجھے ماں نے نہ جنا ہوتا۔ یہ اور ایسے ہی اور جملے، دنیا کی سنگدلی اور بے مائیگی انسانوں کو منہ سے نکالنے پر مجبور کرتی رہتی ہے!)

عربی:۔

یالیتنی قطعوا عنقی یوم ولدت فقطعوا الحبل السُرّی (حبل سُرتی) لما واجهت مشاکل الحیاۃ ولما عانیت آلامها ولما تعذبت فی الدنیا الفانیة!

فارسی:۔

کاش کہ روز یکہ بند ناف من بریدہ بودند نای حجرۂ من را ہم بریدندے! تا مشاکل و مسائل زندگی پیش من نہ آمدے و بار ایں ہمہ رنج و محن نکشیدم!

English:-

At the time of my birth, they cut my umbilical cord, they could have, instead, cut my throat, so that I could have been

spared of facing a lot of problems and bearing all these sorrows and grief's in this worldly life!

(75)

جَبَّنْ، چَلَّنْ، رَتَّنْ، سَے سُنْیئَرْ بِھیْ گئے
ھِیئَڑے مُتّی ڈھا، سَے جَانِی چَلْ گئے

لفظی تشریح:۔

(۱)چبن : چبانا، دانت۔(۲) چلن :چلنا، پاؤں۔(۳)رتن: موتی، آنکھیں۔ (۴) سننیر(سُنے اَنْ): سننے والے، کان ۔(۵) ھینڑا: (ھے،ء،ڑا)دل۔(٦) ڈھا: چیخ، درد بھری آواز، دھاڑیں مار کر رونا۔(۷) سَے : سینکڑے، صدہا۔(۸)جانی: دلی دوست، پیارے یار۔(۹) چل گئے: جاچکے!۔

اُردو:۔

دانت گر گئے، ٹانگیں جواب دے گئیں، موتیوں جیسی آنکھیں بھی نہ رہیں اور کان بھی سننے سے عاجز آگئے، دل نے ایک چیخ نکال ماری کہ سینکڑوں مخلص احباب بھی دنیا سے رخصت ہو گئے (بابا سائیں ہمارے معمر یعنی لمبی عمر پانے والے بزرگوں میں سے ہیں۔ جب سب قویٰ جواب دے جائیں تو غالب جیسے شاعر بھی ان بے اعتدال و مضمحل قویٰ سے بیزار ہو جاتے ہیں، قرآن کریم اس کو ارذل العمر یعنی رذیل و عاجز ترین عمر قرار دیتا ہے۔ بہر حال اگر ذہن سوچنے کیلئے اور زبان شکرِ مالک کیلئے بحال رہے تو ارذل العمر بھی گوارا ہے!)

عربی:۔

سقطت الأسنان وتعبت الأرجل وحسرت الأبصار وكلت الآذان فأرسل القلب صرخة تقول: قد راحت الأحباء وغابت الأصدقاء فلا حياة دونها ولا رونق في الحياة دونهم!

فارسی:۔

دندان و پا و چشم و گوش ہمہ رفتہ اند، وچون دلم یاد گرفت کہ ہمہ دوستان مخلص و یاران غار ہم رفتہ اند، صدائے درد از و بر آمد و مرا دردمند و غمگین کرد!

English:-

I have lost my teeth, feet, eyes and ears which are the pillars of joy and happiness in this worldly life. Then all of a sudden, my sad heart began to cry and reminded me that all my friends and companions have also gone, leaving me alone to suffer and to weep just to lament these losses!

(76)

فــریــد ا بُــرِے دا بھَلّا کَــرْ، غُصّــہ مَنْ نَــہ ھَنڈھــا
دیھــی رُوگ نَــہ لَگّــی، پَلّےِ سَبْــھْ کجــھْ پَــا

لفظی تشریح:۔

(۱) بھَلّا: (مشدد) نیکی، اچھائی، بھلائی۔ (۲) غــصــہ: ناراضگی، غیظ وغضب، اشتعال۔ (۳) مَنْ: دل۔ (۴) ھنڈھا (نون غنہ کے بغیر، نون غنہ کے ساتھ بھی آتا ہے مگر قدیم پنجابی میں اور باباجیؒ کی زبان میں نون غنہ کے بغیر): پرانا کر، گھسا، بوسیدہ کر۔ (۵) دیھــی: (اور دیــہ) جسم، بدن، بنیاد۔ (۶) روگ: بیماری۔ (۷) نہ لگی: تجھے نہ لگ جائے، تیرے بدن کو روگ نہ لگے۔ (۸) پلے: پاس۔ (۹) سبھ کجھ: سب کچھ، تمام۔ (۱۰) پا: ڈال لے۔

اُردو:۔

فرید! جو برائی کرے اس سے بھی نیکی کرو، غصہ میں اپنا دل جلا کر بوسیدہ نہ کرو (اس سے تجھے فائدہ یہ ہوگا کہ) تیرے جسم کو کوئی روگ نہیں لگے گا اور تجھے سب کچھ حاصل بھی ہو جائے گا (غصہ بری اخلاقی کمزوری ہی نہیں بیماری بھی ہے۔ جو غصے اور غضب پر قابو پالے اصل طاقتور وہی ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے کہ: "پہلوان وہ نہیں جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ اصل پہلوان وہ ہے جو غصہ پر قابو پا کر غیظ وغضب کو پچھاڑ دے"۔ باباسائیںؒ نے برائی کا بدلہ نیکی اور غصہ پر قابو پانے کا عظیم فائدہ بتا دیا ہے کہ روگ سے محفوظ اور سب کچھ حاصل بھی!)۔

عربی:۔

أحسن إلى من أساء إليك يا فريد! ولا تتعذب بالغضب، ولا تحرق به قلبك

(وتكتسب بذلك و تربح) فيعصم بذلك بدنك من العوادى والأسقام، وتكتسب به كل شئى! (فالإنسان يتعذب كثيرا إذا غضب على من أساء إليه، فإذا صفح وعفا عنه نجا وانتصر!!)

فارسی:۔

کسی کہ بدی کند بتو، درپاسخ او احسان کن ومغلوب الغضب ہرگز نباشی کہ دلت از ور نجیدہ و بوسیدہ نباشد و بدنت از امراض واسقام محفوظ ومصئون می مانند و ہر چہ خواہی بیابی!

English:-

Always do good in return to evil-doers! Never allow the anger to rule your feellings and to worn out your heart. In this way you will protect your body from diseases and also you will earn whatever you desire!

(77)

فریدا پنکھ پروھنے، دُنی سُھاوا باغ
نوبت وَجے صُبح سِیوں چلّن دا کرساز

لفظی تشریح:۔

(۱)پنکھ: پرندے، مراد روحیں۔(۲) پروھنے: مہمان۔(۳) دنی :(دنیا کی جمع، عربی میں، پنجابی میں بطور واحد مروج تلفظ صُبحی کی طرح ہے) دنیا، جہان۔(۴)سھاوا: سبز، سہانا، خوبصورت۔(۵)نوبت: نقارہ، ڈھولک۔(۶) وجے: بج رہی ہے۔(۷)چلن: سفر، روانگی۔ (۸)ساز: سامان، تیاری۔(۹)سیوں: سے۔

اُردو:۔

فرید یہ دنیا ایک سبز وسہانا باغ ہے جہاں پرندے (روحیں) مہمان ہیں، صبح سے (پیدائش سے) ہی نقارہ بج رہا ہے اس لئے سفر کا ساز وسامان کر لے! (یہ دنیا دار العمل ہے مگر بڑی خوبصورتی اور رعنائی والا دار العمل ہے، یہاں کامیاب وہی بندگانِ حق ہیں جو اپنے خونِ جگر سے حسنِ عمل کا مظاہرہ کرتے ہیں، مگر اس کی رعنائی انہیں لبھاتی نہیں۔ان کا مرکزِ نگاہ اپنے ربّ کی رضا اور اس کا جوارِ رحمت ہوتا ہے اور یہاں وہ مسافر

بلکہ راہ چلتا مسافر بن کر رہتے ہیں!!)۔

عربی:۔

الدنیا حدیقة خضراء غناءَ رائعة والإنسان فیها مسافر وضیف طارق علیها یافرید! (والضیف المسافر لا یمکث طویلا ولا یهدأ کثیرا، وإنما یکون علی أهبة سفر وعلی وشك الرحیل دائما) أفما تسمع النوبة الصارخة تعلن منذ الصباح وتقول: علیك بالاستعداد أیها المسافر!!

فارسی:۔

بشنو فرید! پرندگان (ارواح انسانی) این جا مہمان ہستند واین جہان دنیا خیلے سبز ناک ودلفریب است، وے کوس رحیل از صباح می زنند کہ مسافر سامان خودش بگیرد تا سوئے منزل برود!

English:-

Listen O Fareed! The bird (the human spirit) here is nothing but a guest, and this world is just a green and attractive garden. The knell of parting and farewell is announcing since the morning (The birth day): be prepared to leave the world!

(78)

رات کَتُھوْریْ وَنْڈیے، سُتیاں مِلے نَہ بھاؤ
جنہاں نَین نَنْدراویے، تِنھاں مِلنْ کِواؤ

لفظی تشریح:۔

(۱) کتھوری: کستوری، خوشبو، ذکر سحر گاہی۔ (۲) ونڈیے: بانٹتے ہیں۔ (۳) ستیاں: سوتے ہوئے۔ (۴) بھاؤ: مقدر، حصہ۔ (۵) نین: آنکھیں۔ (۶) ننداویے: نیند میں مست۔ (۷) کواؤ: کیا، بدنصیبی۔

اُردو:۔

ذکراللہ کی کستوری تو شب گذران میں بانٹتے ہیں، سونے والوں کو اس میں سے کچھ بھی نہیں ملتا۔ جو نیند میں مست رہنے والی آنکھوں کے مالک ہیں انہیں اس میں سے کیا فائدہ ملے گا؟!)

عربی:۔

ذكر الله وعبادته فى الهزيع الأخير من الليل مسك يوزع على الذاكرين العابدين، وأما النيام فيحرمون منه ولا نصيب لهم فيه، فالعيون الناعسة التى تفضل راحة الليل على ذكر الله وعبادته لا تكتسب شيئا من فضل الله ورحمته!

فارسی:۔

سحرگاہ ساعتے ہست کہ درو مسک ذکر اللہ توزیع می کنند، کسانیکہ خفتگانند، از ونصیبے نہ برند، وآن چشمہا کہ مست ووماندۂ خواب سنگین ہستند چیزے نیابند!

English:-

The musk of Zikr-e -Allah is distributed at night and those who prefer to sleep all the night have no share in it. Because, those, who love to sleep the whole night, are deprived of that reverential fragrance!

(79)

مَیں جَانیا دُکھ مُجھی کو، دُکھ سَبھائے جَگ
اچّے چڑھ کے ویکھیا، تاں گھر گھر ایہا اَگ

لفظی تشریح:۔

(۱) میں جانیا: میں نے جانا، میرا خیال تھا۔(۲) مجھی کو: مجھے ہی۔(۳) سبھائے جگ: تمام دنیا۔(۴) اُچے: اونچی جگہ۔(۵) ویکھیا: دیکھا۔(۶) ایہا: یہی۔(۷) اگ: آگ۔

اُردو:۔

میرا خیال تھا کہ دکھ صرف مجھے ہی ہے مگر یہ دکھ تو سب دنیا کو ہے، میں نے اونچی جگہ چڑھ کر دیکھا تو نظر آیا کہ دکھ کی یہ آگ تو گھر گھر دہک رہی ہے!

عربی:۔

قد ظننت بأننى أنا الوحيد الذى يكابد الحزن والهم، ولكن الحزن قد عم الدنيا كلها، وقد حاولت أن أتبصر الدنيا من مكان رفيع فبدالى كأن نفس النار من الحزن

تحرق كل بيت من بيوت البشرية كلها، ويقول شاعر عربى:

كل من ألقاه يشكو للزمن   ليت شعرى هذه الدنيا لمن؟!

فارسی:۔

گمان بردم کہ این رنج وغم فقط نصیب من است و لے معلوم شد کہ ہمہ اہل جہاں رنجیدہ وملول ہستند !وچون بالا رفتم کہ اھل جہان را ببینیم کہ چہ طور ھستند، دیدم کہ ہر خانہ را آتش رنج وغم ہمیں سوزد!

English:-

I thought that I am the only man who is suffering from the grief and pain. But it was wrong and I found that all are leading a sad and painful life. I climbed up some heights and came to know that the pain is common and the whole of the humanity suffers form this painful life!

(80)

کَنْدھیْ وَھْرْ نَہ ڈھا، تُوں بھی لیْکھَا دِیْوْنَا
جِدَّھرْ رَبْ رِضَا، وَھْرْ تَداؤں گو کَرے

لفظی تشریح:۔

(۱) کند ھی(کد ھی): کنارۂ دریا، حد۔(۲)وھن: ندی، نالہ پانی والا، چھوٹا دریا، (۳)لیکھا: قانون، حساب۔(۴) دیونا: دینا ہے۔(۵)تداؤں: اسی طرف۔(۶) گو کرے: رخ کرے۔

اُردو:۔

کنارہ (حد) اور ندی (قانون) مت گرا (خلاف ورزی نہ کر) کہ تو نے بھی تو حساب کتاب دینا ہے۔اللہ کی رضا کے مطابق ندی نے رخ کرنا ہوتا ہے۔

عربی:۔

لاتخرب الشاطئ والجدول (أى لا تخالف الحدود و القانون) لأنك سوف تحاسب على ذلك، ولأن الجدول يختار مجراه كما يريد له ربه تعالىٰ ويرضى به

(فالعمل بالحدود و القانون بإرادة الله ومرضاته!)

فارسی:۔

کنارۂ دریا وآب راہ را خراب مکن، زیرا کہ تو نیز جوابگو خواہی شد وآبراہ مجرائے خودش را بگیرد چنانکہ رضائے خدامی باشد!

English:-

Do not destroy the bank of the river or the canal (do not violate the laws) because you will be answerable for that. The canal takes its way as the will of God!.

(81)

ڈکھاں سیتی ڈینہ گیا، سولاں سیتی رات
کھڑا پکارے پاتنی بیڑا کپّر وات

لفظی تشریح:۔

(۱) دکھاں: دکھوں، غموں۔ (۲) سیتی: ساتھ، ہمراہ۔ (۳) دینہ (دِیْ نْ ہْ): دن۔
(۴) سولاں: (واحد سول) کانٹے۔ (۵) پاتنی: پتن والا، ملاح۔ (۶) کپر: بھنور، گرداب، گھمن گھیر۔
(۷) وات: منہ، دہانہ، سوراخ۔

اُردو:۔

دن تو دکھوں کے ساتھ بیت گیا اور رات کانٹوں کے ساتھ گذری، ملاح (مرشد) کھڑے ہوئے پکار رہا ہے کہ کشتی بھنور کے منہ میں ہے (ایام زندگی ڈوب رہے ہیں)۔

عربی:۔

قد قضينا النهار فی حزن وبتنا الليل على الأشواك، بينما نسمع الملاح ينادی واقفا على المورد: إن السفينة فی مواجهة الورطة من مياه المصائب وتكاد تغرق فی أعماقها! (الكل يبكی وينتحب ويشكو الزمان إذ الخلق يعانی من المصائب والآلام بينما ينادی المرشد ويدعو إلى الإنقاذ والنجاء بالعمل الصالح!)

فارسی:۔

روز مادر حزن ورنج گذشتہ وشب را با خار بسر بردیم، ملاح بر کنار دریا ایستادہ منادات می کند و می گوید کہ کشتی بورطہ دچار شدہ است ومسافران در معرض خطر ہستند!

English:-

The day has passed in sorrows and worries while the night was spent on thorns. The boatman is standing on the bank and is crying: The boat is in the embroilment!

(82)

لمی لمی ندی وھے، کنڈھی کیرے ھیٹ
بیڑے نوں کپر کیا کرے جے پاتن رھے سچیت

لفظی تشریح:۔

(۱) لمی : لمبی، طویل، دراز (دنیا جو دور دور تک پھیلی ہے)۔(۲) وھے : بہتی ہے، بہہ رہی ہے۔(۳) کندھی: کنارۂ دریا۔(۴) کیرے : (کیرن سے: تھوڑا تھوڑا کر کے گرانا، کرن اس کا فعل لازم ہے، پانی، ریت جیسی کسی چیز کا تھوڑا تھوڑا کر کے نکلنا، بہنا) گراتی ہے۔ نیچے گرا رہی ہے۔ پنجابی میں اسے دھوڑن یا دھوڑنا بھی کہتے ہیں۔(۵) ھیٹ: نیچے۔(٦) بیڑا: کشتی، جہاز۔(۷) پاتن: ملاح۔(۸) سچیت: ہوشیار، محتاط، خیال اور دھیان رکھنے والا۔

اُردو:۔

ایک لمبی لمبی ندی بہہ رہی ہے جس کے کنارے کو لہریں تھوڑا تھوڑا کاٹ کے نیچے گرا رہی ہیں (یہ دنیا ایک طویل ندی ہے جو آہستہ آہستہ کٹاؤ کی زد میں ہے) کشتی کو بھنور کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر ملاح ہوشیار ومحتاط ہو (شیطان صفت انسان اس دنیا کی تباہی کے درپے ہیں مگر جب تک اس کا چلانے والا رب اسے سنبھال کر باقی رکھنا چاہے گا اس وقت تک اسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا)۔

عربی:۔

النهر الجاری طویل عمیق و التیار المتلاطم یقطع ضفته قلیلا قلیلا اِلا أن الورطة و الأمواج الطاغیة لن تضر السفینة مادام ملاحها الحکیم الحازم یقودها (الدنیا کدح

و كفاح والمرشد القائد الحق تعالىٰ يقودها وينقذ خلقه من المهالك إلى ما في علمه وإرادته!!)

فارسی:۔

این جہان ما کہ چو جوئے دراز و بے نہایت جاری وروان است، عوامل فساد ودمار اورا اندک اندک ضرری رسانند وکنارۂ او بمعرض بوسیدگی و شکستگی ہست ولے کشتی رااز ورطہ چہ باک است کہ ملاحش شخص حازم ومتاط است (کشتی جہان دردست خدائے حکیم وخبیر است وخطر ندارد!)

English:-

Though the flowing river is very very long and fast and its current is carving its bank, but the storm or the embroilment will not harm it, if the Sailor is careful and competent.

(83)

گلّیں سُو سجّنْ وِیہْ، اِکْ ڈھڈِھینڈِیْ نہ لَھاں
دُھکھاں جیوں مَالِیہْ کَارَنْ تِنْھاں مَا پِرِیْ

لفظی تشریح:۔

(۱) گلیں: (گل: بات) باتوں میں، زبانی زبانی۔ (۲) سُو: سے، تو، اس طرح (۳) سجن: یار، دوست۔ (۴) ویہ: بیس، مراد بیسیوں۔ (۵) اک: ایک۔ (۶) ڈھڈِھینڈِیْ: میں ڈھونڈھتی ہوں۔ (۷) نہ لھاں: میں نہیں پاتی، مجھے نہیں ملتا۔ (۸) دھکھاں: میں سلگتی ہوں، جلتی ہوں۔ (۹) جیوں: جیسے۔ (۱۰) مالِیہ (مالیے ہ): اپلوں کا بھور چور، ریزہ۔ (۱۱) کارن: کے لئے، باعث، سبب سے۔ (۱۲) تنھاں: ان کا، ان کے۔ (۱۳) ما: میرا۔ (۱۴) پری: پیارا۔

اُردو:۔

کہنے کیلئے تو بیسیوں دوست ہیں جو زبانی زبانی دوستی کا دم بھرتے ہیں مگر میں تو ایک ہی مخلص کو ڈھونڈھتی ہوں جسے میں نہیں پاتی۔ میں تو اس اپنے ایک پیارے کیلئے یوں سلگ رہی ہوں جس طرح اپلوں کے ریزے سلگتے رہتے ہیں (باقی سب دوست جھوٹے، سچا سجن ایک ہی مولیٰ ہے جو پیارا اور وحدہ لا شریک ہے، سالک کا مطمع نظر تو وہی ذات ہے!)

عربی:۔

سوف تجد العشرات من يدّعون صداقتی فيما يقولون ولكننی أن أبحث عن صديق مخلص عزيز واحد ولكننی لا أجده! وأننی لأتحرق لوعة وتوقانا إليه كما تتحرق ذرات الروث المجفف (الصداقة ليست ادعاء فقط وإنما هو صدق واخلاص وتضحية وذلك قلما يوجد فی دنيا الناس!)

فارسی:۔

بسے دیدم از مردمان کہ دعوائے دوستی می کنند ولے من یکے حبیب مخلص را جستجو دارم ونمی یابم! وچنان می سوزم کہ ریزہ ہائے زبل سوختہ شود!

English:-

There are many who claim by lip service to be my friends. But I am smouldering like pieces of dung while searching for one Real and Sincere Friend but without success!

(84)

فریدا اِیْہ تَنْ بَھوکْنا، نِتْ نِتْ دُکّھیے کَونْ

کَنیں بُجّے دے رَھاں، کِتّی وَگّے پَونْ

لفظی تشریح:۔

(۱) تن: بدن۔(۲) بھوکنا: بھونکنے والا، لالچی کتے جیسا۔(۳) نت نت: روز روز، بار بار، روزانہ۔(۴) دکھیے: دکھی ہو، درد پائے، دکھ محسوس کرے۔(۵) کنیں: کانوں میں۔(۶) بُجے: (واحد بجہ) پنبہ، روئی کا بُرا، روئی یا کپڑے کا چھوٹا سا ٹکڑا جو کان میں ٹھونس لیتے ہیں۔(۷) رھاں: رکھوں، رکھے رہوں۔(۸) کتی: کتنی، جتنی (۹) وگے: ہوا چلے، تیز ہو۔(۱۰) پون (واؤ کی زبر کے ساتھ مگر یہاں اسے ساکن پڑھیں گے تاکہ کون کے ساتھ وزن اور آواز مل جائے)۔

اُردو:۔

فرید! یہ بدن (یعنی یہ نفس) تو کتے کی طرح لالچی ہے۔اس کی خواہشات پر روز روز کان دھر کے کون دکھی ہوتا رہے۔اس لئے چاہتا ہوں کہ کانوں میں روئی ٹھونس لوں تاکہ اس کی آواز مجھے نہ سنائی دے

پائے پھر خواہ ہوا کتنی ہی تیز چلتی رہے (آواز ہوا کے دوش پر سفر کرتی ہے، بابا سائیں" کو اس وقت اس کا احساس تھا۔ مارکونی تو بعد میں آیا، وہ اپنے نفس کی خواہشات کو کچلنے میں بڑا مضبوط عزم رکھتے تھے۔ نفس کشی کی ہمت بابا جی" کی عملی روش سے میسر آتی ہے، عرب شاعر ابوالعلاء معری کی طرح بابا فرید" بھی قامع الشہوات تھے!!)۔

عربی:۔

نفسك الأمارة بالسوء يا فريد كلب نابح فمن ذا الذى يستطيع أن يسمع دائما إلى ذلك الكلب النابح الطامع الحريص! فسأجعل القطن فى أذنّى حتى لاأسمعه وهو ينبح بأطماعه مهما ارتفع صوته فى الرياح العاصفة!

فارسی:۔

این تنت ای فرید سگِ نباح است کہ وق وق می کند و گوشہایت را اذیت می رساند بامدادان وشام ترا باید کہ پنبہ نہی در گوش خودت کہ آواز حرص وطمع او ترا آزردہ نسازد وبلذ ار باد را کہ تیز وزد یا نوزد زنہار!

English:-

This self or the body of yours is like a greedy dog barking all the time aching you for its mean desires. I wish to plug my ears with lint, so that I may not hear it barking whether the wind blows fast or not!

(85)

رَبْ کَھجوْرِیْں پَکْیاں، مَا کِھیُوْں نَیں وَھَن
جُو جُو وَنْجے ڈِیْھنڑا سُو عُمْرِے ھَتْھ پَوَن

لفظی تشریح:۔

(۱) پکیاں: پکادی ہیں، تیار کردی ہیں۔ (۲) ماکھیوں: شہد کی۔ (۳) نیں: نہر۔ (۴) وھن: بہتی ہے۔ (۵) ونجے: جائے، گذرے۔ (۶) ڈیھنڑا: (ڈِیْ ہ ن ڑا، ڈینہ کی تصغیر ہے) دن۔ (۷) سو: وہ۔ (۸) عمرے: عمر کو، زندگی کو۔ (۹) ھتھ پون: ہاتھ میں لیتا ہے۔

اُردو:۔

پروردگار نے کھجوریں پکادی ہیں۔شہد کی نہر بہہ رہی ہے لیکن جو جو دن گذرتا ہے وہ زندگی کو ہاتھ ڈالتا ہے (ہر گذرتا دن عمر کو کم کررہا ہے، گنتی کے دن پورے ہوتے جارہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے اس عارضی زندگی میں بھی انسان کو نعمتوں سے نواز دیا ہے!!)

عربی:۔

اِن ربك لذو فضل عظيم حيث أينعت التمور بإذنه وهو الذى فجر أنهار العسل بكرمه اِلا أن العمر ينقضى، و كل يوم آت يأتى على عمرك أيها الاِنسان!

فارسی:۔

خداوند تعالیٰ این جهان دنیا را نعمتهائے فراوان بخشود، در بساتین خرما رسانیده ونضج یافته است و جوئے انگبین روان است و لے ہر روز کہ می گذرد عمر ما را کوتاہ می کند!

English:-

It is the grace of Allah Almighty that the garden are full of ripened sweet dates and there are streams flowing with honey. But alas! every passing day is decreasing and snatching away the life from us!

(86)

تَرنْ سُکّا پِنجَرْ تِھیَا، تَلْیَاں کُھونڈَنْ کَاگْ
اَجےّ سُو رَبْ نَہ بَوْھڑْیُو، وِیکھ بَنْدِے کے بھاگ!

لفظی تشریح:۔

(۱)سکا: سوکھ گیا،خشک ہوگیا۔(۲) پنجر تھِیا :ڈھانچا بن گیا۔(۳) تلیاں: تلوے، ہتھیلیاں۔(۴) کھونڈن: ٹھونگے مارتے ہیں،نوچتے ہیں۔(۵)کاگ: کوّا۔(۶) اجے سو: ابھی تک۔ (۷) بوھڑیو: پہنچا۔(۸)ویکھ:دیکھو (۹) بھاگ:مقدر،نصیب!

اُردو:۔

بدن سوکھ کر ڈھانچارہ گیا ہے، کوّے (مردہ جان کر) تلووں کو نوچنے لگے ہیں لیکن انسان کے

مقدر دیکھو کہ ابھی تک اسے اپنا رب نہیں مل سکا (فاقہ کشی اور ریاضت کے باعث بابا سائیںؒ سوکھ کر ڈھانچا نظر آنے لگے تھے۔ یہ بیت ان کی ہڈ بیتی کا مظہر ہے!)۔

عربی:۔

قـد ذبل بدنك فی الزهد و التنسك عطشا و جوعا وصار نحیلا حتی ظنه الغراب هیـكـلا عـظمیا میتا فأخذ ینقر أخمص القدم ولكنك یا فرید لم تتمكن من الوصل بربك وذلك من سوء حظ العبد و نصیبه!

فارسی:۔

تنت لاغر ونحیف مثل استخوان بندی شدہ وکلاغ گمان بردہ کہ ایں مردہ است وکف پارا ناخنک زد ولے ببیں نصیب آدمی را کہ ھنوز خدا را نہ یافتہ است!

English:-

The body has become a skeleton due to hunger and thirst by long long fast! The crows thought me to be a dead body and started picking at my soles. But lo! the fortune of man that he has not been able yet to find his Allah Almighty!

(87)

کـا گـا کـرنگ ڈھنڈھولیـا، سَـگـلا کھـا یُو مـاس
اِیـہ دُو نَیْـنـا مَـتْ چُھوھیُو، پِـرِ دیکھـن کـی آس

لفظی تشریح:۔

(۱) کـا گـا: اے کوّے!۔(۲) کـرنگ: مردہ جانور کا ڈھانچا۔(۳) ڈھـنـڈھولیـا (ڈھـنـڈھـالیـا): ڈھونڈھنے والے، اے ڈھانچوں کے متلاشی کوّے!۔(۴) سـگـلا: سارا، تمام۔(۵) کھایو: کھالینا، کھالیجیو!۔(۶) ماس: گوشت۔ (۷) نینا: نین، آنکھیں۔(۸) چھوھیو: مت چھونا، نہ چھیڑنا۔(۹) پِرِ: پیارا، محبوب، معشوق۔

اُردو:۔

اے ڈھانچوں کی تلاس میں سرگرداں کوّے! میرے ڈھانچے کا تمام گوشت کھالینا۔ بس یہ دو

آنکھیں رہنے دینا کہ انہیں اپنے محبوب کے دیکھنے کی آس ہے (آنکھ قدرت خداوندی کا کرشمہ اور انمول انعام ہے۔ اھل اللہ اسی آنکھ سے اپنے اللہ کو دیکھنے کے آرزومند ہوتے ہیں، باباسائیں'' بھی ہیں، ان کا یہ شاعرانہ مضمون بعد میں آنے والے پنجابی شعراء کے ہاں بھی مقبول ہوا مثلاً حضرت باھوؒ نے بھی اسے لیا ہے مگر باباجی کو فضل سبقت حاصل ہے!!)۔

عربی:۔

أيها الغراب الباحث عن الهياكل العظمية! تستطيع أن تأكل لحم جسدي كله ولكنني أرجوك ان لاتمس عيني هاتين الاثنتين لأنهما تأملان أن تريا ربهما الحبيب جل جلاله!۔

فارسی:۔

ای کلاغ کہ در تلاش استخوان بندی ہست! می توانی کے ہمہ گوشت رامی خوری کہ برھیکل من باشد و لے این دو چشمہا را بگزاری کہ آرزوئے رؤیتِ محبوب دارند!

English:-

O crow, the seeker of corpses and skeletons! You can eat the whole of my flesh except this pair of eyes of mine which have the desire to see their Almighty Allah The Beloved!

(88)

کاگا چُونڈ نہ پِنجرا، بسّے تاں اُڈر جا
جِت پِنجرے میرا شوہ وَسّے مَاس نہ تدوں کھا

لفظی تشریح:۔

(۱) چونڈ نہ: مت نوچ۔(۲) بَسّے تاں: اگر تیرے اختیار میں ہے تو۔(۳) اُڈر جا: اُڑ جا، چلا جا اڑ کر۔(۴) جِت: جس۔(۵) وَسّے: بستا ہے۔(۶) تدُوں: اس سے، اس جگہ سے۔

اُردو:

اے کوے! ڈھانچے کو مت نوچ، اگر ہو سکے تو اڑ کر چلا جا اس لئے کہ جس ڈھانچے میں میرا محبوب بستا ہے (میرے دل میں میرا ربّ ہے) اس کا گوشت کھانا تجھے زیب نہیں دیتا!

عربی:۔

أيها الغراب! لا تخدش اللحم من هيكلي العظمي واتق الله، وعليك أن تطير، وكيف تاكل لحمي من جسدي وفيه في قلبي يسكن مولاي الحبيب!

فارسی:۔

ای کلاغ! استخوان بندیم راگلب مزن، اگرمی توانی بروازیں جا! وجسمے کہ درومحبوب من می باشد چساں می توانی کہ گوشت اوراگلب خودت بخوری!

English:-

O Crow! Do not cleave my skeleton, and fly away if you can, because you cannot eat the flesh of the body in which my Allah Almighty the Beloved is dwelling!.

(89)

کاگانین نِکاس دُوں، تُوں پی کے رُخ لے جا
پَہلے دَرْش دِکھائے کے، پاچھے لیجئے کھا

لفظی تشریح:۔

(۱) نکاس دوں: نکال دوں۔(۲) رُخ: چہرہ، طرف، سامنے۔(۳) درس: درشن۔(۴) پاچھے: پیچھے، بعد میں، پھر۔(۵) لیجئے کھا: کھالینا۔

اُردو:۔

اے کوے! میں تجھے اپنی آنکھیں نکال دیتا ہوں۔ تو انہیں میرے پیارے کے پاس لے جانا، پہلے انہیں درشن کرادینا، اس کے بعد کھالینا! (یہ شعر داوودی اور آصف میں نہیں لیکن بعض دیگر نسخوں میں پایا جاتا ہے)۔

عربی:۔

أنا أقلع لك أيها الغراب عينيّ ها تين فاحملهما طائرا إلى وجه الحبيب فتتيح لهما الرؤية إليه والزيارة له ثم تستطيع أن تأكلهما إن شئت!

فارسی:۔

این چشمانم را بگیرای غراب وسوئے محبوبم ببر، تارخش رابیبند پس رویت وزیارت محبوب می توانی کہ این چشمانم رابخوری!

English:-

O Crow! Take my pair of eyes and fly away with them to my Love. First of all, let them see His Face then you will have the right to eat them if you so desire!.

(90)

ھَنْسَاں وِیکھ تَرِنْدِیَاں، بَگاں آیا چا
ڈُبْ مُوئے بگْ بَپْڑِے، سِرْ تَلْ اُپَرْ پَا

لفظی تشریح:۔

(۱) ھَنس: کونج۔ (۲) ترندیاں: تیرتے ہوئے۔(۳) بگاں: (واحد بگ): بگلے۔
(۴) ڈب موئے: ڈوب مرے۔(۵) بپڑے: بیچارے، نکمے۔(۶) سرتل: سرنیچے۔
(۷) اپرپا: پاؤں، اوپر۔

اُردو:۔

ہنسوں کو تیرتے ہوئے دیکھ کر بگلوں کو بھی تیرنے کا شوق چرایا۔ مگر بیچارے اور نکمے بگلے پانی میں ڈوب مرے، سر نیچے اور پاؤں اوپر ہو گئے! (بگلا صوفیوں کے ہاں منافقت کی علامت ہے جبکہ ہنس کو بابرکت اور مخلص تصور کیا جاتا ہے)۔

عربی:۔

نظر الكركي إلى الإوز العراقي وهو يسبح على الماء فاشتاق الكركي إلى السباحة إلا أن المسكين الأخرق لم يتمكن منها فغرق في الماء مكبا على الوجه (والكركي أو اللقلق رمز النفاق والرياء والخداع عند الصوفية بينما الإوز العراقي يمثل النقاء والإخلاص عندهم !)

فارسی:۔

کرکی قورا دید کہ در آب سباحت وشناوری می کند وخواست کہ او نیز شناور وآب باز باشد، ولے بیچارہ غرق شدہ دران حالیکہ سرش نگون در آب وپایش بیرون بود!

English:-

The stork saw the swan swimming and playing in the water. The stork was also tempted to be the same. But, the poor fellow, could not swim and was drowned. Its head below and the feet up ward!.

(91)

میں جانیا وَڈھنس ھے، تاں میں کیا سَنگ
جے جانان بگ بپڑا، جَنَمْ نہ بھڑیں انگ

لفظی تشریح:۔

(١) وڈ: بڑائی، بڑا ہونا۔(٢) سنگ: ساتھ، صحبت۔(٣) جے جانان: اگر مجھے پتہ ہوتا۔(٤) بگ: بگلا۔(٥) بپڑا: بیچارہ، نکما۔(٦) جنم: زندگی، ایک پیدائش، ایک زندگی، زندگی بھر۔(٧) بھیڑیں: میں ملاؤں۔(٨) انگ: جوڑ، جسم کا حصہ۔

اُردو:۔

مجھے بگلا بھی بڑا ہنس لگا اس لئے میں اس کے ساتھ ہو گیا۔ اگر مجھے یہ علم ہوتا کہ یہ بڑا ہنس نہیں بلکہ بگلا بھگت ہے تو میں زندگی بھر اس سے اپنے جسم کا کوئی انگ بھی نہ ٹکرانے دیتا! (صحبتِ ناجنس وبد کا دھوکا بہت خطرناک ہوتا ہے!!)۔

عربی:۔

ظننت أنه الإوز العراقی الکبیر فشارکته ورافقته ولو کنت أعرف أنه کرکی و لیس باوز عراقی لما اقتربت منه طوال حیاتی کلها (لأن جلیس السوء یفسد جلیسه إذ هو یعرف به!!)۔

فارسی:۔

گمان بردم کہ این قوئے بزرگ است وود رفاقت اوافتادم اگر دانستہ بودم کہ ایں بیچارہ لقلق است عضوخودم را بعضوش مس نکردے!

English:-

I thought him to be the real big swan so I joined him. If I would have known him that he is a poor stork and not the swan, I would have avoided even to touch him!

(92)

گورِ نمانی سَڈْو کرے، نگھرْیَا گھرْ آؤ

سَرْپَرْ میں تے آوْنَا، مَرْنُوں نہ ڈرْ، آؤ

لفظی تشریح:۔

(۱) گورنمانی: بیچاری قبر۔(۲) سڈو (سڈّا، سَدّا: بلاوا): بلاوا، پکار، دعوت۔(۳) نگھریا:(نگھرا : جس کا کوئی گھر نہ ہو، بے گھر) اے بے گھر!(۴) مرنوں نہ ڈر: مرنے سے مت ڈر۔ (۵) آؤ: بلکہ آجا۔(۶)سرپر: ضروری، لازماً، ہرحال میں۔(۷) میں تے: میں نے تو، مجھ تک تو آنا ہی ہے۔(۸)آونا: آنا۔

اُردو:۔

بیچاری قبر بلاوے بھیجتی رہتی ہے کہ اے بے گھر انسان (دنیا میں تیرا مستقل گھر تو کہیں ہے نہیں اس لئے) اپنے گھر آجاؤ (کیونکہ تمہارا پکا گھر تو میں ہی ہوں) مجھ تک تو لازمی طور پر آنا ہی ہے (اس لئے) تو مرنے سے مت ڈر (بلکہ جلدی) آجاؤ! (موت حق ہے، یہ حق مالک نے سب کو دیا ہے، قبر بھی سب کا پکا گھر ہے۔ اللہ نے انسانوں کو مجبور کردیا ہے کہ اپنے ہر بھائی انسان کو یہ گھر بنا کے دے، آدم کے بیٹوں سے یہ ریت چلی آرہی ہے۔ اس شعر میں باباسائیںؒ نے قبر سے مانوس ہونے کی تلقین فرمائی ہے اور وحشتِ قبر کو دور کردیا ہے!)

عربی:۔

القبر المسكين ينادي صاحبه ويدعوه صباحًا ومساء يقول: تعال إلَى أنا، إلى

منزلك، يامن ليس له منزل و لا مأوى لك فى الدنيا، فأنا منزلك ومأواك ! و لأنك سوف تأتى إلى لا محالة يوما ما، فتعال إلى و لا تخف الموت (اشدد حيازيمك للموت فإن الموت لا قيك!!)

فارسی:۔

گور بیچارہ شب و روز می خواند ترا و می گوید کہ ای اے کہ خانہ نداری ، بخانہ ات بیا ! زیرا کہ تو این جا زنہار خواہی آمد از مرگ مترس ، بیا !

English:-

The humble grave is calling you day and night saying: Do come to me O,homeless one. Because , after all, you will have to come to me! So do not fear Death! Do come!

(93)

اِیھْنِیں لُوئِنیں دِیکھدِیاں، کِتّی چَلیْ گئی

لُوکاں آپو آپْنی ، مَیں آپْنی پَئی !

لفظی تشریح:۔

(۱) ایھنیں لوئنیں :انہی آنکھوں کے سامنے۔(۲) دیکھدیاں : دیکھتے ہی دیکھتے۔ (۳) کتی: کتنی ہی خلقت۔ (۴) چلی گئی : سدھار چکی ہے، رخصت ہوگئی ہے، اگلی دنیا میں جا چکی ہے۔ (۵) لو کاں: لوگوں کو۔(٦) آپو آپنی: اپنی اپنی۔(۷) میں آپنی: مجھے اپنی۔(۸) پئی: پڑی ہے۔

اُردو:۔

انہی آنکھوں کے دیکھتے ہی دیکھتے کتنی ہی خلقت چلی گئی ہے، سب کو اپنی اپنی پڑ گئی ہے اور مجھے بھی اپنی پڑ گئی ہے (نفسا نفسی کا عالم تھا، سب کو جانا تھا۔ بابا سائیںؒ کی نظروں کے سامنے کتنے ہی لوگ چلے گئے۔ نہ کسی نے اجازت لی، نہ کسی کو خدا حافظ کہا جا سکا۔ اپنی اپنی باری سب جا چکے ہیں۔ بابا جیؒ بھی اپنی باری لے گئے۔ موت برحق ہے، ہر ایک نے جان دینی ہے!!)۔

عربی:۔

ولقد رأيت بعينى رأسى خلقا كثيرا قد ارتحلوا، واحد بعد الآخر، و كل واحد

من الخلق له طريق سيتخذه وأنالى طريق غير طريقهم، والكل مغادر هذه الدنيا لعقباه (الموت والحشر لا يعرفان القرابة فالكل ينادى: نفسی نفسی ولا غیری!!)

فارسی:۔

باین چشمان خود دیده ام مردمان بے حساب را که آمدند ورفتند! این همه مردمان بفکر خویش بودند ومن نیز بفکر خود هستم (کسے با کسے نیامد ونه خواهد رفت، هر کسے تنها آمد وتنهامی رود!)

English:-

Many many people have left this world before my these very eyes. I have noticed that each one of them was busy by himself for himself. So am I worried for myself!

(94)

آپ سَنوارِیں میں مِلاں، مَیں مِلیاں سُکھ ہو

جے تُوں میرا ہو رہیں، سَبھ جگ تیرا ہُو

لفظی تشریح:۔

(۱) میں ملاں: (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان اگر تو اپنے آپ کو سنوار لے تو) میں تجھے مل جاؤں گا! (۲) میں ملیاں: میرے ملنے سے۔

اُردو:۔

اے انسان! اگر تو اپنے آپ کو سنوار لے تو میں (یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات) تجھے مل جاؤں گا اور اگر تجھے میں مل جاؤں تو تجھے سکون ملے اور اگر تو میرا ہو جائے تو ساری دنیا تیری ہے (اللہ تعالیٰ اپنے نیک پاک بندوں کے ساتھ ہوتا ہے، انسان کا نیک پاک ہونا ہی اللہ تعالیٰ کی معیت کی علامت بھی ہے ضمانت بھی، اور جو اللہ کا ہو جائے اللہ بھی اس کا اور اللہ تعالیٰ کی یہ کائنات بھی اس کی ہے!)

عربی:۔

(يقول الرب تعالى لابن آدم): إن صلحت نفسك وصرت انسانا بمعنى الكلمة، لوجدتني معك وإذا رزقت بلقائي ووجدتني عندك لأرحت نفسك وفرحت فرحا لانهاية له! ولو صرت لي عبدا لصار الخلق كله لك عبيدا (من كان لله كان الله له

وصارله الخلق كله!)

فارسی:۔

(خدابندہ را گوید:) اگر تو اصلاح وتہذیب خود کردی ومرد نیک ومتقی شدی مرانزد خود بیابی، وچوں مرانزد خود یافتی راحت وطمانیت نصیب تو باشد زیرا کہ گر عبد و مطیع من شوی ہمہ خلق عبد و مطیع تو باشد، گفت سعدی رحمۃ اللہ علیہ:

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ
کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

English:-

(Says Allah Almighty:) If you reform and mend yourself, you will find Me with you! And when I am with you, you will feel comfortable and satisfied! If you obey Me, all the world shall obey you!

(95)

کَنْدِھی اُتّےِ رُکھڑا، کِچْرَکْ بَنّھےِ دِھیرْ
کچے بھانڈے رَکھئے، کِچَرْ تائِیں نِیرْ

لفظی تشریح:۔

(۱) کندھی (اور کَدِھیْ): دریا کا کنارہ۔ (۲) رکھڑا: (رکھ: درخت) چھوٹا سا درخت۔
(۳) کچرک: (اصل میں کتنا چر، کچھ، پھر کچرک اسم تصغیر بنا) کتنی دیر تک۔ (۴) بنھے: باندھے۔
(۵) دھیر: حوصلہ، ہمت، ثابت قدمی، دیر سے۔ (۶) بھانڈے: برتن۔ (۷) کچر: کتنی دیر۔
(۸) کچر تائیں نیر: کتنی دیر تک پانی میں۔ (۹) نیر: پانی، آنسو۔

اُردو:۔

دریا کے کنارے پر جو چھوٹا سا درخت ہے وہ کتنی دیر تک ہمت باندھے اور پانی کا مقابلہ کرے؟ (وہ تو کٹاؤ سے جائے گا) اسی طرح مٹی کے کچے برتن پانی میں کب تک رہ سکتے ہیں؟ (یہی حال اس دنیا کا اور اس میں انسان کی زندگی کا ہے، مٹی کا بت ہے، کچے دھاگے کی طرح سانسیں ہیں!!

کس قدر بے ثبات اور عارضی زندگی ہے!!؟)

عربی:۔

(مثل الإنسان فی الدنیا کشجرة علی شاطئی نهر أو جرة من الطین الخام داخل النهر) فالی کم مدة تقاوم الشجر أمواج النهر الطاغیة المتلاطمة والیٰ کم مدة تستطیع الجرة أن تبقی ولا تذوب فی الماء الجاری! (علقت یداك بأضعف الأسباب!!)

فارسی:۔

نہالِ ناتوانے کہ برکنارہ آب روان ایستادہ است تا بکی می تواند کہ امواج تند و تیز را مقاومت بکند و چون ظروف خاکی ناپختہ را در آب باندازیم تا بکی سالم و مصون می مانند؟!!

English:-

For how long a tree on the bank of a river can stand the force of the fast flowing water? And for how long will the unbaked clay vessels hold if you place them in the running water?

(96)

مَحَل مَسْکَنْ رہ گئے، وَاسَا آیا تَلّے
گوراں سے نِمَانِیَاں، بَھسَنْ رُوحَاں مَلِّے
آکھیں شیخاں بند گی، چَلَّن اَجْ کہ کَلّے

لفظی تشریح:۔

(۱) مَسْکَنْ: گھر، سکونت کی جگہ۔(۲) رہ گئے: چھوٹ گئے۔(۳) وَاسَا: آبادی، بسیرا۔(۴) تلے: نیچے، قبروں میں۔(۵) گوراں: قبریں۔(۶) بَھسَنْ: بیٹھیں گی۔(۷) مَلّے: قبضہ کرکے، ملکیت بنا کر۔(۸) آکھیں: جا کر کہنا۔(۹) شیخاں: بزرگوں کو، جو جا کے۔(۱۰) بند گی: آداب، سلام۔(۱۱) چلن: مرنا۔(۱۲) کلّے: کل کو، آنے والے وقت میں۔

اُردو:۔

محلات اور گھر چھوٹ گئے، بسیرا زیرِ زمین (قبروں میں) ہو گیا، بیچاری قبروں کو روحیں اپنی اپنی ملکیت بنا کر قبضہ کر لیں گی، بزرگوں کو آداب عرض کرنا، مر کر یہاں سے جانا آج یا کل ہو گا۔

عربی:۔

قد بقيت القصورو المساكن مهجورة وراح سكانها إلى القبور تحت التراب وسوف تحتل الأرواح قبورها المسكينة، وبلغوا سلامنا إلى شيوخنا بأننا على وشك الرحيل إليهم إما اليوم أو غدا۔

فارسی:۔

کاخہاویران وخانہ ہامہجور شدندو باشندگان زیر خاک درقبوررفتہ اند، وارواح شان گور ہائے بیچارہ را ملک خودخواہند ساخت، وبزرگانِ پیشین را سلام مابرسانید وخبر بدھید کہ رحلت ماامروز باشد یافردا!

English:-

The Palaces and the houses are deserted. And their inhabitants have gone to the graves under the dust! The pitiable graves will be occupied by the concerning spirits. Convey the Salaam to the predecessors that our journey will take place to them today or tomorrow!!

(97)

مَوْتے دا بَنّا ایویں دِسّے جیوں دَرْیَا وے دا ڈھاھا
آگے دُوزَخ تَپْیَا سُنئیے، ھَوْل پَوے کَھاھا
اِکْنَاں نُوں سَبھ سُوْجھی آئی، اِکْ پھر دے بے پرواھا
عِمَل جُو کیتے آ دُنی وِچْ، سے در گاہ اگواھا

لفظی تشریح:۔

(۱) موتے دا: موت کا۔(۲) بنّا: کنارا، بند۔(۳) ایویں: اس طرح، یوں۔(۴) دسے: دکھائی دے۔(۵) جیوں: جس طرح، جیسے۔(۶) دریاوے دا: دریا کا۔(۷) ڈھاھا: پانی سے گرتا ہوا کنارہ۔(۸) تپیا: گرم، کھولتا ہوا۔(۹) ھول پوے: خوف ہوتا ہے، دہشت ہوتی ہے۔(۱۰) کھاھا: ہنگامے والا، ہاہا کار۔(۱۱) اکنان نو: کچھ کو۔(۱۲) کیتے آ: کئے ہیں۔(۱۳) دنی: (عربی میں دنیا کی جمع، تلفظ جیسے ہُدٰی) دنیا۔(۱۴) سے: سو۔(۱۵) در گاہ: جگہ، مقام۔(۱۶) اگواھا: رہنمائی دینے والا، استقبال کرنے والا۔

اُردو:۔

موت کا کنارہ یوں لگتا ہے جیسے دریا کا کٹاؤ سے گرتا ہوا کنارہ ہے۔ اگلے جہان کھولتا ہوا دوزخ بتاتے ہیں جس سے ہنگامہ خیز خوف طاری ہو جاتا ہے۔ کچھ تو ایسے ہیں جنہیں سب کچھ سمجھ آتا ہے، کچھ ایسے ہیں جو بالکل بے پروا اور بے نیاز ہو کر پھرتے ہیں، جو عمل دنیا میں کئے ہیں وہ سوجگہ سامنے آئیں گے اور استقبال کریں گے۔

عربی:۔

إن مرحلة الموت يبدو كأنه ساحل النهر المتساقط بالماء الجارى وقد أبلغنا عن نار جهنم الملتهبة الفائرة مما يملأ نفوسنا خوفا ورعبا وهلعا! والناس قسمان قسم منهم قد أدركوا الحقيقة إدراكا، وقسم منهم لا يحفلون بشئى مما حولهم وحسناتنا فى الدنيا هى التى سنجدها و هى التى سوف تستقبلنا فى الآخرة!

فارسی:۔

مرحلۂ مرگ چوں ساحل شکستہ دریا می نماید و چون آتش تپیدہ دوزخ را حکایت کنند هول قیامت بر ما مستولی می شود! دو اقسام مردمان می بنیم قسمے ہست کہ حقائق را ادراک کلی می دارد و قسم دیگر است کہ ہیچ نداند! واعمال بر و خیر کہ در دنیا کردہ بودیم بعد از مرگ در استقبال ما باشند و اجر و ثواب آن عنداللہ خواہیم یافت!

English:-

The stage of death appears to me like the carving river. We are told of Hell-fire which fills our hearts with dread and fear. There are some people who fully understand the situation but, their are, some others, who niether know nor care about anything. Indeed, we shall witness in the world hereafter what ever we do here in this world!

(98)

دَرْیَا ڈِے کَنِے بَگُلا، بَیٹھَا کِیْل کَرے
کِیْل کَرِیندِے هَنجھُوں، اَچِنْتِے باز پئے
بَاز پئے تِسْ رَبْ، کِیْلاں وِسَرِیاں
جو مَنْ چِتْ نه چیتے سَنْ، سَو گالهیں رَبْ کِیاں

لفظی تشریح:۔

(۱) کنّے: کنارے پر۔(۲) کِیْل کَرےْ: لطف اندوز ہورہا، مزے کررہاہے۔(۳) هنجھ: ہنس۔(۴) اچنتے: اچانک۔(۵) باز پئے: باز جھپٹ پڑے۔(۶) تِسْ: اس۔(۷) کیلاں وسریاں: لطف اندوزیاں بھول گئی ہیں۔(۸) چت نه چیت سَنْ: وہم وگمان میں بھی نہ تھے۔(۹) گالهیں: باتیں۔(۱۰) کیاں: کی ہیں۔

اُردو:۔

دریا کے کنارے ایک بگلا بیٹھے ہوئے دل لگی اور لطف اندوزی کررہا تھا۔ ہنس پر دل لگی کرتے ہوئے اچانک بازوں نے حملہ کیا، یہ حملہ آور باز اسی رب کے تھے، اسی لئے ہنس کو تمام دل لگی کی باتیں بھول گئیں۔ وہ باتیں جو وہم وگمان میں بھی نہ تھیں، اللہ تعالیٰ کی قدرت نے کردکھائی ہیں؟

عربی:۔

كأن الإنسان كركى قد جلس على ساحل النهر يلهو و يلعب ويعربد، أو كأنه إوز عراقى كان يلهو و يلعب ويعربد غافلا، فاذا بالصقر، ملك الموت، يفاجئه وينسيه اللعب والعربدة، حين يأتيه أمر الله عزوجل، والله يفعل ما بقدرته ممالا يخطر ببال أحد من الناس!

فارسی:۔

برکنارهٔ دریالقلقے بود که غافل نشسته وشوخی می کرد، وغوئے بود که می بازید، ناگہان بازان آمدند وبراو حمله آوردند واین بازان که حمله آورشدند بازان خدائی بودند وچون حمله آوردند لقلق وغو همه شوخی وتلاعب را فراموش کردند وآنچه درگمان کسے نبود از قدرت خدا آن شد!

English:-

There was a stork enjoying on the bank of a river. All of a sudden the eagles pounced upon the swan which was playing and enjoying there, and it forgot all the pleasure and merriment. It so happens by the will of Allah Almighty that no body can ever think of!

(99)

سانڈھے ترے مَنْ ڈیہ ڑیْ، چلّے پانی اَنْ
آیو بندہْ، ڈنی وِچْ، وَتّے آسُونیْ بَنْھْ
ملکْ الْموت جان آوْسی سَبْھ ڈرْوازے بھنْ
تِنْھان پیاریاں بھایاں اگّے ڈے سی بَنْھ
ویکھو بندہ چلیا چونھ جنْیاں ڈے کنْھ
عمل جو کیتے ڈنی وچ ڈرگاہ آئے کم

لفظی تشریح:۔

(۱)ڈیہ ڑی: بدن۔(۲) اَن: اناج،خوراک۔(۳)وتے :پھرے،پھرتا ہے۔(۴)آسونی بنھ: آس باندھ کر،امیدلگائے۔(۵)جان: جب۔ (٦)آوسی: آئے گا۔(۷)ڈے سی بنھ :باندھ دے گا۔(۸)جنیاں:(واحدجنا)مرد۔(۹)کنھ: کندھا۔ (۱۰)در گاہ:اللہ تعالٰی کے حضور میں۔

اُردو:۔

ساڑھے تین من کا جسم جو اناج اور پانی کے سہارے چلتا پھرتا ہے، یہ بندہ دنیا میں آیا اور امید باندھے پھرتا رہا! موت کا فرشتہ سب دروازے توڑ کر اندر آئے گا، ان سب پیارے بھائیوں کی موجودگی میں باندھ دے گا، دیکھ لو! وہی بندہ چار آدمیوں کے کندھے پر جانے لگا ہے۔ دنیا میں جو نیک عمل کئے تھے اللہ تعالٰی کے ہاں وہی اس کے کام آئیں گے!

عربی:۔

هذا الجسم الإنسانی المكون من ثلاث منّات (أو ستة أرطال) والذی يعيش علی الماء والطعام قد جاء صاحبه إلی الدنيا، ويهيم وراء الآمال الجسام ويفاجئه ملك الموت يوما ما إذ يقتحم عليه الدار وقد كسر الأبواب كلها، وأن الملك سوف يشده بين يدی إخوانه الأحباء كلهم وانظروا إلی ذلك الإنسان قد خرج ذاهبا إلی المقبرة وقد حمل جنازته أربعة رجال وهو لم يستفد من الدنيا غير الصالحات التی ستنفعه عند الله عز وجل۔

فارسی:۔

این بدن انسان کہ وزنش شش رطل باشد و برآب ونان زیست می کند، این بندہ دریں عالم آمدہ است و پے آرزو زندہ باشد تمام عمر، چون ناگہان ملک الموت درآید و ہمہ درہا اشکستہ و جان مسکین را می ستاند در حضور ہمہ برادران عزیزش، ببیند آن بندہ را کہ بردوش چہار مردان روان شدہ است و باخود چیزے نمی توانست برد غیر اعمال نیک کہ اکتساب کردہ بود!

English:-

This human body which moves with the weight of two hundred pounds and lives on food and water! This is the man, who moved all around in quest of his hope and desires. He was suddenly taken aback by the angel of death who broke in crashing through the closed doors. He will snatch his spirit in front of all his brothers and relatives. And lo! he is being carried by four men towards the grave-yard! He benefitted nothing from this world except his good deeds which went with him to please his Allah the Almighty!

(100)

ھون بلھاری تِنھاں پنکھیاں ، جنگل جنھاں واس
کنکر چُگن ، تھل وسّن ، رب نہ چھوڑن پاس

لفظی تشریح:

(۱)ھون: میں، میں ہوں (۲) بلھاری :قربان، (۳)پنکھیاں: پرندے، مراددرویش، (۴) واس: گذارنا، بسیرا، رہائش (۵) چگن ۔ چگتے ہیں کھاتے ہیں کنکر چگنے سے مراد ہے روکھی سوکھی (۶) وسن: بستے ہیں، رہتے ہیں (۷)تھل :ریگستان، ویرانہ، (۸) نہ چھوڈن: نہیں چھوڑتے (۹)پاس :قرب،

اردو:

میں ان پرندوں (دراویش) پر قربان ہوں جو جنگل میں رہتے ہیں، سنگریزے کھاتے ہیں یعنی روکھی سوکھی کھاتے ہیں، ریگستانوں میں بستے ہیں مگر اللہ تعالی کا قرب نہیں چھوڑتے! (اس لالچ کی پرفریب دنیا میں راہِ حق پر ثابت قدمی بہت مشکل ہے، صبر وقناعت کی قوت ہی کام آتی ہے!)

عربی:

إننی أفدی بنفسی لهؤلاء الطيور من الدراويش الصوفية الذين يسكنون فی البوادی والصحاری، ويعيشون على ما تيسر لهم، فينقدون الحصى (أی يأكلون الخبز الجاف) ويسكنون فی الصحاری المجدبة ولكنهم لا يبتعدون عن حضرة الرب وقربه سبحانه وتعالى!

فارسی:

من قربان می شوم آن پرندگان (درویشان حق) را کہ در جنگل می باشند وسنگریزہ ہا می خورند ودر صحراء زیست می کنند، ولے، حضور وقبول وقرب حق سبحانہ رانمی گذارند!

English:

I have a great regard and love for those birds (I.e. daraveesh) who stay and live in jungle and eat the pebbles! But they never leave the presence of Allah Almighty and never give up His right path!

(101)

رُت پھری، وَن کنبیا، پت جھڑیں، جھڑے پا
چارے کنڈاں ڈھونڈھیاں، رھن کِتھاؤں نا

لفظی تشریح:

(۱)رت پھری :موسم بدلا، دور بدل گیا، زمانہ بدلا (۲)ون کنبیا: درخت کانپا، مراد بڑھاپے کا جسم، (۳)پت جھڑیں :خزاں میں زوال، بڑھاپا۔(۴) جھڑے :گرے ہوئے لڑکھڑایا ہوا ہونا، (۵)پا: پاؤں، بڑھاپے میں پاؤں لڑکھڑاتے ہیں (۶) کنبیا :لرزا کانپا، (۷) کنڈ: (گُٹھ) کونا، دیوار، زاویہ (۸) رھن: سکونت، آرام، (۹) کتھاؤں : کسی جگہ۔

اردو:

موسم بدل گیا، درخت کانپ گیا، موسم خزاں میں یعنی بڑھاپے میں پاؤں لڑکھڑائے، چاروں طرف تلاش کر کے دیکھ لیا ہے آرام سے سکونت کی اب کوئی جگہ نہیں رہی (بڑھاپے کی زندگی کو قرآن کریم نے ارذل العمر کہا ہے جس میں یادداشت تک جواب دے جاتی ہے، بابا جی نے یہ عمر پائی اس لئے اس سچائی کو ان سے بہتر کون جان سکتا ہے!!)۔

عربی:

قد ولى الشباب وحل الهرم ، وأخذ البدن يرتعش ارتعاشا ، فكأن الربيع قد خلا ودخل الخريف، والقدم تترنح وترتعد ، وقد بحثت فى الأطراف الأربعة عن الملجأ والمأوى ولكننى لم أجده فى أى مكان !

فارسی:

موسم دگرگون شده، درخت لرزید ودر فصل خزان برگش ریزید، من در چهار اطراف گردیده ام، ولے جائے ندیدم کہ دران راحت وآرام می توان یافت!!

English:

The season has changed. The trunk of the tree has been shaken by the change (the youth is gone and the body is trembling

in the old age!) I have tried to find out a place of refuge in every nook and corner but all in vain!

(102)

پــاڑ پــٹــولا دھــج کــری، کــمبــلــڑی پــھــریــو
جــنــھیــں ویــسیــں شــوہ ملــے، ســے ای ویــس کــریــو

لفظی تشریح:

(۱) پــاڑ: پھاڑ کر (۲) پــٹــولا: ریشمی کپڑا، خوبصورت لباس، (۳) دھــج کرن دھجیاں بنانا، ٹکڑے کرنا (۴) کری: کیا، کردیا (۵) ویسیں: لباس میں، لباس کے سبب (۶) کــمبــلڑی: چھوٹا سا کمبل. (۷) پھریو: پہنا. (۸) سے ای: وہی، بالکل وہی (۹) ویس: بھیس لباس (۱۰) کریو: کیا، کردیا.

اردو:

خوبصورت ریشمی لباس کی دھجیاں بناڈالیں اور چھوٹا سا کمبل اوڑھ لیا، جس بھیس میں بھی محبوب ملتا ہے وہی بھیس بنالیا (ریشمی لباس چھوڑ کر اونی لباس اختیار کر کے بابا سائیں صوفیہ کرام کی دنیا میں آگئے لیکن اس یقین کے ساتھ کہ اسی صوفیانہ لباس کو مولی جل جلالہ پسند فرماتے ہیں!)

عربی:

قد قطعت الملابس الحريرية الناعمة تقطيعا ولبست دثارا صوفيا حقيرا ، والواقع أنني قد اخترت اللباس الذى يعجب المولى عزوجل ، وهويرضى به (عش فى الدنيا حياة برضى بها ربك عنك !)

فارسی:

پارچۂ ابریشمی را دریدم و پارہ پارہ کردم، وگلیم صوفی پوشیدہ ام و آن پوشاک را پسندیدم کہ محبوبم اورا می پسندد!

English:

I have torn off the silken dress into pieces and have

adopted the coarse woolen dress which pleases my Lord Almighty!(I have left the evil and have chosen the right path!)

103

تِنھاں مکھ ڈراونے، جنھاں وِساریا ناؤں
ایتھے دُکھ گھنیرے آ، اگے ٹھور نہ ٹھاؤں

لفظی تشریح:

(۱) تنھاں: ان کے (۲) مکھ: چہرے، (۳) جنھاں جنہوں نے (۴) وساریا: بھلادیا (۵) ناؤں: ذکراللہ! (۶) ایتھے: اس دنیامیں (۷) گھنیرے آ: بہت ہیں، (۸) ٹھور: جگہ، رہائش، (۹) ٹھاؤں: پناہ گاہ۔

اردو:

جواللہ تعالی کے ذکر پاک کو بھول جاتے ہیں ان کے چہرے بھی ڈراونے بن جاتے ہیں، اس دنیا میں بھی انہیں بہت دکھ اٹھانے پڑتے ہیں اور آگے آخرت میں کوئی جگہ یا پناہ نہیں ملتی ہے (جو اللہ تعالی کے ذکر سے رو گردانی کرتا ہے اس کی دنیاوی زندگی بھی تنگی کی ہوتی ہے اور آخرت میں تو ہم انہیں اندھا اٹھائیں گے (قرآن، سورہ طہ)

عربی:

الذین ینسون ذکر اللہ عزوجل تستحیل وجوھھم إلی وجوہ مخوفة سوداء، وھم الأشقیاء الذین یکابدون الآلام ویواجھون المصائب فی الدنیا، وأما فی الآخرة فلیس لھم مأوی ولا ملجأ ویلاقون الخزی والعقاب "ومن أعرض عن ذکری فإن لہ معیشة ضنکا ونحشرہ یوم القیمة أعمی" (القرآن الکریم !)

فارسی:

کسانیکہ نام حق سبحانہ را فراموش کردند، رخھائے شان مخوف ومہیب خواہند شد وبسیار آلام ومصائب می برند درین جہان، ودر آخرت ماوی وجائے پناہ نخواہند یافت ومحروم رحمت و مغفرتِ خدا باشند!

English:

Those who forget the name of their Lord and ignore His worship will rise with their dreadful and hideous faces. They shall suffer a lot in this life and in the life hereafter, they will find no refuge and respect anywhere!

104

پچھلی رات نہ جاگیوں، جیونڈڑو مویوں
جے تیں رب وساریا، تیں رب نہ وسریوں

لفظی تشریح:

(۱)**پچھلی رات** : گزری رات، رات کا پچھلا پہر، (۲)**نہ جاگیوں**: تو نہ جاگا، تو نہ بیدار ہوا، (۳)**جیونڈڑا** (جیندا) جیتے جی، زندہ ہی (۴)**مویوں** ،تو مرا، تو مرگیا، (۵)**جے تیں رب وساریا** :اگر تو نے رب کو بھلا دیا ہے تو، (۶) **تیں رب نہ وسریوں** :تو تجھ کو رب نے تو نہیں بھلایا، تجھے تیرے رب نے یاد رکھا ہوا ہے۔

اردو:

تو نماز تہجد کے لیے رات کے پچھلے پہر بیدار نہ ہوا (تو گویا تو تو) جیتے جی ہی مرگیا، اگر چہ تو نے اپنے رب کو بھلا دیا ہے مگر تجھے تیرے رب نے تو نہیں بھلایا.

عربی:

إنك إذا لم تسهر فی الهزيع الأخير من الليل (أی لم تتهجد فی السحر) فكأنك (رغم حياتك) قد مت حيا! و أنت أيها الإنسان الغافل قد نسيت ربك الله ! ولكنه سبحانه وتعالى لن ينساك أبدا! .

فارسی:

تو برائے نماز تہجد چون بیدار نہ شدی در آخر شب، مردہ شدی، دران حالیکہ زندہ! گر چہ تو رب را فراموش کردہ، ولے رب ترا فراموش نہ کرد!

English:

If You could not wake up late at night in the morning as if you are dead alive! You have forgotten your Allah Almighty. But He has not and, will never forget you!

105

پھلے پھرے پُھلڑا، پُھل بھی پچھا رات
جو جاگھن لھن سے، سائیں کنوں دات

لفظی تشریح:

(۱)پھلے پھر :رات کا پہلا حصہ(۲) پھلڑا :ننھا سا پھول،(۳)پچھا رات :رات کا آخری حصہ سحر گاہی،(۴) جو جاگھن : جو جاگتے ہیں،(۵)لھن سے :پانے کے لیے(۶) سائیں :رب،(۷) سائیں کنوں:اللہ سے،رب سے،مالک سے،(۸)دات:عطیہ،دین،بخشش

اردو:

رات کے پہلے حصہ میں یادالٰہی ایک ننھا سا پیارا سا پھول ہوتا ہے،رات کے پچھلے پہر کی یہی یاد الٰہی پھل بھی لے آتی ہے(قیام اللیل کی سعادتیں اور برکتیں ہیں!!)اور جو رات بھر جاگتے ہیں وہ اپنے رب سے بخشش سے نوازے جاتے ہیں۔

عربی:

إن الصلوة والذكر فى أول الليل براعيم وأزهار ، واما الدعاء والذكر فى الهزيع الأخير منه فهو ثمر ناضج ، فالعابدون الساهرون ينعم الله عليهم ، وسوف يكرمهم برحمته وعطائه (وهؤلاء هم الممدوحون فى الكتاب العزيز بقوله تعالى:(تتجافى جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفا وطمعا الآية !!)

فارسی:

یاد خدا وذکر اللہ در آغاز شب چون شگوفہ وغنچہ باشد،اما در آخر شب این یاد وذکر اللہ چون میوہ وبر است،وآنانکہ در شب بیدار باشند خدائے بزرگ وبرتر ایشان را ببخشد واز عطا ونعمت بنوازد!

English:

Your prayer in early night is just like buds and blossoms but the prayer in the early morning is the ripe fruit. Those who are awake at night are honoured by their Lord Almighty.

106

داتیں صاحب سندیاں ، کیا چلے تس نال !؟
اک جاگندے نہ لہن ، اکناں ستیاں دے اٹھال

لفظی تشریح:

(۱) داتیں :(واحددات) بخشش،نعمتیں عطائیں،(۲)صاحب :مالک،رب،مولیٰ (۳) سندیاں :دین،عطا،بھیجنا،(۴) کیا چلے تس نال :اس پر کس کازور چلتا ہے!؟(۵) جاگندے :جاگتے ہوئے (۶)نہ لہن :نہیں پاتے ،محروم رہتے ہیں،(۷) دے اٹھال :جگا کردے،اٹھاکردے۔

اردو:

(یہ شعر باباگرونانک کا ہے جو بابافرید سائیں کے اوپر والے شعر کے جواب میں کہا گیا) نعمتیں تو مولیٰ کی دین ہیں،اس پر کیازور چل سکتا ہے، کچھ کو تو جاگتے ہوئے بھی کچھ نہیں ملتااور کچھ کو رب خود جگا کر عطافرمادیتا ہے!!(باباگرونانک جی کا یہ شعر بتاتا ہے کہ انہیں قرآن کریم پر کتنا عبور تھا!!)۔

عربی:

(والبيت لمؤسس الديانة السيخية البابا نانك وهو يرد على بيت الشيخ الذى مر بنا آنفا) إن النعم بيدالله ، ويعطيها لمن يشاء ولا مانع لما أعطى ! ومن الناس من يحرمون من نعمه وهم أيقاظ ، ومنهم من يوقظهم الله فينعم عليهم بما يشاء (قل إن الفضل بيدالله يؤتيه من يشاء !!)۔

فارسی:

(این گفتہ بابانانک است کہ درجواب بابافرید گوید): ہمہ نعمت بدست خداباشد و ہرکس رانمی بخشد، وکسے نمی تواند کہ بزور بازو بیابد، بسے باشند کہ شب بیداری کنند ومحروم می مانند، وبسے می باشند کہ خفتہ اند و لے

ایشاں را می نوازد! (ایں سعادت بزور باز ونیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ!)۔

English:

All the amenities are with Allah Almighty and it is He alone Who bestows on His slaves. There is none to challenge Him. There are some who are deprived of this bounty while they are awake and some of them are awaken by Him and honored! (A couplet by Baba Nanak).

107

ڈھونڈھینديئے سهاگ کوں !توتن کائی کور
جنهاں ناؤں سهاگنيں تنهاں جهاک نه هور

لفظی تشریح:

(۱) ڈھونڈھینديئے : اے وہ جو ڈھونڈھ رہی ہے، ڈھونڈھنے میں لگی ہوئی ہے، تلاش کرتی پھرتی ہے (۲) سهاگ کوں : شوہر کو (۳) توتن : تیرے جسم میں، (۴) کائی : کوئی، (۵) کور : عیب، کمی، (۶) جنهاں : جن کا (۷) ناؤں : نام (۸) سهاگنيں : شوہر والی عورتیں، شادی شدہ (۹) تنهاں : انہیں، ان کو، (۱۰) جهاک : تلاش، طلب، (۱۱) هور : کوئی اور، دوسرا۔

اردو:

اے شوہر کی تلاش میں رہنے والی! تیرے بدن میں کوئی عیب ہے ورنہ جو سہاگنیں کہلاتی ہیں انہیں کسی اور کی طلب نہیں ہوتی! (جس طرح شوہر سے مطمئن عورت کو کسی غیر مرد کی طلب نہیں ہوتی اسی طرح جو اللہ تعالی پر پختہ ایمان رکھتا ہے وہ غیر اللہ کو اپنے دل اور عقیدے میں گوارا نہیں کر سکتا، پاکدامن عورت کو مومن صادق سے اور بدکار عورت کو مشرک سے تشبیہ صوفیہ کا قرآنی طریق ہے)۔

عربی:

ایتها الباحثة عن بعلها (رغم أنت متزوجة) هذا البحث عن رجل غير زوجك يدل على أن فی بدنك عيبا ! فالنسوة المتزوجات هی اللاتی لا يلتفتن إلى

غير بعولتهن (يقول إن المرأة المطمئنة المقتنعة ببعلها لا تلفت إلى غيره فكذلك المؤمن الصادق المقتنع بالتوحيد لا يشرك بربه أحدا، والصوفية يرون بان من يدعى الإيمان ويشرك بربه كالمرأة التى لا تقتنع ببعلها الواحد فالمشركة كالزانية، وكذلك العكس !!) ۔

فارسی:

زنے کہ منکوحہ است و در تلاش شوہر ہم باشد شاید کہ در بدنش نقص وعیب است زیرا کہ زنان منکوحہ این چنیں نہ باشند! ایشان صابر و قانع باشند!

English:

The married woman who is uncontented and is in search of some one else, she must have some flaw in herself. Because the women, who are called married wives they do not even think of some one other than their husbands. (He is talking of the faith in one God and says that a believer in one God cannot think of his associate. The polytheist is just like a woman who is not contented with her husband!)

108

صبر مُنجھ کمان اے، صبر کانیھنوں
صبر سندا بان، خالق خطا نہ کروں

لفظی تشریح:

(۱)منجھ :میرا، میری (۲) کمان اے :کمان ہے، (۳) کانیھنوں (کانی ہ نون) چلہ (۴)سندا: اس، اس کی (۵)بان :تیر، (۶)خالق خطا نہ کروں: اللہ کرے میں غلطی نہ کھاؤں!

اردو:

صبر میری کمان ہے، صبر ہی میرا چلہ اور صبر ہی اس کا تیر ہے اللہ کرے میرا نشانہ خطا نہ ہو (صبر سے

بہتر مومن کے لیے اورکوئی اسلحہ نہیں ہے!)

عربی:

الصبر قوسی، والصبر وترتی، والصبر هو سهمی، وأرجو الله عزوجل أن يعصمنی عن الخطأ (فالصبر هو سلاح المؤمن وهو الذی يعصمه من الزلات والأخطاء فی حياته)

فارسی:

صبر کمان من ہست وصبر وتر من است وصبر نیز تیر من است، وخدائے من مرا نگہدارد تا خطائی کنم!
(صبر سلاح مومن ہست واورا از جملہ خطا نگہدارد!)

English:

The patience and forbearance is my bow! It is alone the staring of my bow and its arrow as well. I pray to Allah Almighty for the steadfastness in my life (sabr or the patience is silah or the arms of the Momin)

109

صبر اندر صابری، تن ایویں جالین
ہوون نزدیک خدا دے، بھیت نہ کسے دین

لفظی تشریح:

(۱) صابری: صبر کرنے والے لوگ، (۲) ایویں: اس طرح، یوں (۳) جالین: جلاتے ہیں، برداشت کرتے ہیں (۴) بھیت: بھید، راز، (۵) دین (دے ن) دیتے ہیں، بھیت نہ کسے دین یعنی دل کا بھید کسی کونہیں دیتے۔

اردو:

صبر (ایک ایسی لذیذ کیفیت ہے) کہ اس میں صبر کرنے والے لوگ اپنا جسم اسی طرح گلا دیتے ہیں، وہ اس صبر کے طفیل قرب الٰہی پاتے ہیں مگر اپنے دل کا راز کسی کونہیں دیتے! (مومن اجر کی خاطر مصیبت پر صبر کرتا ہے اور اجر پاتا ہے مگر اف نہیں کرتا اور اپنی مصیبت کا کسی کو پتہ بھی نہیں چلنے دیتا!!)

عربی:

والصابرون فی البأساء یثبتون ویتحملون الشدائد فی سبیل الحق ویذیبون أجسادهم صبرا وثباتا، ولکنهم لا یبیحون بسرهم لأحد غیر اللّٰه فیتقربون إلیه ویکتسبون به الأجر من عنداللّٰه (فالصبر سلاح المؤمن وجنته)

فارسی:

صابراں درصبر پختہ باشند ومشکلاتے کہ دریں راہ پیش آیند بصد شکیبائی وخودداری آن را برداشت می کنند وکسے را از اسرارخویش خبر ندہند ولے ازخدا نزدیک تر می شوند!

English:

The patient people consume their bodies in their difficulties and earn the mercy of Allah by their steadfastness but they never cribbage their secrets to any one else!

110

صبر ایہ سواؤ، جے توں بندۂ ڈڑ کریں

ودھ تھیویں دریاؤ ٹُٹ نہ تھیوے واھڑا

لفظی تشریح:

(۱) ایہ: یہ، ہے (۲) سواؤ: زندگی، رستہ، صبر ایہ سواؤ یعنی صبر ایک رستہ یا راہ زندگی ہے (۳) جے: اگر (۴) توں بندہ: تو اللہ کا بندہ ہے، (۵) ڈڑ: یقین، (۶) ودھ: زیادہ، بڑھ کر (۷) تھیویں: تو ہو جائے، تو بن جائے، (۸) دریاؤ: دریا سے، (۹) واھڑا (واہ): نالہ، ندی، (تصغیر کے لیے یعنی) چھوٹا سا ندی نالہ، یعنی ٹوٹ کر چھوٹا سا نالہ بھی کبھی نہیں بنتا!

اردو:

صبر ایک جینے کا رستہ ہے، اگر تو اللہ کا بندہ ہے تو اس بات پر یقین کر لے، تو صبر سے ایسے دریا سے بھی بڑا بن جائے جو ٹوٹ کر چھوٹا سا نالہ کبھی نہیں بنتا! (صبر ایک سلیقۂ زندگی ہے جو انسان کو دریا سے بھی زیادہ طاقتور بنا دیتا ہے، اس سلیقۂ زندگی پر جو عمل پیرا ہو جاتے ہیں وہ ٹوٹتے نہیں!!)۔

عربی:

صدقنی أیها الإنسان إذا کنت عبدا مؤمنا باللہ بأن الصبر سبیل الحیاة الناجحة ، وأنه سبیل یقودك لتکون أقوی من النهر الذی لا یمکن أن یتشقق حتی یستحیل إلی نهیر أو جدول !

فارسی:

صبر است راہ زیست، کہ گر تو بندۂ خدا باشی این راہ را اختیار بکن کہ تو بقوت صبر قوی تر از آن دریا بشوی کہ ہرگز نشگافد و نکاہد کہ رود صغیر می نماید!

English:

Patience is a path of life if you are a believer you should adopt it because this patience can make you more forceful and stronger than a mighty river which never becomes a brook or a little river or a stream!

111

در درویشی گا کھڑی، چوپڑی پریت

ایکن کنے چا لیئے، درویشاں دی ریت ؟!

لفظی تشریح:

(۱) در درویشی : درویش کا رستہ (۲) گا کھڑی : کٹھن، مشکل، (۳) چوپڑی : لذیذ، خوشگوار، (۴) پریت : محبت، دوستی، (۵) ایکن : ایک بار (لیکن) کس طرح (۶) کنے چالئیے۔: کسی نے اختیار کرلیا ہے، (۷) درویشاں دی ریت : درویشانہ رسم ورواج، درویشانہ طریقۂ زندگی!

اردو:

درویشی ایک کٹھن راہ ہے مگر خوشگوار پریت بھی ہے، لیکن یہ درویشانہ طریقہ ہر کسی نے کس طرح اپنا لیا ہے (اس کٹھن مگر لذیذ راہ زندگی کو ہر کہ ومہ اپنا نہیں سکتا!).

عربي:

إن طريق التصوف صعب وعر ، وفي نفس الوقت هو سبيل حب سائغ إلا أن بعض الناس قد اختار هذا الطريق الوعر السائغ معا ، وهو ليس له بأهل ولا يستحق أن يختار التقاليد الدرويشية المرة الحلوة والصعبة السائغة!

فارسی:

راہ فقر و درویشی بسیار دشوار است ولے خیلے حب لذیذ ہم باشد، وبعضے از مردمان این راہ درویشی می ورزند ولے حق مقام و درویشی را نمی شناسند!

English:

The path of Faqr and Dervishi is difficult but an interesting love too! There are many a false Dervish who have adopted this way of life but they neither deserve it nor understand it!!

112

تن تپے تنور جیوں، بالن ھڈ بلن!

پیریں تھکاں، سریں جُلاں، جے موں پری ملن!!

لفظی تشریح:

(۱)تپے: گرم ہوتا ہے، (۲) جیوں: مانند، جس طرح (۳) بالن: ایندھن، (۴) ھڈ: ہڈیاں: بڑی بڑی ہڈیاں، (۵) بلن: جلتی ہیں (۶) پیریں: پاؤں سے (۷) سریں: سر سے، سر کے بل (۸) جُلاں: جاؤں (۹) موں: مجھے، (۱۰) پری: محبوب (۱۱) ملن: ملیں

اردو:

میرا جسم تنور کی طرح دہک رہا ہے جس میں میری ہڈیاں بطور ایندھن جل رہی ہیں، اگر مجھے محبوب مل سکے تو میں پاؤں سے تھکنے کے بعد سر کے بل چلنے کے لیے بھی تیار ہوں!

عربی:

إن بدنی لیضطرم حرا ولوعة مثل التنور الذی وقوده عظامی التی تحترق حبا لربی الحبیب ! وأنا فی سبیله للوصول إلیه ، فإذا تعبت رجلی ، فسأمشی علی رأسی إذا تأکدت بأننی سوف ألاقی مولای الحبیب !

فارسی:

تنم می تپد چون تنور و هیزی که در وسوختہ می شود استخوان من است ومی توانم کہ چون پایم خستہ شود بسر می پویم و لے شرط این باشد کہ محبوب خودم را ببینم واز رویت ولقاء او حظ می برم!

English:

My body is burning like an oven where the firewood is my bone! When my feet are tired I shall walk on my head if I am assured that I am going to see my dear beloved there!

113

(اس کے جواب میں بابا نانک کہتے ہیں):

تن نہ تپا تنور جیوں ، بالن ھڈ نہ بال
سر پیریں کیا پھیڑیا ، اندر پری نہال !

لفظی تشریح:

(۱) نہ تپا : مت گرما، مت جلا، (۲) پھیڑیا : نقصان کیا، بگاڑا، سر پیریں کیا پھیڑیا: یعنی سر اور پاؤں نے کیا بگاڑا ہے! (۳) نہال : کامیاب، بہت خوش، لطف اندوز، اندر پری نہال یعنی دل کے اندر جو محبوب ہے اسی سے سرور و اطمینان حاصل کر!

اردو:

تنور کی طرح بدن کو مت گرما اور نہ اپنی ہڈیاں ایندھن کے طور پر جلا، بلکہ سر اور پاؤں کو کیا تکلیف دیتا ہے اپنوں نے تیرا کیا بگاڑا ہے، دل کے اندر جھانک اور حبیب قلب سے سرور و اطمینان حاصل کر لے۔

عربی:

(يقول البابانانك ردا على قول فريد) : لماذا تضرم بدنك كالتنور وتحرق عظامك كالوقود ؟! ولماذا تعذب رجليك ورأسك ؟ عليك أن تطل في قلبك وتتمتع بجمال من آويته فيه !

فارسی:

(گرو نانک می گوید در پاسخ شیخ فرید) : چرا می تپیدی چون تنور و چرا می سوزی استخوانت را در ان آتش تنور؟ وچہ گناہیست سر و پایت را؟ در دل تست ہر آنچہ می خواہی و می طلبی!!

English:

Do not burn your body and never make firewood of your bones. You should also spare your feet and head! You can find your beloved withinYour heart!(so look into yourself and you will find your destination!).

114

سَرُ وَرُ پنکھی ہیکڑو، پھاھی وال پچاس

ایہ تن لہریں گڈ تھیا، سچے تیری آس

لفظی تشریح:

(۱) سر : جھیل، تالاب، مراد ہے دنیا، (۲) سرور : تالاب والا، تالاب میں، (۳) پنکھی : پرندہ، مراد ہے بندہ، (۴) ہیکڑو (ہیک .ڑو) ایک ہی، صرف ایک، (۵) پھاھی وال : پھانسنے والے، شکار کرنے والے، (۶) ایہ تن : یہ جسم، یہ بندہ یعنی بابا فرید جی (۷) لہریں : لہروں میں (۸) گڈ : گڈنا، کاشت کرنا، گاڑھنا (۹) تھیا : ہوگیا، گڈ تھیا : کاشت ہوگیا، پھنس کر رہ گیا، (۱۰) سچے : مراد خدا، اے خدا! (۱۱) آس : سہارا، امید۔

اردو:

تالاب میں پرندہ صرف ایک ہے (اس دنیا میں آدمی تنہا ہے) مگر اسے پھانسنے والے، راستہ روکنے والے (خواہشات، لالچ، آرزوئیں وغیرہ) پچاسوں ہیں، یہ بدن تن تنہا ان دنیاوی لہروں میں پھنس گیا

ہےاس لئے اے سچے سائیں تیرا ہی سہارا ہے!!

عربی:

أنا طائر وحيد فی بحيرة (أی كأننی طائر وحيد فی بحيرة الدنيا من الآمال والأطماع التی لا حصر لها ولا حساب ، وهی تجذبنی وتجرنی إليها ولا قبل لی ولا قدرة علی الدفاع والمقاومة ضدها) والصيادون من أصحاب الخفوف والشبكات فی مئات ، ويريدون أن يصيدونی ، وأری أن بدنی قد قبضت عليه أمواج تلك البحيرة وتياراتها ولا أقدر علی التخلص والإنقاذ ، وليس لی موئل ولا منقذ غيرك أنت يارب !

فارسی:

مرغ است وحید وتنہا در بحیرۂ وسیع ، وصیادان بسیار ہستند وی خواہند کہ آن مرغ تنہا را شکار کنند دران حالیکہ مرغ مسکین در ورطۂ امواج ہم افتادہ ، کسے نیست کہ آن مرغ مسکین را از ان صیادان وامواج رہاند ونجات دہد سوائے خدائے بزرگ سبحانہ وتعالیٰ!

English:

This world of ours is a lake full of violent waves and hunters and the man is a lonely bird of prey! The waves of greed and desires have over taken him! Then how can the poor man be saved except by the mercy of God the Almighty!?

115

کون سو اکھر ، کون گن ، کون سو منیا منت

کون سو ویسو ہون کری جت وس آوے کنت

لفظی تشریح:

(۱) کون سو اکھر : کون سا حرف،(۲) کون گن : کونسی خوبی،(۳) منیا منت : مانا ہوا منتر، (۴) ویسو : بھیس،لباس(۵) ہون : میں(۶) ہون کری : میں کروں، میں پہنوں(۷) جت جس کرے، وس : اختیار، قبضہ، (۸) وس آوے : قابو میں آئے(۹) کنت (کنتھ اصل ھے) مالک،شوہر،محبوب.

ترجمہ:

وہ کونسا حرف ہے، کون سی خوبی ہے کون سا مانا ہوا مجرب منتر ہے یا وہ کون سا لباس ہے جس سے میرا محبوب میرے قابو میں آئے گا (یعنی کیا جتن کروں کہ خدا راضی ہو جائے!؟)

عربی:

ما هو الحرف وما هو الوصف الحسن وما هى الكلمة الصحيحة المجربة التى لو نطقتها أو الملابس التى لو لبستها لأعجب ربى الحبيب فأحبنى ؟! (العاشق المغرم الولهان يبحث عن طرق تمكنه من إرضاء الله جل جلاله !)

فارسی:

چیست آن حرف وچیست آن وصف خوب وچیست آن دعائے مجرب وچیست آن جامہ کہ بپوشم وخدائے خودم را راضی کنم!

English:

What is that word, where is that good act or what is that cloth if I do wear it, He will be kind to me and I will win over Him!? (I want to please my God at all cost!)

116

نِوَن سو اکھر، کِھون گن، جیبھا منیا منت

ایہ تَرِے بھینے ویس کر، تاں وَس آوی کنت

لفظی تشریح:

(۱) نون (نیواں یعنی نیچا اور پست) تواضع، عاجزی (۲) کھون (کھے ون: خاک جیسا) نرمی، حلیمی، بردباری (۳) گن: خوبی، (۴) جیبھا (جیبھ) زبان، جیبھا منیا منت: یعنی زبان کا مانا گیا منتر، زبان کا مانا ہوا جادو زبان کی مٹھاس اور حلیمی ہے (۵) ایہ ترے: یہ تین (۶) بھینے: اے بہن (۷) ویس کر: لباس اختیار کر (۸) آوی: تیرے ہاتھ آئے، (۹) وس آوی: تیرا ہو رہے! (۱۰) کنت: شوہر، رب!

ترجمہ:

(جیسا کہ ظاہر ہے یہ شعر بابا فرید سائیں کے گذشتہ شعر کا جواب ہے جو بابا گرونانک نے دیا ہے!!) حرف عاجزی کا (یعنی بول میں تواضع اور عاجزی ہو)، خوبی نرمی وحلیمی والی اور زبان کا مانا ہوا جادو (یعنی میٹھا بول) درکار ہے، اے بہن! تو یہ تین بھیس اختیار کر لے تو محبوب تیرے بس میں ہوگا (اللہ تعالیٰ کو تواضع، حلیمی اور شیریں کلامی پسند ہیں اس لئے جس سالک کو یہ تین رنگ میسر آجائیں اللہ تعالیٰ کا وہ پسندیدہ ہوگیا!)

عربی:

(هذا قول بابا نانك مؤسس الديانة السيخية يرد على سوال الشيخ فريد الذى مربنا آنفا): فاما الحرف فهو حرف التواضع وأما الوصف فهو وصف الحلم وأما الكلمة المجربة فهى كلمة الحلاوة واللين فى القول ! فالمرأة (أو السالك ؟!) التى جمعت هذه الثلاثة من الخصائل أيتها الأخت فقد استأسرت زوجها (أو أرضى ذلك السالك ربه ؟!) !

فارسی:

(این قول نانک است در پاسخ فرید گوید) حرفیکہ مطلوب است آن را تواضع می گویند وأما وصف خوب کہ مقصود است آن را حلم وبردباری می خوانند، وأما دعائے مجرب یا سحریکہ لازم است آن را گفتار شیریں می نامند! چون این ہرسہ را اختیار کنی خدائے تو راضی شود!

English:

The humbleness is the good word, the forbearance is the good act and the charming cloth of sweet words is needed if you have these three with you, you can please your Lord Almighty!

مت هوندى، هوئے ايانا، تان هوندے، هوئے نتانا

ان هوندے، آپ ونڈائے، كوئى ايسا بهگت سدائے

لفظی تشریح:

(۱) مت : عقل، سمجھ،(۲) ایانا: بھولا بچہ، معصوم،(۳)تان : طاقت،(۴) نتانا : کمزور، بے طاقت،(۵)ان ھوندے : نہ ہوتے ہوئے،(۶)آپ ونڈائیے : خودہی بانٹ کھائے(۷)سدائیے : کہلائے

اردو:

عقل ہوتے ہوئے بھی بچہ بن کر دکھائے، طاقت ہونے کے باوجود بھی خود کو بے طاقت اور کمزور ہی ظاہر کرے، پاس کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی اپنے ساتھ لوگوں کو شریک کرے، اگر کوئی ایسا آدمی ہوتو وہ درویش کہلانے کا مستحق ہے(درویشی کا معیار یہ ہے کہ بڑا بننے کی کوشش نہ کرے، طاقت کا اظہار نہ کرے اور تنگ دستی میں بھی دل کا سخی ہو، یہ تین اوصاف ہوں تو درویش ہے!!)

عربی:

(الدرویش الزاھد المتواضع ولی اللّٰہ ھو) من کان عاقلا حکیمادون أن یفرض حکمته وعقله علی غیره ویکون قویا ویعتبر نفسه واهنا ضعیفا ، ویشارك الناس فی القلیل من زاده وماله ، ویتقاسم معهم مما رزقه اللّٰه فذلك هو الدرویش الزاهد الولی !

فارسی:

ولی ودرویش آن باشد کہ پاک از کبر وغرور وبخل باشد، عاقل ودانا بودولے خودراطفل کودک خواند، قوی وتوانا باشدولے قوت وتوانائی خودرا نمایدچیزے ندارد ولے دیگران رادرزادومال خویش شریک وسہیم کند!

English:

Who is dervesh and friend of Allah? The one who is wise but considered him self to be un-wise, has power but does not pose himself to be powerful, and has little but is always generous!

118

اک پھکا نہ گالائیں ، سبھنا میں سچا دھنی
ھیاؤ نہ کھیں ٹھائیں ، مانک سبھ اَمولویں

لفظی تشریح:

(۱)پھکا : پھیکا، روکھا، بے رخا، بے مزہ، (۲) نہ گالائیں (گال سے، بات، گالانا بولنا) مت بولنا، (۳)سبھنا: سب ہی، (۴)سچا دھنی :سچا بے نیاز یعنی اللہ تعالیٰ (۵) هیاؤ (اسی طرح هی ء) دل، (۶)ٺھائیں (اسی طرح ٺهاهیں) چوٹ لگانا، توڑنا (۷) مانک : موتی یعنی دل، (۸)امولویں: انمول، جن کی قیمت نہ چکائی جا سکے۔

اردو:

بس روکھی بات کسی سے نہ کرنا، اس لئے کہ سب انسانوں کے دلوں میں سچا رب بستا ہے جو بے نیاز ہے، کہیں کسی کا دل مت دکھانا، دل کے موتی سب انمول ہوتے ہیں۔

عربی:

لا تجرح العواطف والمشاعر لأحد بكلامك أبدا ، لأن قلب كل إنسان هو بيت الله جل جلاله فلا تجرح القلوب التى هى اللآلى الثمينة فى صدور الناس ! فقد قال بعضهم :

جراحات السنان لها التيام　　　و لا يلتئم ما جرح اللسان !

فارسی:

کسے را قول درشت و ناہنجار مگو، زیرا کہ در سینہ ہائے ہمان مردمان خدائے راست وحلیم می باشد، و دل مردمان را مشکن و آزردہ مکن، زیرا کہ دل ہائے ہمہ مردمان گوہر ہائے بے بہا و ثمین می باشند!

English:

Never to the people speak rudly because their hearts are the places where Allah Almighty lives. Never break the hearts as they all are the priceless jewels and must therefore be respectfully protected!

119

سبھنا من مانک، ٺهاهن مُول مچانگوا

جے تو پریادی سِک، هیاؤ نه ٺهاهیں کھیں ١٥

لفظی تشریح:

(۱) سبھنا : سب کا،(۲) من مانک : دل موتی ہے،(۳) ٹھاھن : جھٹکے سے ٹھاہ کر کے توڑ دینا، ٹھیس پہنچانا، (۴) مول : بالکل نہیں، ہرگز نہیں،(۵) مچانگوا (شاید یہ لفظ "نہ چانگا") یعنی چنگا نہیں، ہو؟!) اچھا نہیں (۶) پریا : پیارا، محبوب، رب،(۷) سک : آرزو، خواہش،(۸) ھیاؤ : دل، (۹) نہ ٹھاھیں : تو مت توڑ نا!(۱۰) کھیں دا : کسی کا، دوسروں کا، غیروں کا (وادی سون سکیسر کا خاص محاورہ ہے!؟)

اردو:

دل تو سب کے موتی ہوتے ہیں، اس لئے ہرگز مت توڑنا یا انہیں ٹھیس پہنچانا اچھا نہیں ہے، اگر تجھے محبوب کے ملنے کی آرزو ہے تو پھر دوسروں کا دل کبھی مت توڑنا۔

عربی:

إن قلوب الناس جميعا جواهر خطيرة قصفة ولآلي ثمينة سريعة الإنكسار ، فلا تجرح مشاعرها وعواطفها ، وإن كنت تتمنى أن تكسب رضا مولاك الحبيب فلا تجرح قلب إنسان أبدا !؟

فارسی:

دلہائے مردم ہمچون لآلی و جواهر اند، ازیں جهت دل کس را نشکن، اگر آرزو ہمی داری کہ خدائے حبیب را بیابی، دلہائے دیگران را نگهدار! چہ خوب گفتہ:

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاران کعبہ یک دل بہتر است
زانکہ کعبہ بنائے خلیل آذر است
گر دل گزرگاہ جلیل اکبر است !!

English:

The hearts of all the people are the priceless pearls! Hence

never break any body's heart! If you wish to win the love and favour of Allah Almighty, then never commit the sin of breaking the hearts of his slaves.

120

(گفتار امیداوّل)

حدیث الأمل الأوّلُ

(مایأتی من قطعات شعر الشیخ فرید قد ضمه الکتاب السیخی المقدس بعناوین مختلفة تدل علی انواع الموسیقی وأصواتها، و أولها۔

مندرجہ ذیل شعری قطعات گروگرنتھ میں موسیقی کے مختلف عناوین کے ساتھ آئے ہیں، سب سے پہلا قطعہ یہ ہے)

(1)

دلوں محبت جَیں، سے ای سچے آ

جنہاں من هور، مکھ هور، سے کانڈھے کچے آ

لفظی تشریح:

(۱) جیں : جن کو، جنہیں، (۲) سے ای : وہی، وہ تو، (۳) سچے آ : سچے ہیں، (۴) جنهاں : جن کے، (۵) من هور : دل میں کچھ اور (۶) مکھ هور : منہ میں اور کچھ (۷) سے : وہ تو، (۸) کانڈھے : پیغامات، اقوال، بول، (۹) کچے آ : کچے ہیں

اردو:

جنہیں دلی محبت ہوتی ہے وہی سچے ہیں، جن کے دل میں کچھ اور ہو مگر ان کے منہ میں یا زبان پر کچھ اور ہو تو یہ بول ناپختہ ہوتے ہیں۔

عربی:

الذین یحبون من أعماق القلب هم الصادقون فی حبهم ، وأما الذین فی قلوبهم

شیٔ وعلی ألسنتهم شیٔ آخر ، فهم غیر ناضجین و خامات فیما یقولون ۔

فارسی:

آنانکہ حب شان از اعماق قلوب باشد، ایشان باخلوص وصدق ہستند، وکسانیکہ دردل شان چیزے وبرزبان شان چیزے دیگر باشد، ایشان ناپختہ ونارسیدہ اند در حب الٰہی!

English:

Those who love their Lord from the core of their hearts they are the truthful and sincere! But those whose hearts and lips differ they are un-ripened and fake in their love!

(2)

رتے عشق خدائے رنگ دیدار کئے
وسریا جیں نام تے بُھوئیں بھار تھئے

لفظی تشریح:

(۱)رتے : جو رنگے ہوئے ہیں (۲)خدائے رنگ : اللہ کا رنگ، اللہ کا دیدار (۳)وسریا : بھول گیا (۴)جیں : جسے، جس کو (۵) بھوئیں : زمین، فرش (۶)تھئے : ہوگئے، بن گئے

اردو:

جو عشق الٰہی میں رنگے ہوئے ہیں، انہیں خدائی صفات اور اپنے مولی کا دیدار بھی نصیب ہوتا ہے، مگر جنہیں ذکر اللہ تک بھی بھول چکا ہے وہ تو اللہ تعالی کی اس سرزمین پر سراسر بوجھ ہی بوجھ ہیں! (غافل از خدا سے تو کتا بہتر ہے جو رات بھر جاگتا اور کم از کم بھونکتا تو ہے!!)

عربی:

إن الذین اصطبغوا بصبغة اللّٰه وأحبوه حبا صادقا ،هم الذین سیرزقون برضاه ورؤیته ، والذین نسوا ذکرا للّٰه فقد أصبحوا حملا ثقیلا علی أرضه فهم کالأموات بل شرمن الأموات !

فارسی:

کسانیکہ در عشق خدا پختہ تر وکامل تر اند واز اصطباغ خداوندی مشرف شدہ اند،

زیارت ورؤیت جمال خداوندی مقدر ونصیب ایشان است، اُما کسے کہ نام خدارا فراموش کردہ است واز ذکرش نصیب نہ برداوحمل وباراست برزمینِ خدا!!

English:

Those who are the true lovers of their Lord and have been coloured in his hues and grace, they will be honoured by the presence before Him! But those who have forgotten, even the name of Allah Almighty, they are indeed a burden on His earth!

(3)

آپ لــــئیــــے لـــــڑلا ،در درویــــــش ســـــے

تِــن دھــن جـنیـنـدی مــاؤ، آئـے سبھـل سـے

لفظی تشریح:

(۱)آپ: خدا کی ذات مراد ہے، (۲)لــئیــے (ل اے) لیا ہے، یا لے لیا، (۳)در درویش : مرشد کے دامن سے (۴)لڑلا : لڑلاون سے مراد ہے اپنا بنالینا، یعنی اللہ تعالیٰ خود جنہیں کسی صاحب حال کے دامن سے وابستہ کردے (۵) تــن : ان کی، ان کے والی، (۶) دھــن : مبارک ہوئی، بابرکت ہے، (۷)جنیندی: جنم دینے والی (۸) ماؤ : ماں (۹)آئے سبھل : کامیاب ہوگئے!

اردو:

جنہیں خدانے خود کسی مردحق کے در سے وابستہ کردیا انہیں جنم دینے والی ماں بڑی بابرکت ہے کہ وہ تو کامیاب ہوگئے! (جسے اللہ تعالیٰ خود کسی مردحق کے دامن سے وابستہ ہونے کا شرف عطا فرمادے وہی کامیاب ہے اوراسے جنم دینے والی ماں بھی بڑی بابرکت ماں ہے!!)

عربی:

من اختاره الله فوفقه فی الاتصال برجل مؤمن من فقراء الله الدراویش الهداة المهدیین فقد فاز وحاز برضاه وقد بورکت الأم الصالحة التی ولدته وقد أثمرت حیاته دون شك !

فارسی:

آں را کہ خدائے بزرگ و برتر برگزیند برائے محبت و رضائے خود، اورا راہ توفیق ارزانی فرماید کہ برآستان کاملے بوسہ بزند و بدامان او آید، آن کس کامیاب و کامران است و آن مادر کہ اورا زائیدہ نیز مبارک و نیکوگردد!!

English:

Those whom Lord Almighty choses for His love he makes him graceful by guliding him to have connection with some great dervish so that his life may be fruitful in both the worlds and the mother who gave him birth also becomes to be considered a graceful and blessed one!

(4)

پـرورد گـار ، اپـار ، اگـم ، بـے انـت ، تـوں
جـنهـاں پـچهـاتـا سـچ چُـمـاں پَیـر ، مـوں

لفظی تشریح:

(۱) اپـار : لامحدود، بے کنارہ (پار کنارہ، اپار جس کا کنارہ نہ ہو).(۲) اگم : اعلی ، بلندترین ، پہنچ سے باہر ، (۳) بے انت : جس کا آخر نہ ہو ، غیر فانی ، (۴) پـچهاتا : پہچانا ، (۵) چماں : میں چوموں (۶) پیر : پاؤں ، (۷) موں : منہ

اردو:

(یااللہ!) تو سب کا پالنہار، لامحدود، برتر اور غیر فانی یعنی رب، واسع، اعلی اور حي ہے جن لوگوں نے تجھے حق جانا اور ایمان لائے میں ان کے پاؤں اور منہ چومتا ہوں!

عربی:

(يا الله !) أنت رب العالمين وأنت الصمد وأنت الباقى ! والذى عرفك حق المعرفة وآمن بك إيمانا صادقا هو يستحق أن أقبل قدميه وخديه !

فارسی:

اے خدا! تو پروردگار عالمین ہستی، تو صمد و باقی ہستی، و کسے کہ حق معرفت تو دانست و ایمان آورد من سر و پائے آں درویش را می بوسم!

English:

O God! You are the Sustainer, Endless and Eternal! I kiss the feet and face of those who have believed in you!

(5)

تیری پناہ خدایا توں بخشندگی

شیخ فریدے خیر دیجئے بندگی!

لفظی تشریح:

(۱)بخشندگی : سراپا بخشش،(۲)فریدے :فریدکو(۳) خیر : عطا، بخشش(۴) بندگی: سراپا عبادت، پکا عبادت گذار

اردو:

اے خدا! تو سراپا بخشش وعطا ہے میں تیری پناہ چاہتا ہوں، تو شیخ فرید کو اپنا پکا عبادت گذار بننے کی توفیق عطا فرمادے۔

عربی:

إنی أعوذ بك يارب ! فأنت العفو والمغفرة وفريد عبدك هذا يسألك أن توفقه ليكون لك عبدا صالحا صحيحا صادقا بمعنى الكلمة!

فارسی:

اے خدا! من بندۂ تو ہستم و می خواہم کہ در پناہ گاہ تو باشم زیرا کہ تو سراپا بخشش و عطا ہستی، شیخ فرید از تو آرزو دارد کہ او را در بندگیٔ خود قبول بکنی!

English:

O God! I seek refuge in You because You are the Forgiver

Your slave Fareed asks you to give him the alms of the fortitude to worship You alone!

121

(گفتار امید دوم)
حدیث الأمل الثانی

(1)

بولے شیخ فرید پیارے! اللہ لگے!
ایہ تن ہوسی خاک نمانی گور گھرے!

لفظی تشریح:

(۱) بولے شیخ فرید : شیخ فرید کہتے ہیں، بولتے ہیں،(۲) پیارے: یعنی اے پیارے دوست!(۳) اللہ لگے : اللہ تعالیٰ سے لو لگاؤ، اسی سے تعلق جوڑو،(۴) ہوسی : ہو جائے گا(۵) خاک نمانی : بیچاری مٹی،(۶) گور : قبر(۷) گھرے : گھر ہے۔

اردو:

(بابا سائیں) شیخ فرید کہتے ہیں کہ اے پیارے دوست اللہ جل شانہ سے لو لگائے رکھ، (جب تیری جان نکل جائے گی تو تیرا) یہ بدن تو خاک ہو جائے گا مسکین مٹی کا حصہ بن جائے گا (اس لئے کہ تیرا اصل) گھر تو قبر ہے! (یہ چند روزہ زندگی یاد خدا میں گذار کر اپنی عاقبت سنوار لو، یہی دانائی کی بات ہے، خاک ہونے سے پہلے کچھ نیک عمل کرلو!)

عربی:

یقول الشیخ فرید : أیها الصدیق الحبیب ! علیك بحب الله والإیمان به والذکر له، فإنك میت، و جسدك هذا سوف یصیر ترابا مسکینا، إذالقبر هو منزلك الأخیر ومنقطع أثرك!

فارسی:

شیخ فرید می گوید کہ اے یار عزیز! بااللہ باش و برائے او باش، زیرا کہ چون تو بمیری این تنت خاک خواهد شد و منزل حقیقی تو گور است!!

English:

Sheikh Fareed says, O 'my dear friend! Be with Allah and be for Him alone! Because you have to die and your body shall become dust, as the grave is your original home where you shall have to rest forever!

(2)

اج مِـــــلاوا شیـــــخ فـــــریـــــد

ٹھـاکـم کـونـجـڑیـاں ، مَنوں مچندڑیاں !

لفظی تشریح:

(۱)اج: یعنی روز جزا،(۲) ملاوا : ملاقات،دیدار،ملاپ،(۳) ٹھاکم : میرا اسامنا ہوگا، میری ملاقات ہوگی(۴) کونجڑیاں (کونجڑی کونج کی تصغیر ہے یعنی ہنس) مراد نیک اعمال کی جزا (۵) منوں :من کو،دل کو،(۶)مچندڑیاں : دل کو مچلا دینے والی،جن سے دل خوش ہوکر مچلے گا!

اردو:

آج اس دن کوتو شیخ فرید کی ملاقات ہے،آج تو وہ خوشیاں ملنے والی ہیں جن کے لیے دل مچلتا رہتا ہے (بوقت مرگ بندۂ مومن کی یہی شان ہے کہ اسے دنیاوی امتحانگاہوں سے کامیاب وکامران ہوکر اپنے رب کے حضور حاضر ہونے کا شرف حاصل ہونا ہوتا ہے،اسی کی طرف شاعر مشرق نے بھی متوجہ فرمایا تھا کہ:

نشانِ مرد مومن با تو گویم   چوں مرگ آید تبسم برلب اوست!

عربی:

هـذا يـوم الـلـقاء للشيخ فريد الدين مسعود أنه سيلقى ربه ويفرح بالنظر إليه والمثول بين يديه ! إن فريدا ليرجو أن يلقى نضرة وسرورا ، ذلك الفرح والسرور الذى يملأ قلب المؤمن فيهتـز بـه اهتـزازا (فـذلك الـمؤمـن يلقى الموت و يلبيه باسما مسرورا كما يقول محمد اقبال رحمه الله !)

فارسی:

امروز وقت ملاقات است برائے شیخ فرید!! امروز فرحان وشادان خواہد بود، زیرا کہ مژدہ ہا و بشارتہا کہ می شنید از حیات اخروی و دلش مسرور بودے، آنہاں را امروز خواہد یافت!

English:

Today Sheikh Fareed is going to have the eternal meeting and communion with his Lord! The burning desires and pleasure that he was expecting and which had thrilled his heart, that is going to be achieved today!

(3)

جے جانا مر جائیے، گھم نہ آئیے
جھوٹھی دنیا لگ نہ آپ ونجائیے!!

لفظی تشریح:

(۱)جے : اگر،(۲)جانا : مجھے علم ہو، مجھے پتہ چلے،(۳) مر جائیے : جب ہم مرجاتے ہیں تو(۴) گھم: دوبارہ، گھوم کر، لوٹ کر(۵)نہ آئیے : نہیں آتے،(٦)لگ : چمٹ کر، پیچھے پڑ کر،(۷) ونجائیے : ہم نہ ضائع کرتے (ونجانا اور ونجاون: ضائع کرنا)

اردو:

اگر ہمیں یہ پتہ ہے کہ ہم مر جائیں گے اور لوٹ کر نہیں آئیں گے تو ہم اس جھوٹی دنیا کے پیچھے پڑ کر اپنی زندگی کو ضائع کیوں کریں (موت کا یقین ہے مگر پھر بھی لوگ آخرت کے بجائے دنیا کے پیچھے پڑے رہتے ہیں!)

عربی:

إننی ما دمت على علم، علم اليقين بأن الموت آت، وأننی لن أرجع إلى الدنيا مرة ثانية، فلماذا، إذن، أطلب الدنيا الماكرة الكاذبة وأضيع نفسي ووقتي من أجلها !؟

فارسی:

اگر دانستم کہ چوں مرگ مارا فنا کند ما در این دنیا دوبارہ نخواہیم آمد، ما برائے این دنیائے دون وکاذب حیات ووقت خود را ضائع نکردیم!

English:

If we could realize that after death, we will never return to this false world, we would never waste our time and precious life for this untrue and ever changing world.

(4)

بولیئے سچ دھرم، جھوٹھ نہ بولیئے
جو گر دسے وات، مریدان جولیئے

لفظی تشریح:

(۱) دھرم : ایمان، بولیئے سچ دھرم یعنی ایمان داری سے سچی بات کہنا چاہئے، (۲) گر : یعنی گرو، مرشد، معلم (۳) وات : رستہ، طریقہ، (۴) مریدان : مریدانہ انداز سے، مریدوں کی طرح (۵) جولیئے (جلنا کا متعدی ہے مگر ہے لازم کے معنی میں یعنی) چلنا چاہیے، عمل کرنا چاہیے۔

اردو:

ایمانداری کے ساتھ سچ بات کہنا چاہیے اور جھوٹ کبھی نہیں بولنا چاہیے، مرشد وقائد جو طریقہ بتائے اس پر اطاعت گذار مریدوں کی طرح عمل کرنا چاہیے۔

عربی:

وعلینا أن نقول الحق دائما ولا نکذب أبدا، کما یحب علینا أن نتبع الطریق الذی دلنا علیه المرشد الهادی ونعمل بما علمنا!

فارسی:

ما را باید کہ راست گوییم و دروغ نگوییم زینہار! وراہے کہ مرشد ما را آموزد برو برویم، چوں مریدان صادقین او را اختیار باید کرد!

English:

We should speak the truth and never tell a lie! Whatever way the guide or Murshid choses for us we have to follow it faithfully and with confidence!

(5)

چھیل لنگھیندے پار، گوری من ڈھیریا
کنچن ونے پاسے، کلوت چیریا

لفظی تشریح:

(۱) چھیل : زورآور جوان، طاقتور، (۲) گوری : نازک حسینہ، کمزور، (۳) ڈھیریا : دیر لگائی، آہستہ کیا (۴) کنچن : سونا، (۵) ونے : مثل جیسے (۶) پاسے : پہلو، (۷) کلوت : آری

اردو:

(پل صراط ایک مرحلہ ہے جس سے) طاقتور جوان (مرشد کامل) پار کر دیتا ہے جبکہ نازک حسینہ (مرید ناقص) تو آہستہ آہستہ دل میں سوچتی رہ جاتی ہے، سونے کے پوجاری دنیاداروں کے تو پہلو آری سے چیر دیئے جائیں گے۔ (مرحلۂ موت کے بعد پل صراط کا نازک مرحلہ بھی آتا ہے جہاں سے گذر کر ہی جنت الفردوس کے قابل ہو سکتے ہیں!!)

عربی:

الأقویاء فی الإیمان من الصالحین هم مثل الشباب وسوف یعبرون الصراط عبورا سهلا سریعا، وأما ضعفاء الإیمان من المذنبین فهم أمثال النسوة الجمیلات، وسوف یترددون ویترنحون علی الصراط وأما عبید الذهب والدنانیر من طلاب الدنیا فسیسقطون فی المهالك فتقطع جنوبهم کما تنشر الأخشاب بالمنشار (فعبور الصراط معرکة لن ینتصر فیها غیر الصالحین!!)

فارسی:

ہر کہ در ایمان قوی باشد مانند برنائے زورآور پل صراط را عبور کند، وضعیف الایمان مانند زن

نازنین بر کنار خواهد ایستاد و نخواهد تواند کہ عبور کند، و چون دنیا پرست مانند سگاں از پل خواہند افتاد اجسام ایشان پارہ پارہ بریدہ خواہد شود!

English:

The youth with full strength (i.e the pious people) shall easily cross the bridge but the weak like golden demsel will be cut by the saw-like sharpness of the bridge and they will fall in the deep Hell!!

(6)

شیخ! حیاتی جگ، نہ کوئی تھر رہیا
جس آسن ہم بیٹھے، کیتی بیس گیا !!

لفظی تشریح:

(۱) شیخ : اے شیخ فرید! معلوم ہوتا ہے بابا سائیں "فرید اور فریدا" کی طرح "شیخ اور شیخا" بھی اپنے لئے بطور تخلص استعمال فرماتے تھے! (۲) حیاتی جگ : زندگی اور جان ہے تو جہان ہے (۳) تھر : غیر فانی، دائم (۴) رھیا : رہا، (۵) آسن : نشست، مسند، جگہ (۶) کیتی : کتنے ہی (۷) بیس گیا : بیٹھ کر گیا

اردو:

شیخ جی! جان ہے تو جہان ہے (جو ہم ہی نہ رہے تو ہمارا جہان کہاں؟) یہاں پر کوئی بھی غیر فانی نہیں ہوا، جس نشست پر اس وقت ہم بیٹھے ہیں یہاں کتنے ہی بیٹھ کر جا چکے ہیں!

عربی:

يا شيخ فريد الدين مسعود ! دنياك مع حياتك ! فإذا مت انتهت دنياك بموتك ! إذ لا بقاء ولا خلود لأحد غير الله عزوجل ! وهذا المكان الذى نشغله نحن الآن قد سبقنا إليه الكثيرون، وقد ذهبوا إلى غير رجعة، و كذلك نحن لسنا بعائدين !

فارسی:

حیات ما جہان ما است! این جہان ما بحیات ما است، کسی این جا خالد و غیر فانی نبود! و جائیکہ ما نشستہ

ایم بسیار مردمان این جانشستہ اند، ایشان رفتہ اند و ما ہم خواہیم رفت!

English:

O sheikh Fareed! No one has abided here and none is eternal here and neither you are eternal! The place which we have occupied today had been occupied by many a people in the past! They have gone and we shall also go!

(7)

کتک کونجا، چیت ڈونہ، ساون بجلیاں
سیالے سوھندیاں پر گل باھڑیاں

لفظی تشریح:

(۱) کتک : کاتک یا کتوں کا مہینہ (۲) کونجاں (واحد کونج) مرغابی (۳) چیت : سنہ بکرمی کا پہلا مہینہ جو بہار کے عروج کا مہینہ ہوتا ہے (۴) ڈونہ (ڈون ہ) جوبن والی بہار، چیت کی بہار (۵) سیالے (سیال اور سیالا : سردی کے موسم) سردی کے موسم میں (۶) سوھندیاں (واحد سوھندی یعنی نیند کے مزے لینے والی) سونے والیاں (۷) پر : پیا، شوہر محبوب، (۸) گل : گلے میں (۹) باھڑیاں (واحد باھڑی : بازو) بازو۔

اردو:

(برمحل ہوں تو کیسے خوبصورت مناظر ہیں) خزاں کے موسم میں اڑتی ہوئی مرغابیاں، چیت کے ماہ بہار میں پورے جوبن والی بہار اور سردی کے موسم میں محبوب کے گلے میں بازو حمائل کر کے سونے والیاں (مگر یہ سب معرض فنا کی لذتیں ہیں، اصل لذت عمل صالح کی ہے جو ساتھ جائے گا)۔

عربی:

(یالها من المشاهد الرائعة المثيرة :) أسراب من الإوز العراقی فی فصل الخريف والزهور المزدهرة فی الربيع، والرعود الصارخة والبروق المنفجرة فی فصل الأمطار، ونومة

الحسناء بجانب زوجها الحبيب فی لیالی الشتاء ، کل ذلك مناظر رائعة (ولکنها فی معرض الزوال والفناء والبقاء للّٰه عزوجل والخیر کله فی العمل الصالح!!)

فارسی:

(منظرۂ خوب است کہ) گروہائے قو کہ می پرند در فصل خریف وگلہائے گلزار ہا در فصل بہار و برق ورعد در فصل باران ومحبوب حسین در کنار باشد در زمستان (و لے این ہمہ منظرہ ہائے در معرض زوال وفنا باشند وبقاء وخلود فقط برائے خدائے ذوالجلال وکارنکو است!!)

English:

What a beautiful scene is when the heards of swan are flying in the sky, the colourful flowers are tossing their heads in spring season and enjoying the company of beloved husband in the bed during cold winter! But all this is going to fade and vanish! only the good deeds are the real beauty of joy!

(8)

چلے چلنھار، وچاراں لئے ئے منو

گڈھیندیاں چھ ماہ تڑیندیاں ھک کھنو

لفظی تشریح:

(۱) چلنھار : جنہوں نے ہر حال میں جانا ہے، فانی، مسافر (۲) وچاراں (واحد وچار یعنی سوچ اور خیال) سوچیں، خیالات، (۳) لئے ئے : لئے ہوئے، (۴) منو (من :دل) دل میں! (۵) گڈھیندیاں: گانٹھتے ہوئے، تیار کرتے ہوئے (۶) تڑیندیاں : توڑتے ہوئے (۷) کھنو: پل، لمحہ، لحظہ۔

اردو:

فانی مسافر چل پڑے ہیں، اپنے اپنے خیالات دلوں میں لئے، گانٹھنے جوڑنے میں ماں کے پیٹ میں چھ ماہ لگ گئے مگر توڑتے اور مٹاتے ہوئے صرف ایک پل! (انسان مسافر ہے، دنیا ایک سرائے ہے مسافر

نے سرائے چھوڑ کر جانا ہی ہے، کتنی المناک حیرت ہے کہ منصوبے بنانے میں مدتیں صرف ہوتی ہیں، مگر مٹانے میں صرف ایک پل! یہ ہے اس دنیا کی حقیقت ہمارے اس عظیم صوفی شاعر کے نزدیک!!)

عربی:

(الدنیا خان و أهلها مسافرون) والمسافر الفانی قدتحرك مسافرا وقد احتفظ بأفكاره ومخططاته فی قلبه معه! فقد یکون وجود المسافر فی رحم امه قد اکتمل فی ستة شهور وأما فناه وموته فإنما هی فی طرفة عین فقط!

فارسی:

(این دنیائے ما کاروان سرا هست وما مسافر هستیم!) آن مسافران که سفر شان مختوم ومقدر بود، آغاز سفر کرده اند وافکار شان در دلها هست، وجود طفلک در شکم مادر شش ماه گیرد که بچہ انسانی شود، ولے شکستن ومردن در طرفة العین باشد فقط!

English:

The travelers the human beings have set out on their journey along with all their thoughts and planning's which take six long months to complete the child in his mothers womb. But to die it is only a moment!

(9)

زمی پُچھے اسمان فریدا، کھیوٹ کن گئے
جالن گوراں، نال الاھمے جیو سھے

لفظی تشریح:

(۱)زمی : زمین(۲)پُچھے : پوچھتی ہے، پوچھتا ہے(۳)اسمان : آسمان،(۴) کھیوٹ : ملاح، قائد، لیڈر،(۵)کن: کدھر، کہاں(٦)جالن : بھگت رہے ہیں، برداشت کر رہے ہیں (۷) گوراں: قبریں، قبروں میں،(۸)نال : ساتھ،(۹)الاھمے :طعنے گلے،(۱۰)جیو: دل(۱۱) سھے :سہتا ہے

اردو:

اے فرید! زمین آسمان سے پوچھتی ہے کہ بڑے بڑے لوگ کدھر چلے گئے ہیں، (جواب آتا ہے) وہ قبروں میں سزا بھگت رہے ہیں اوراس کے ساتھ دل کو طعنے بھی سننے پڑتے ہیں! (یہ صرف چندروزہ زندگی تھی، سب کو جانا پڑا، اب حشر تک خاک میں پڑے رہنا ہے!)۔

عربی:

الأرض والسماء كلها سوال يقول :أين ذهب الملاحون القادة من المشاهير الكبار يا فريد! وجواب الشاعر : إنهم يتعذبون ويعانون في قبورهم مع الطعن والزجر على ما اقترفوا من الذنوب والسيئات!

فارسی:

زمین از آسمان می پرسد کہ کجا ھستند آن مردمان بزرگ ورہنمایان کہ بودند: وجواب از فرید است کہ: ایشان در گورہا ھستند مبتلائے حساب وپرسش کہ چہ بودند وچنان کردند!!

English:

The heaven asks the earth where are the big men and heroes? The answer is from the poet: they all are now in their graves and are being questioned what they were and what and why they did!

122

حديث الحمد والغفران

(حمد ومغفرت کا گیت)

(باباسائیں کا یہ قطعہ شعری راگ سوہی کے لیے موزوں قرار پایا، یوں لگتا ہے کہ حضرت امیر خسرو نے اپنے ہندی گیتوں میں فرید الدین مسعود سے اثر لیا تھا)

(1)

تپ تپ لــــوه لــــوه هـــاتـــــه مـــــروڑو
بــــاول هـــوئـــــی ســــو شـــوه لـــوڑو

لفظی تشریح:

(۱)تپ تپ :گھبرا کر،جل جل کر،(۲) لـوه لـوه :تڑپ تڑپ،بل کھا کھا کر(۳)مـروڑو (مـروڑا) ہاتھ ملے،(۴)بـاول : باولی ہوئی،دیوانی ہوگئی،پاگل ہوگئی(۵)سـو : تو،تب،پھراس وقت، (۶) شوه: محبوب،شوہر،رب(۷) لوڑو(لوڑا) تلاش کیاڈھونڈھا

اردو:

وہ جلتے جلتے تڑپتے تڑپتے ہاتھ ملنے لگی ، پاگل ہوئی تو محبوب کو ڈھونڈ ھنے لگی (آخری وقت میں خدا یاد آتا ہے تو روح انسانی اپنی کوتاہی پر پچھتانے اور تڑپنے لگتی ہے،مگراب تلافی مافات کا وقت کہاں ؟!

عربی:

إنهـا (الـروح عـلـى لسان الحسناء :) تكاد تموت حرقة ولوعة وحسرة وفرقة، تفتل وتتلوى كأنها قد جُنت فى فراق الحبيب والبحث عنه ! (ولا تزال الروح قلقة مضطربة فى هذه الدنيا وتظل تنادى وتقول كما يأتى فيما يتلو من الأبيات :) .

فارسی:

در آتش فراق می سوخت وسراسیمه می لرزید گوئی که مجنونه است ومحبوبش رامی طلبد وباز رسی می کند!

English:

The death approaches and the human spirit begins to throb and flutter twisting the hands in despair as if she has become mad and searching out her beloved!

(2)

تیں شوہ، من ماں کیا روس
مجھ اوگن شوہ ناهیں دوس

لفظی تشریح:

(۱) تیں : تو(۲)شوہ : مالک، رب، شوہر(۳)من : دل(۴)ماں : میں(۵)روس : غصہ، ناراضگی، (۶) اوگن: بدنصیب، عیب والی، گنہگار(۷)دوس : دوش، قصور

اردو:

اے میرے محبوب مالک تیرے دل میں کیا ناراضگی ہے؟! میرے رب! مجھ بدنصیب کا تو کوئی قصور نہیں، بس بدنصیب ہوں مگر تیرے حضور حاضر ہوں!

عربی:

أنت ربی الحبیب یا مولای ! لماذا أنت غضبان علی وزعلان منی ! أنا التی لیس لها ذنب ولا اثم إلا أننی شقیة مهجورة یارب ! وعلی استعداد أن ألبی دعوتك متی ما دعوتنی!

فارسی:

آقا! تو مالک حبیب من هستی! چرا از من رنجیده وغضبناک هستی! من مسکین قصور ندارم جز این که شقی وبدنصیب هستم!

English:

O God you are my Lord no doubt but You seem to be angry with me but I pray that I have no fault of mine except that I am unfortunate and wretched one!

(3)

تیں صاحب کی میں سار نہ جانی
جوبن کھوئے، پاچھے پچھتانی

لفظی تشریح:

(۱)صاحب : مالک، آقا، رب (۲)سار : قدر و منزلت، مرتبہ و مقام، (۳)جوبن : رونق، جوانی، حسن و جمال، طاقت، (۴)کھوئیے : ضائع کیے (۵)پاچھے : پیچھے، بعد میں (۶)پچھتانی : میں پچھتائی یا پچھتاوا،

اردو:

تو میرا رب ہے مگر میں نے تیری قدر و منزلت کو نہ پہنچانا، میری جوانی کی رونقیں اور حسن و کمال سب کھو گئے، اب بعد میں پچھتاوا اور ندامت ہے (اللہ تعالی کو خود بھی اپنے غافل بندوں سے یہی گلہ ہے کہ ''انہوں نے اللہ تعالی کی قدر و منزلت کو اس طرح نہیں پہنچانا جس طرح پہنچاننے کا حق ہوتا ہے!'' (سورۃ الانعام)۔

عربی:

أنت ربى و مولاى ! ولكننى لم أستطع ان أقدرك حق قدرك يارب ! والآن ، وقد فقدت شبابى ورونقه وأنفقت حياتى فى غفلة ، أندم ندامة الكسعى على هذه الخسارة التى لا تعويض عنها!

فارسی:

تو پروردگار و مولائے من ھستی اے خدا! ولے من نتوانستم کہ قدرت را بشناسم، اکنون کہ شباب وتوانائی خود را بر باد دادہ ام نادم و شرمندہ ھستم ولے چہ سود!!

English:

O God! You are my Sustainer and Lord! But alas! I could not realize Thy place and power and now when I have wasted my youth and grace, I repent and I am ashamed!

(4)

کالی کوئل تو کت گن کالی؟

اپنے پریتم کے ہوں برھے جالی!

لفظی تشریح: (پہلا مصرع سوال اور دوسرا کوئل کی زبانی اس کا جواب)

(۱) کت: کس، (۲) گن: وجہ، صفت، (۳) پریتم: محبوب، پیارا، (۴) ھون: میں، (۵) جالی: جلائی ہوئی، مبتلا، ماری ہوئی، (٦) برھے: جدائی کی

اردو:

اے کالی کوئل! تو کالی کس وجہ سے ہے؟ اس نے جواباً کہا میں تو اپنے پیارے کی جدائی کی جلائی ہوئی ہوں! (دردفراق نے مجھے جلا کر کالا کر دیا ہے)

عربی:

وقد سئل الوقواق الهندی: ما الذی سود لونك؟ فأجاب المسكين قائلا: قد فارقنی حبیبی منذ زمان فاحترقت فی فراقه حبا ولوعة حتی اسود لونی هذا كما ترونه! (و كذلك الروح البشرية الحزينة تتوق حبا ولوعة إلى ربها لانها طردت من جنة الله وجواره وترغب فی عودتها إليه سبحانه وتعالى!)

فارسی:

کوئل (کوکو) را پرسیدند: رنگ تو چساں سیاہ گشتہ است؟ بیچارہ در پاسخ گفتے کہ یار عزیزم از من جدا شد و رشتہ موودت را گسست چنانچہ از درد فراق و ہجران سوختہ شدم و رنگم سیاہ گشت!

English:

It is said that the black cucko was asked:" why your colour is black?" The poor fellow said:" My beloved companion separated and left me alone that is why my colour is so black as you see!"

(5)

پــرھـے بـے ھـون، کتــھ سـکــھ پـائـے
جــاں ھـوئـے کـرپــال، تــاں پـربھو ملائـے

لفظی تشریح:

(۱)پرھے :محبوب کے،محبوب کا،(۲)بے ھون :ناہوں،بغیر(۳) کتھ (کتھے) کہاں، کب،کس طرح(۴) جان : جب،اگر،(۵) کرپال : مہربان،(۶)تان : تو،تب(۷)پربھو خدائے بزرگ، اللہ تعالی

اردو:

محبوب کے بغیر کس طرح سکھ چین میسر آئے ؟ اگر اللہ تعالی مہربان ہوجائے تو وہ ملا دے !(بچھڑے رب ملائے !ملاپ بنا سکھ بھی تو نہیں ملتا!!)

عربی:

وأنى لـلعاشق الولهان أن يستريح ويطمئن دون عشيقه وحبيبه إلا إذا كان فضل الله وكرمه فقد ألتقى به وأستريح إلى رؤيته !

فارسی:

عاشق زار نمی تواند زیست ودلش قرار نیابد مگر در پہلوئے عشیق ومحبوب خودش ،واین ملاقات ممکن نباشد تا خدائے کریم مہربان نشود!

English:

Without his beloved companion it is not possible for him to rest and live in peace! But this reunion is only possible if the Lord Almighty is kind enough to facilitate for that!

6

ودھن کھوھی ،مُندھ اکیلی

نہ کو ساتھی ،نہ کو بیلی

لفظی تشریح:

(۱)ودھن : ڈراؤنی جگہ،خوفناک،(۲)کھوھی : چھوٹا کنواں(۳)مندہ : جوان عورت (۴)کو : کوئی، (۵)بیلی : دوست،یار

اردو:

(یہ دنیا) ایک ڈراؤنی کنویں ہے جہاں (انسانی روح) تنہا ہے، نہ اس کا کوئی ساتھی ہے نہ یار ومددگار! (دنیا کی مذمت، تحقیر اور ناپسندیدگی کے لیے اس سے زیادہ اور کیا کہا جائے؟!)

عربی:

هـذه الدنيا كأنها بئر صغيرة هائلة مخيفة و (الروح البشرية فيها كأنها) فتاة وحيدة ليس لها رفيق ولا أنيس ولا من يساندها ويدافع عنها (فى هذا القفر الموحش شياطين من الجن والإنس يضلون ابن آدم فأنى لنا الأمان وأين لنا الملجأ؟!)

فارسی:

(این دنیا) مانند چاہک بداں کہ جائے خوف ورعب است، ودریں دنیایا دریں چاھک خوفناک روح انسان چوزن تنہا است کہ رفیق ومددگار ندارد!

English:

This world is like a small well, which is lonely, dreadful and horrible where a human spirit is like a young lonely women who has no friend and is companionless!

7

کر کرپا پربھے سادھ سنگ میلی

جاں پھر دیکھاں تاں میرا اللہ بیلی

لفظی تشریح:

(۱) کر کرپا: مہربانی کر کے، کرپا مہربانی اور بخشش، (۲) پربھے: اللہ نے (۳) سادہ سنگ: اچھے درویشوں کی سنگت (۴) میلی: ملادی، (۵) جاں: جب (۶) دیکھاں: میں دیکھوں (۷) تاں: تو

اردو:

اللہ تعالی نے مہربانی فرما کر مجھے سیدھے سادے اچھے درویشوں کی سنگت میں شامل کر دیا ہے، چنانچہ اب میں جدھر دیکھوں تو مجھے نظر آتا ہے کہ مجھے اللہ تعالی کی مدد اور سہارا مل گیا ہے (بابا سائیں کو اچھے

نیک لوگوں کی صحبت میسر آ گئی تھی، وقت آسانی سے گذر گیا، یاد خدا بھی رہی صحبت یاراں بھی!)

عربی:

فـاذا بها يكرمها ربها فتجد نفسها مع الرفاق الكرام المخلصين ثم ترفع أنظارها فاذا بها بين يدى الله وفى جواره ! (ولعل الشيخ كان يشعر بالوحدة ثم زوده الله بالرفاق الصالحين من أولياء الله فله الحمد!!)

فارسی:

خداوند کریم مہربان گشت برآن (روح) زن تنہا و مسکین وآں را رفیقان نکوکار و یاران غار عطا فرمود، وچون باز دید حق سبحانہ را ہم یافت!

English:

God was very kind to that lonely(Soul) woman in that horrible place of lonely well, she joined the company of Holy people all around her. She was also blessed with the company of pious people (just like Baba Fareed himself was blessed with the company of true saints and was also blessed with the mercy and kindness of Allah Al- Mighty!)

8

واٹ ھمـاری کھـری اڈیـنـی
کھینوں تکھی بہت پئینی

لفظی تشریح:

(۱) واٹ : راستہ، طریقہ، (۲) کھری : بہت، واضح، کھلی (۳) اڈینی: دکھ بھری، مشکل
(۴) کھینوں : تلواروں سے، (۵) تکھی : تیز (۶) پئینی : نازک، خطرناک باریک

اردو:

ہمارا راستہ بے حد کٹھن ہے جو تلواروں سے زیادہ تیز اور بے انتہا خطرناک بھی ہے (راہ تقوی

وطریقت بہت نازک اور کٹھن ہے پھر پل صراط بھی سامنے ہے!!)

عربی:

إن طريقنا صعب للغاية فهو أحد من السيوف وأخطر من الأهوال وأدق من الشعرة !

فارسی:

راھے کہ ما گرفتہ ایم خیلی مشکل است زیرا کہ تیز تر از شمشیر است وباریک تر زمو!

English:

The way we have to tread is perilous and hazardous one. Because it is thinner than the edge of a sword and very dangerous too!

9

اس اوپــــــــر ھـــــــے مــــــــارگ میـــــــرا

شیـــــخ فـــــریـــد اپـــنتـــھ سـمھـــار ســـویـــرا

لفظی تشریح:

(۱) اس اوپر : اسی پل صراط پر (۲)مارَگ : گذرگاہ، گذرنے کی جگہ (۳)پنتھ : رستہ، مذہب، فرقہ، (۴) سمھار : سنبھال، مضبوطی سے پکڑ لے،

اردو:

اس پل صراط کے اوپر سے میری گذرگاہ ہے! اس لئے اے شیخ فرید سویرے سویرے رستہ پکڑ لو(اس نازک اور پرخطر پل سے گذرنے کے لیے جلدی جلدی بروقت تیاری کرلو!)

عربی:

فذلك الطريق الصعب الخطير هو الممرلسفرى فعليك ، إذن ، يا شيخ فريد ! ان تأخذ بالك تلك السفرة وتستعد لها مبكرا صباحا ! (عبور الصراط قد أقلق الصوفية وظلوا يخافونه ويستعدون له مبكرين وطوال حياتهم !)

فارسی:

آن پل صراط، باریک وخطرناک گذرگاہ من است، ولازم آمد ترا اے شیخ فرید کہ آن مرحلہ خطرناک رانگہداری وآمادہ ومستعد باشی برائے عبور آن!

English:

On that edge like bridge, I have to tread and cross it. It is therefore necessary for you O sheikh Fareed that you should make the earliest preparation for that stage in your youth.

123

صوت من أصوات موسيقية

(راگ سوہی للت)

1

بیڑا بندھ نہ سکیوں بندھن کی ویلا
بھر سرور جب اچھلے تب ترن دُھیلا

لفظی تشریح:

(۱) بیڑا: پانی کا جہاز، جولکڑی کے گٹھوں کو جوڑ کر اور باندھ کر تیار ہوتا تھا، آج بھی اونچے پہاڑوں سے عمارتی لکڑی اسی شکل میں لائی جاتی ہے (۲) بندھ نہ سکیوں: تو باندھ نہ سکا (۳) بندھن کی: باندھنے کا، بندھن مصدر ہے، باندھنا (۴) ویلا: وقت، موجودہ وقت، (۵) سر اور سرور: جھیل، بحیرہ، (۶) جب اچھلے: جب اچھلے اور کناروں سے بہنے لگے (۷) ترن: مصدر ہے تیرنا (۸) دُھیلا: مشکل (۹) بھر: بھر کر

اردو:

جب مرتب کرکے باندھنے کا وقت تھا تو تو اپنا بیڑا تیار کرکے باندھ نہ سکا، لیکن جب جھیل پانی سے بھر گئی اور پانی کناروں سے بہنے لگا تو تجھے بیڑا بنانا یاد آیا، اب تو تیرنا بہت مشکل کام ہوگا (بے عملی نے ڈوبنا

ہے،صرف سرمایۂ عمل صالح ہی بیڑا پار کرسکتا ہے!!)

عربی:

(الحديث عن الغفلة عند طغيان النفس الأمارة بالسوء في الشباب حين يكون عند الإنسان الفرص للعبادة) : إنك لم تتمكن من شد الأخشاب للسفينة وإعدادها في وقتها حتى طغى الماء في النهر ولم يعد لك الوقت الآن للسباحة وعبور النهر !

فارسی:

تو فرصتہا داشتی ولے نتوانستی کہ کشتی بسازی وچوب جمع آوری نکردی بروقت مناسب برائے کشتی، واکنوں بحیرہ از آب پر شد وبیرون از کنارہ رفت، حالاہمی خواہی کہ کشتی بسازی وشناوری وسباحت آموزی؟!

English:

You had time to prepare the ship but you did nothing and wasted your precious hours. But now when the lake is filled to it brinks and the water is overflowing from its brinks you want to make up the deficiency it is difficult now to swim and cross the lake!

2

ھتھ نہ لا کسمبڑے

جل جاسی ڈھولا

لفظی تشریح:

(۱) ھتھ : ہاتھ (۲) کسمبڑے (کسمبا اور کسمبڑا) ایک جنگلی پھول ہے جو مشکل سے ہاتھ آتا ہے، مراد دنیا ہے (۳) جل جاسی : جل جائے گا تو، (۴) ڈھولا : پیارا، محبوب،

اردو:

اس کسمبے کے پھول کو مت چھو، پیارے! جل جائے گا تو! (دنیا کا خیال چھوڑ دے، اس کا پیچھا نہ کر، پاگل ہو جائے گا!!)

عربی:

الدنیا زهرة حمراء خطیرة جدا فلا تحاول أن تمسها یا حبیبی حتی لا تحترق أنت !

فارسی:

این جہان دنیا گل خطرناک وزہرناک است، حذر کن ای دوست وآن راتماس مکن!

English:

Do not try to touch this poisonous flower of this worldly greed. It will burn you hard my dear!

3

اک اپنی پت لے، شوہ کیرے بولا

دُدھا تھنے نہ آوے، پھر ہوئے نہ میلا

لفظی تشریح:

(۱) پت : پیغام، خط پتر، (۲) شوہ : اللہ کی ذات (۳) کیرے بولا : بول بھیجتا ہے، الفاظ بھیجتا ہے، نصیحت کرتا ہے، (۴) ددھا : دودھ (۵) تھنے نہ آوے : دودھ دوبارہ تھن میں نہیں آ سکتا۔

اردو:

اللہ تعالی کا یہ ارشاد (پیغام) ہر وقت آتا رہتا ہے کہ اے انسان یہ پیغام سن لے جس طرح دودھ دوبارہ تھنوں میں نہیں ڈال سکتے اس طرح اس دنیا کے میلے میں تجھے بھی دوبارہ آنا نصیب نہ ہوگا (اس لئے کچھ کرنا ہے تو آج ہی کر لے!!)

عربی:

ینادی مناد من اللہ یقول : اسمع رسالتی أیها الإنسان ! کن صالحا واکتسب الحسنات واعمل صالحا وأنت قادر مقتدر ، لانك لن تعود إلی الدنیا مرة أخری للعمل کما لا یعود الحلیب المحلوب إلی الثدی، فکل ذلك مستحیل !

فارسی:

پروردگار می فرماید بامدادان وشام کہ عمل صالح کن اے انسان غافل!، ہر چہ می توانی بکن از اعمال خیر ونکو! زیرا کہ تو دریں دنیا باز نخواہی آمد!

English:

God Almighty calls all the time for good deeds because you shall never return to this world again! For it is impossible as the milk once it is out of teats it cannot be retraced.

4

کھے فرید سھیلیو! شوہ الیسی
ھنس چل سی ڈمنا، ایہ تن ڈھیری تھیسی

لفظی تشریح:

(۱)سھیلیو : ساتھیو!(۲)شوہ : اللہ تعالیٰ(۳)الیسی : پکارے گا، بلائے گا،(۴)ھنس: نیک روح (۵)چل سی: چلے گا،(۶)ڈمنا : عاجزی سے، مسکین بن کر،(۷) ڈھیر ی تھیسی: زمین پر گر کر ڈھیر ہو جائے گا

اردو:

فرید کہتا ہے اے ساتھیو! اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آئے گا تو نیک روح تو ھنس کی طرح عاجزی سے چل کر جائے گی مگر یہ مادی جسم گنہگار تو گر کر ڈھیر ہو جائے گا (جب اللہ تعالیٰ روحوں کو بلائے گا تو نیک روحیں تو چل کر پہنچ جائیں گی مگر بد روحیں چل نہیں پائیں گی، وہیں گر پڑیں گی!)

عربی:

یقول الشیخ فرید : اسمعوا یا أصدقائی ! سوف تأتینا دعوة من مولانا الجلیل الحبیب جل جلاله فأما الإوز العراقی أی الروح الصالحة فسوف یمشی إلیه رویداً ! وأما هذا الجسد فإنه سوف یسقط علی الأرض ویصیر ترابا !

فارسی:

شیخ فرید می گوید: اے رفیقان من! خدائے متعال مارا دعوت خواهد کرد و خواهد نزد خود،
ارواح نکو سوئے او خواهد رفت مانند قو و این تن همان جا بر زمین خواهد افتاد!

English:

Fareed tells his mates that Allah will send His call to all the human souls. The pious will walk to Him like swan but the others will fall flat on the ground!

124

(سائر شعره)
بقیہ کلام فرید

(بابا سائیں کا یہ کلام گرنتھ سے باہر کا ہے جو آصف خان مرحوم داؤدی اور پیارا سنگھ پدم کی کوشش کا نتیجہ ہے یہاں داودی صاحب کو اصل بنیاد اور باقی حضرات کے مجموعوں کو ثانوی حیثیت حاصل ہے)

1

اٹھ فریدا ستیا، جھاڑو دے مسیت
تو ستا، رب جاگدا، تیری ڈاڈھے نال پریت

مشکل الفاظ:

(۱) ستیا : اے سوئے ہوئے، غافل، (۲) مسیت : مسجد (۳) تو ستا : تو سویا ہوا ہے (۴) رب جاگدا : رب جاگ رہا ہے (۵) ڈاڈھے : سخت، جابر، (۶) پریت : پیار، دوستی

اردو:

سوئے ہوئے غافل فرید اٹھ کھڑا ہو اور مسجد میں جا کر جھاڑو دے، تو سویا ہوا ہے اور رب تعالی جاگتے ہیں، پتہ نہیں تیری کس سخت ہستی کے ساتھ دوستی ہے! (اللہ والا ہونا آسان کام نہیں ہے، راتوں کا آرام قربان کرنا پڑتا ہے تب رضائے الہی کی توقع ہو سکتی ہے، بابا سائیں کی تواضع اور تقوی ملاحظہ ہو کہ مسجد میں ذکر

وعبادت کے بجائے مسجد کی صفائی کی بات کی تا کہ ریا کاری سے بچا جائے!!)

عربی:

أفق وقم يا فريد النائم الغافل فكنس المسجد ونظفه ! أ أنت تنام ليلا وربك الحى القيوم الذى لا تأخذه سنة ولانوم ! ؟أفلم تعرف أن صلتك الودية مع من هو القاهر الحبار الصمد !؟

فارسی:

فریدا غافلا خوابیدۂ؟ بیدار شو و مسجد برو و جاروب کشی بکن؟ تو خوابیدۂ و خدائے تو بیدار است،
چساں می توانی کہ خفتہ باشی و دوست تو جابر و درشت است؟!

English:

Awake O Fareed who is sleeping and go to the mosque sweep and clean it! You are sleeping and your Lord Al -mighty is awake! Do you not know that your friend-ship is with the One Who is All-powerful and dictating!

2

اج کہ کل، کہ چونھ ڈیھیں، ملک اساڈی ھیر
کیں جِتا کیں ھاریو، سودا ایھی وِیر!

مشکل الفاظ:

(۱)چونھ ڈیھیں : (چون ٥ ، ڈیے ھیں) چار دنوں کے اندر(۲)ھیر : پسندیدہ منزل، ہیر جیسا خوبصورت مقصد(۳) کیں : کس نے کون(۴) جتا : جیتا،(۵)ھاریو: ھارا،(٦)سودا : پاگل پن(۷)ایھی : یہی،(۸) ویر : بھائی،(۹)ملک : ملکیت

اردو:

آج یا کل، یا چار دنوں میں ہیر جیسی ھستی ہماری ہوگی، کون جیتا کون ہارا، میرے بھائی! یہی سودا سمایا ہے (جس نے سب کو دنیا کے پیچھے لگا رکھا ہے ہر آدمی پر حصول مطلب کا

جنون سوار ہے!)

عربی:

الیوم أوغدا سوف ننتصر وسوف تکون لیلی ملکا لنا ، من الذی انتصر ومن الذی فشل وخسر فھذا ھو الحنون المسیطر علی الناس أیھا الأخ !! (طلاب الدنیا لایشبعون وھم کلاب وراء جیفة "الدنیا جیفة وطالبھا کلاب !! " (الحدیث النبوی)

فارسی:

گویند کہ امروز یا فردا ما پیروز خواہیم شد وشیریں در ملک ما باشد!! کہ پیروز شد وھزیمت نصیب کیست؟ این است سودائے خام کہ مردمان را بےقرار ومضطرب می دارد!

English:

The people say today or tomorrow or after four days she will be mine! Who was victorious and who was the loser! This is the craze which always keeps the people busy!

3

اچا کر نہ سد فریدا، رب دلاں دیاں جاندا
جے تدھ وچ قلب، سو مجھا ھوں دور کر

مشکل الفاظ:

(۱)اچا: بلند (۲)سد: آواز، پکار (۳) دلاں دیاں: دلوں کی باتیں، (۴)جاندا: جانتا ہے،

اردو:

اے فرید! اسے بلند آواز سے مت پکار، رب تو دلوں کے بھید جانتا ہے! (اونچا بولنا، غضب اور تکبر کی دلیل ہے، اسی لئے قرآن کریم میں اونچی آواز سے منع کیا گیا ہے اور اسے گدھوں کی علامت بتایا گیا ہے کہ "انکر الاصوات لصوت الحمیر" سب سے ناپسندیدہ آواز گدھوں کی ہوتی ہے!) میں جب تیرے دل میں ہوں تو مجھے یوں دور سے کیوں پکارتا ہے؟

عربی:

ولا ترفع صوتك يا فريد ! فإن ربك الجليل ليعلم ما فى الصدور ! إذ يقول ما دمت أنا فى قلبك فلما ذا تناديني أيها الإنسان بصوت مرتفع كأنني عنك بعيد " إن أنكر الأصوات لصوت الحمير "(القرآن)

فارسی:

آواز خودت را بلند مکن اے فرید، زیرا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ذات صدور را می شناسد، من در دل تو ھستم تو مرا با آواز بلند چرا می خوانی!

English:

Do not call your God loudly O Fareed! Because He knows what ever you conceal in your heart! Since He is in your heart then no need to call Him so loudly!

4

اساں تساڈی سجنو اٹھو پھر سمھال

ڈینھوں وسو منے ماں ، راتیں سپنے نال

مشکل الفاظ:

(۱) اساں : ہم نے (۲) تساڈی : تمہاری، آپ کی (۳) سجنو : یارو، دوستو (۴) اٹھو پھر : آٹھ کے آٹھ پہروں میں (۵) سمھال : یاد، (۶) ڈینھوں : (ڈی، ن، ھون) دن کو (۷) وسو : بستے ہو (۸) منے ماں : دل کے اندر، دل میں (۹) سپنے نال : خوابوں میں، خوابوں کے ساتھ (۱۰) راتیں : راتوں کو

اردو:

دوستو ہمیں تو تم آٹھ کے آٹھ پہروں میں یاد رہتے ہو، دن کو دل میں ہوتے ہو اور راتوں کو ہمارے خوابوں میں ہوتے ہو۔ (یعنی تمہیں اے میرے بندو میں ہر وقت یاد رکھتا ہوں، اسی لیے تو اللہ کے پیارے اٹھتے سوتے جاگتے اس کا ذکر کرتے ہیں!)

عربي:

نحن نذكركم يا أصدقاء نا دائما في كل وقت ، إما نهارا ففي قلوبنا أنتم وإما ليلا ففي أحلامنا !

فارسی:

اے دوستان ! ما شمارا شبانہ روز هشت پهر یاد می کنیم ، چون روز باشد در دل هستید و بوقت شب در خواب !

English:

We remember you twenty-four hours all the time. At day you are in our hearts and at night you are our dreams!

5

اکناں مت خدائے دی ، اکناں منگ لئی

اک دتی مول نہ گھندے جیوں پتھر بوند پئی

مشکل الفاظ:

(۱) اکناں : کچھ ایسے، کئی ایک ایسے بھی، (۲) مت : نصیحت، فائدے کی بات، عقل کی بات عقل، (۳) مول : بالکل نہیں، قطعاً نہیں، سرے سے ہی نہیں (۴) پئی : پڑی، گری

اردو:

کچھ لوگ تو ایسے ہوتے ہیں جنہیں خدا نے عقل اور سمجھ عطا فرما رکھی ہوتی ہے، کچھ ایسے ہیں جو مانگ لیتے ہیں (اللہ تعالی سے، یا دوسروں کے مشورے سے) کئی ایک ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اگر انہیں عقل کی بات سمجھاؤ تو بھی قبول نہیں کرتے ، یہ تو ایسے ہی ہے جیسے پتھر پر پانی گرے تو کیا فائدہ ؟! (لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں: کچھ کے پاس فطرتی عقل ہوتی ہے، کچھ مشورہ سے مت لیتے ہیں، کچھ کے لیے عقل کی بات بیکار ہے!)

عربي:

ومن العباد من يتعظون تلقائيا حيث وهبهم الله العقل السليم والبصيرة النفاذة ، بينما

البعض الآخر من يستشيرون أو يطلبون التوفيق من الله والقسم الثالث لاعقل لهم ومن لا يتعظون ولا يعقلون رغم التلقين ، فهم كالصخور تنزل عليها المطر فلا ينفعها (فالناس ثلاثة ، موهوبون بالعقل والموعظة والنصح أو من يطلب ذلك فيعطى والقسم الثالث لا يتعظون إطلاقا ولا ينفعهم النصح والمشورة) .

فارسی

برخی از مردمان است کہ ایشاں را خدا ہدایت وبصیرت می دھد وبعضے از ایشان می طلبند ویابند وچند تا ھستند کہ ہرگز نصیحت وموعظت نگیرند ایشاں مانند صخرہ کہ باران آن را نفع ندھد !

English:

There are three kinds of people. One those who are gifted with wisdom by Allah Al-mighty. Two those who ask Allah for wisdom or seek from the other people and the third are those who do not possess it at all and even they do not accept it at all and they are just like a rock which does not benefit from the rain which falls on it abundantly!

6

اک وھاجیں لون فریدا ، بیا کستوری جُھنگ چوے
باھر لائے صبون ، اندر ھچھا نہ تھیوے

مشکل الفاظ:

(۱) وھاجیں :ادھار لیتے ہیں،خریدتے ہیں (۲) لون : نمک (۳) بیا : دوسرا (۴) کستوری: مشک، خوشبو (۵) جھنگ : بہت، بڑی مقدار، (۶) چوے : برسائے، چھنتا ہے۔ (۷) لائے :لگائے، (۸) صبون : صابن (۹) ھچھا : اچھا، صاف (۱۰) تھیوے :ہوئے۔

اردو:

کچھ تو نمک بیچتے ہیں اے فریدا! جبکہ دوسرا خوشبو کے ھلے برساتا پھرتا ہے (کسی کی زبان نمک

پاشی کرتی ہے اور کسی کے میٹھے بول راحت رساں ہوتے ہیں) کوئی ایسا ہوتا ہے جو اپنے ظاہر کو صابن سے دھوتا چمکا تا رہتا ہے مگر اس کا باطن اچھا نہیں ہوتا (یعنی ایک دیکھنے میں اچھا مگر دل کا برا مگر دوسرا بظاہر اچھا نہ بھی ہو لیکن دل کا نیک ہوتا ہے، بابا سائیں بشری طبائع کی بات کرتے ہیں!)

عربی:

ومن الناس من يبيع الملح (يوذى القلوب المجروحة) والآخر يمطر المسك الغزير (يريح الناس ويسرهم بلسانه) والثالث الآخر ينظف ظاهره بالصابون ولكن باطنه ليس بحيد ولا نقى!

فارسی:

یکے را می بینی کہ تاجر نمک است (بر دل ہائے مردم نمک می پاشد) و دیگرے ھست کہ از و باران مشک (گفتار شیریں) می فرو ریزد! ظاہرش را از صابون می شوید و پاک می کند و لے اندرونش پاک و نظیف نیست (ریاکار و منافق است!)

English:

There are some people who are selling salt (inflick wounds to the hearts by their tongues) while there are people who are soothing the hearts by their sweet and fragrant speech! There are others who clean their out word body with the soap but they are not actually the good people!

7

اکے تاں سِکن سِک، اکے تاں پُچھ سِکندیاں
تنہاں پچھے نہ مک، جو سکن سار نہ جانن

مشکل الفاظ:

(۱) اکے : یا، یہ حرف شرط ہے یعنی یا تو یہ کر یا وہ کر (۲) تاں : تو (۳) سکن : شوق، انتظار کرنا امید، بیقراری، تڑپ (۴) سک : شوق، بیقراری، تڑپ (۵) پچھ : پوچھ (۶) سکندیاں : جو تڑپ

رکھتے ہیں،شوق انتظار میں ہیں (۷) پـــچھـــے : پیچھے، خاطر، کے لیے (۸) مک : ختم ہو، مت مر، (۹) سار : قدر، پرکھ، قدر و قیمت (۱۰) نہ جانن: یہ نہ جانئی کے بجائے نہ جانن پڑھا جائے تو بہتر ہے بلکہ یہی زیادہ مناسب ہے، یعنی نہیں جانتے!

اردو:

یا تو تو اپنے اندر شوق انتظار پیدا کر یعنی بیقراری سے انتظار کرنا سیکھ اور خود کو اس مرحلے سے گذار اور یا پھر انتظار کا بوجھل ہونا ان سے دریافت کر جو شوق انتظار کے مرحلے سے گذرے ہیں، ان کی خاطر ھلکان مت ہو جو لذت انتظار سے آشنا ہی نہیں!

عربی:

إما أن تتعلم الانتظار (لأحد) وتجربه على نفسك، أو تسأل من انتظروا أحدا وجربوا وطأة الانتظار وسروره ومرارته، ولا تهلك نفسك لمن لا يعلم قدرالانتظار ووطأته وقيمة الحنين ولذته ـ

فارسی:

اما بیاموز انتظار کشیدن چہ لذتے دارد یا پرس از آن کہ زحمت انتظار کشیدہ است، ھلاک مشو برائے آنانکہ قدر و قیمت انتظار نمی شناسند،

English:

Either you learn to wait and see or ask anyone else who has waited for some one and tasted the burden of waiting! Do not die or destroy yourself for those who have never experienced it or have not known the value of waiting for some body!

8

اکـے تـار لـوڑ مُـقـدّمـی اکـے تـار اللہ لـوڑ

دوھـار بـیـڑی نـہ لـت دھـر، ونجیں وکھـر بوڑ

مشکل الفاظ:

(۱) لوڑ :ڈھونڈھ، تلاش کر، طلب کر،(۲) مقدمی : آگے ہونا، بڑھنا، شوق کرنا، افسراور لیڈر بنا،(۳) دوھاں(دونھه) :دونوں(۴) بیڑی : کشتی(۵) نہ لت دھر: پاؤں نہ رکھ(۶) ونجیں: جائے گاتو (۷) وکھر : تنہائی، علیحدگی،(۸) بوڑ : ڈوبنا

ترجمہ:

یاتو دنیاوی ترقی کی تلاش کراور یا پھر اللہ جل شانہ کی طلب میں رہ دونوں بیڑیوں میں ٹانگ مت اڑاور نہ دونوں جگہ تنہا ہو کر ڈوب جائے گا (صوفیہ کے نزدیک اللہ کی رضا چونکہ اصل ہے اس لئے وہ صرف رضائے ربانی کے طالب ہوتے ہیں، ان کے ہاں دنیا اور آخرت ایک دوسرے کی چونکہ ضد ہیں اس لئے دونوں کی بیک وقت طلب دونوں جگہ کی ہلاکت ہے!)

عربی:

إما تطلب الدنيا وزهرتها أو تطلب الله ربك الحبيب، واحذر أن تركب السفينتين فى وقت واحد فتغرق فى كلتيهما (إماإلى الجنة مع الإيمان أو مع الكفر إلى النار ولا اجتماع بين هذين الضدين !) .

فارسی:

اِمادنیاراطلب کن واز اهل دنیاباش یاطالب خدا واز اهل آخرت باش،واین هردو کشتی رامرکب مسازوگرنہ درہردوطریق ہلاک خواہی شد!

English:

Either you may be after worldly pursuits or you should be the slave and worshiper of your Allah the Al-mighty! But do not board both the boats lest you sink in both the ways!

9

آؤو، لدھو، ساتھڑو، ایویں ونج کریں

مُول سنبھال لیں آپنا، پاچھے لاھا لیں

مشکل الفاظ:

(۱) آوو : آؤ (۲) لدھو (لبھو) ڈھونڈھو (۳) ساتھڑو : ساتھیو (۴) ایویں : اس طرح (۵) ونج کریں : جاکر کرتے ہیں، کر لیتے ہیں (۶) مول : اصل زر، راس المال، (۷) پاچھے : پیچھے، بعد میں (۸) لاھا (لاہ) نفع، بچت، فائدہ، آمدنی،

اردو:

اے پیارے ساتھیو! آؤ تلاش کرتے ہیں اور اس طرح کر لیتے ہیں کہ اپنا اپنا اصل زر یا سرمایہ پہلے لے لیتے ہیں (اپنے اعمال کا محاسبہ پہلے کر لیتے ہیں) پھر بعد میں منفعت اور بچت لے لیں گے (اجر بھی پالیں گے!!)

عربی:

تعالوا إخوانی وأصدقائی نعمل ونبحث عن الصالحات وذلك أن نتفق على أننا نتحاسب فيأخذ كلنا نصيبه من رأس ماله وأصله ثم نأخذ الأرباح التى ترتبت عليه (نحاسب أعمالنا ثم نأمل الأجر عليها !)

فارسی:

بیائید برادران و دوستان من ! تلاش اعمال نیک باید کرد و بعد ازیں می توانیم کہ چناں کنیم کہ راسمال خود را ہر کس بگیرد (اعمال صالحہ را حساب کنیم) و بعد ہر کس از ما منفعت و ربح خود را باید گرفت (اجر و ثواب ہر کس بگیرد !)

English:

Come my brothers and friends and let us find out and do as follows: we should keep safe our capital carefully then we may have our profits determined and receive them (The capital is our deed and the profit is the reward!)

10

ایہ جو جنگل رکھڑے، ھریل پت تنھاں

پوتھا لکھیا ارتھ دا، ایکس ایکس ماںھہ

مشکل الفاظ:

(۱) رکھڑے (رکھ. ڑے) درخت (۲) ھریل :سبز (۳) پت : پتے، (۴) تنھاں : ان کے، (۵) پوتھا (پوتھی) :نوشتہ، کتابچہ (۶) ارتھ: خواہش، مقصد، (۷) ایکس : ایک سا، ایک ایک (۸) مانھه (ماں ٥) ماہ، چاند، مہینہ۔

اردو:

یہ جو جنگل میں درخت ہیں اور ان کے پتے سبز ہیں، ان میں سے ہر ایک پر سب کی زندگی اور خواہش کا نوشتہ ایک جیسا تحریر ہے۔

عربی:

وهذه الشجيرات فى البادية والتى لها أوراق خضراء قد كتب عليها كتاب متشابه يعلو فيه نصيبها ومدة حياتها ۔

فارسی:

این درختہا کہ در جنگل می بینی و برگہائے سبز دارد، بر ہر برگ تقدیر ہر کس نوشتہ می بینی!

English:

These small trees in the jungle with green leaves on each of them the life and the fate of each of them is clearly written and determined!

11

ایہ مسجدیں ربو تھیاں، رکھیاں رب سوار

جاں جاں ایس جھاں ماں، تاں تاں ویکھیں جار

مشکل الفاظ:

(۱) ربو تھیاں : قدرتِ رب نے تعمیر کیں، تیار کیں (۲) رکھیاں : محفوظ رکھی ہوئی ہیں (۳) جاں جاں : جب تک، (۴) ماں : میں (۵) تاں تاں : تب تک، (۶) جار : یار

اردو:

یہ مساجد جورب کی طرف سے تعمیر ہوئی ہیں انہیں اللہ تعالی نے سوار کر رکھا ہوا ہے، جب تک یہ اس دنیا میں ہیں یار لوگ انہیں دیکھتے رہیں گے!

عربی:

هـذه الـمساجد لله قد بنيت وأعدها الله وهو الذى حفظها ، وما دامت هى تبقى فى هـذه الـدنيـا فإن الأصـدقـاء مـن الـنـاس سوف يرونها وهى سوف تستمر فى خدمة دين الله عزوجل !

فارسی:

این مسجد ها کہ می بنی از خدا بنا کردہ شدہ، وخدا آنہارا نگہدارد، ودریں جہاں باقی وپائندہ است، ومردماں آنہارا خواہند دید!

English:

These mosques, which have been built in this world, will remain safe and protected by His own grace! As long as these mosques are there in this world the people will be visiting and seeing them frequently and forever!

12

بڈھا تھیا شیخ فرید، کنبن لگے ٹاھل

ٹِنڈڑیاں جل لانیاں، ٹٹن لگی ماھل

مشکل الفاظ:

(۱) تھیا: ہوگیا (۲) کنبن لگے: کانپنے لگے، لرزنے لگے (۳) ٹاھل (ٹ ا ہ ل) بڑے بڑے ٹاھلی کے درخت مراد بازو اور ٹانگیں (۴) ٹنڈڑیاں (ٹنڈیں) لوٹے، مراد کام دینے والے جسمانی اعضا، ٹنڈ کنویں کے لوٹے کو کہتے ہیں، (۵) جل: پانی، (۶) لانیاں: لانے والی، (۷) ٹٹن لگی: ٹوٹنے لگی ہے (۸) ماھل: کنویں کے لوٹے جس رسی سے بندھے ہوتے ہیں

اور جب کنواں چلتا ہے تو یہ لوٹے پانی لاتے اور ڈالتے جاتے ہیں اور رہٹ، چلتا رہتا ہے اس رسی کو ماھل (ماہ ل) کہتے ہیں۔

اردو:

شیخ فرید بوڑھا ہو گیا ہے اور اس کی ٹانگیں اور بازو کانپنے لگے ہیں اور وہ لوٹے جو کنویں سے پانی لاتے اور انڈیلتے رہتے تھے وہ سب اپنی رسی سمیت ٹوٹنے لگے ہیں یعنی جسم کا ڈھانچہ باقی اعضاء سمیت اب ٹوٹا کہ ٹوٹا اور آدمی اللہ کو پیارا ہوا چاہتا ہے!

عربی:

قد صار الشيخ فريد عجوزا، وقد أخذت الأرجل والأذرع ترتعد وتهتز كأغصان الأشجار بالريح العاصفة وأوشكت العروات الطينية (أى بقية الأعضاء) مع الأحبال تنقطع صلتها وتنكسر (و كاد الشيخ يموت!)

فارسی:

شیخ فرید مرد عجوز شدہ است و پایش و بازواش می لرزند وا باریق طینی و جبل آن ہم قریب است کہ شکستہ و گسستہ شود!

English:

Sheikh Fareed has become old now and his legs and arms have begun to shiver. All the remaining parts of the body along with his body are about to be broken into pieces! He is at the verge of death and the matter has reached its end!

13

جت تن برھا اپجے، تت تن کیا ماس؟

ات تن ایہ بھی بہت ھے: ھاڈ، چام اور ماس!

مشکل الفاظ:

(۱) جت : جس، (۲) برھا: جدائی فراق (۳) اپجے : لگے، طاری ہو، (۴) تت: (تس) اس

(۵)ماس : گوشت،(٦) ات (ایس) اس(۷)هاڈ : ہڈی (۸)چام (چم) چمڑا۔

اردو:

جس جسم کو جدائی وفراق سے واسطہ پڑے اس میں بھلا گوشت کیسا؟ مگر اس تن کے لیے یہ بھی بہت ہے کہ اسے ہڈیاں، چمڑا اور گوشت میسر ہے!(بیشک درد فراق خون خشک کر دیتا ہے مگر صرف ہڈیاں جلد اور کچھ گوشت موجود ہو تو بھی کافی ہے!!)

عربی:

البدن الذی یعانی من الهجر و الفراق کیف یمکن أن یکون علیه لحم و شحم؟ و أما هذا الجسد (للشیخ الشاعر فرید) فیکفی له العظام و الجلد و شیٔ من اللحم !!

فارسی:

بدنے کہ بتلائے ہجر وفراق است چساں ممکن است کہ گوشت در پوست دارد؟ واَما ایں بدنے را کہ (شیخ فرید را عطا شدہ است) بر استخوان و پوست واند کے از گوشت قناعت کند!!

English:

The body of a person, who has suffered from the pains of separation from his beloved, how can have the fats or flesh? But this body of mine (says Sheikh Fareed) is contented to have the limbs the skin, and a little bit of flesh!!

14

پریتم! تم مت جانیا، تم بچھڑت ھم چین

ڈاڈھے بن کی لاکڑی، سلگت ھوں دن رین

مشکل الفاظ:

(۱) مت جانیا : یہ مت خیال کرنا(۲) بچھڑت : بچھڑ گئے(۳) ھم چین : ہم چین وآرام سے ہیں(۴)ڈاڈھے : سخت(۵)بن : جنگل(٦)لاکڑی : لکڑی(۷)سلگت ھوں : سلگ رہی ہوں(۸)رین : رات

اردو:

پیارے یہ مت خیال کرنا کہ تم بچھڑ گئے تو ہم نے سکھ پایا بلکہ میں تو کسی سخت جنگل کی گیلی پکی لکڑی کی طرح دن رات سلگتا رہتا ہوں! (محبوب کی جدائی پر چین کہاں؟ جدائی میں تو گیلی لکڑی کی طرح دن رات سلگنا ہوتا ہے نہ آگ جلا کر خاکستر کرتی ہے نہ بجھتی ہے، اذیت فراق ختم نہیں ہوتی)۔

عربی:

ایها الحب الودود! لا یذهب بك الظن بأننی أجد الراحة فی فراقك وأعیش عیش الرغد والراحة فی غیابك وإنما أنا أضطرم لیل نهار کما تضطرم خشبة طریة من البادیة الشدیدة الأخشاب!

فارسی:

اے محبوب من! گمان مبر کہ در فراق تو راحت وسکینت یافتہ ام بلکہ حال زار من برعکس می دان کہ شب وروز می سوزم چون آن چوب رطب کہ از بادیہ نمنا کی آوردہ باشد!

English:

O my beloved! Don't think that I live a happy and peaceful life after your separation and disunion! But I am rather leading a miserable life I am burning like a wood from some jungle of strong treas!

15

پری وسارن بیا رَون کو بدھ چوین

کنچن راس وسار کر، مُٹھی ڈھوڑ بھرین

مشکل الفاظ:

(۱) پری: محبوب (۲) وسارن: بھولنا (۳) بیا: دوسرا، کوئی اور، (۴) رون: قبول کرنا، (۵) کو: کوئی (۶) بدھ: عقل، عاقلانہ بات، (۷) چوین: اختیار کرنا (۸) کنچن: سونا (۹) ڈھوڑ: خاک، غبار (۱۰) بھریں: تو بھرے

اردو:

اپنے محبوب کو بھلا کر یا پس پشت ڈال کر کوئی اور قبول کر لینا کون سی عقل مندی کی بات ہے، یہ تو ایسے ہی ہے کہ تو سونا پس پشت ڈال دے اور اپنی مٹھی میں خاک بھر لے!!

عربی:

وليس من المعقول أن تنسى حبيبك وترضى بغيره كما أنه ليس من المعقول أيضاً ان تنسى رأس المال من الذهب وتملأُ يديك بالتراب!

فارسی:

محبوب خودت را فراموش کردن ودیگرے را قبول کردن کار خردمندان نیست، مانند شخصے کہ راس المال زرش را فراموش کند ومشت خاک را پسند د!

English:

To forget your own beloved and adopt some one else in his place is not wise. It is just like a person who forgets his capital of gold and accepts a handful of dust!!

16

پیریں بیڑا ٹھیل کے، کنڈھیں کھڑا نہ رو
وت نہ آون تھیسیا، ایت نہ نیندڑی سو

مشکل الفاظ:

(۱) پیریں: تیر کے، عبور کرلے (۲) بیڑا: کشتی (۳) ٹھیل کے: پانی میں ڈال کر (۴) کنڈھیں: کنارے پر (۵) وت: پھر (۶) نہ آون: نہ آنا (۷) تھیسیا: ہوگا (۸) ایت: اتنا (۹) نینڈڑی: میٹھی نیند

اردو:

کشتی دریا میں ڈال کر اسے عبور کر لے، کنارے پر کھڑے ہوئے مت رو، پھر تجھے دوبارہ یہاں نہیں آنا ہوگا اس لیے اتنی میٹھی اور لمبی نیند مت سویا کر!!

عربی:

ادخل سفينتك فى الماء واعبره ، ولا تبك واقفا على الشاطى ، فلن تتاح لك فرصة العودة إلى الدنيا مرة أخرى فلا تنم غافلا كثيرا إلى هذا الحد !

فارسی:

کشتی خودت رادر آب آور ودریارا عبور کن واما ایستادن بر کنار وگریہ کردن ہیچ فائدہ ندارد، وترا باید کہ این قدر غافل نخسپی وبدان کہ دوبارہ درین عالم نخواہی آمد!

English:

Put your ship in water and cross the river! There is no use in weeping or crying while standing on the bank of the river! You should not waste your time in enjoying the sleep because you will never be able again to come to this world.

17

پیریں کنڈھے پندھڑا ، سیتی سجانا
بھٹھ ھنڈولے دا پینگھنا ، سیتی اجانا

مشکل الفاظ:

(۱) پیریں : عبور کریں، تیریں (۲) کنڈھے : کنارے پر، (۳) پندھڑا : فاصلہ، راستہ (۴) سیتی : واسطے، برائے ، کے لیے (۵) سبحانا : معرفت حاصل کرنا، نیکی کرنا، (۶) بھٹھ : بھٹھی ، بھاڑ (۷) ہنڈولے : پنگھوڑے میں (۸) پینگھنا : جھولنا (۹) اجانا : نہ جانا، کہیں بھی نہ جانا، بے فائدہ کام کرنا۔

اردو:

راستے کا سفر کنارے کنارے تیر کر عبور کرلینا، نیکی حاصل کرنے کے لیے پنگھوڑے میں جھولنا بھاڑ میں جائے یہ بے فائدہ کام ہے (ہندی کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے مقولوں کی شکل میں یا نصیحت کے انداز میں ایسا موزون کلام تیار کرنا حضرت امیر خسرو کا سا اسلوب ہے جو غالباً انہوں نے حضرت بابا سائیں سے اپنایا ہوگا ؟!)

عربی:

يجب أن تعبر الماء سباحة عند الضفة أو الساحل من أجل اكتساب الحسنات ، وما هذا الأرجح فى أرجوحة المهد الذى لا فائدة فيه ولا اكتساب !

فارسی:

بر کنار آب شناوری باید کرد تا بہدف ومنزل خود بسہولت برسی وجنبیدن درار جوحۂ گہوارہ باید جہنم بشود کہ ترا بمنزلت نمی رساند!! (چیزے نیابی دریں راہ!!)۔

English:

You may swim or navigate while being on or near the bank of the river to reach your destination! To hell with the swimming or playing in the cradle because it takes you to no destination or to achieve nothing!!

18

تِکل کاسہ کاٹھ دا، واسا وچ وَنّاں
باریں اندر جالنا، درویشاں تے ہرناں

مشکل الفاظ:

(۱) تکل (اور تو کل) : کمر، پیٹھ (۲) کاسہ: کشکول: گداگری کا پیالہ (۳) کاٹھ :لکڑی (۴) واسا: رہن سہن، رہائش (۵) وناں (واحد ون) درخت، جھنڈ، جنگل (۶) باریں) (واحد بار) جنگل، جنگلات، (۷) جالنا : گزارا کرنا، وقت کاٹنا

اردو:

کمر میں گداگری والا لکڑی کا کشکول، رہن سہن درختوں میں، جنگلات کے اندر گذر اوقات کرنا سادھو درویشوں اور ہرنوں کا کام ہے (اسی کو بن باس یعنی جنگل کا باسی بننا بھی کہتے ہیں!!)

عربی:

كـأس الشحاذة على الخاصرة واللجوء إلى الأشجار والعيش فى البوادى ، ذلك كله

من ظواهر العيش الذى يعيشه الدراويش النساك والغزلان الوحشية !

فارسی:

کشکول چوبین گدائی در کمر، وزیست میان درختاں وبوادی کار درویشان وغزالان است!

English:

The wooden bowl of the baggers on the back and to live amongest the treas in jungles is the life style of the dervish and deers!

19

تن رِهیا، من پھٹیا، طاقت رھی نہ کائے

اُٹھ پری، طبیب تھیو، کاری دارو لائے

مشکل الفاظ:

(۱) رھیا : جواب دے گیا (۲) پھٹیا : بگڑ گیا، دگرگوں ہوگیا، خراب ہوگیا (۳) کائے : کوئی (۴) پری : پیارا محبوب (۵) تھیو : ہے (۶) کاری : کارگر، مفید، کامیاب (۷) دارو : دوا

اردو:

جسم نے جواب دے دیا ہے (کام سے رہ گیا ہے) دل بھی خراب ہوگیا ہے اور طاقت بھی نہیں رہی ہے اس لیے اے پیارے اٹھ کھڑا ہو کہ طبیب حاضر ہے اس کے پاس بڑی مفید دوا ہے (یعنی فرشتہ اجل ہی اب آخری معالج ہے جس کا نسخہ بہر حال تیر بہدف ہے)۔

فارسی:

تنم ناتوان گشت ودلم از دست رفت وهیچ طاقت نماند، خیز اے دوست کہ طبیب ما (مرگ) آمدہ است ودوائے مفید وکارگر آوردہ است!

English:

The body is exhausted ' the heart is spoiled and the power no longer exists! Get up my dear because the physician (the Angel

of death!) has turned up along with the effective treatmant!

20

تن سمند، منسا لهر، اُر تارو، ترين انيک

تے برهی کیو جیوت هے جو آه نه کرت ایک

مشکل الفاظ:

(۱)سمند : گھوڑا،خصوصازرد رنگ اعلیٰ نسل کا(۲) منسا (من. آسا) امید دل، (۳)لھر: جوش(۴)اُر : اور (۵) تارو : تیراک، تیرنے والا(۶) ترین : تیرتے ہیں(۷)انیک: متعدد،متفرق ،کئی ایک،الگ الگ(۸)تے : وہ،اسے(۹) برھی : مبتلائے فراق،جدائی کا مارا (۱۰) کیو: کیسے،کس طرح(۱۱)جیوت :جیتا ہے،زندہ ہے(۱۲) کرت : کرتا ہے

اردو:

بدن گھوڑا بن گیا ہے،دل کی امنگ جوش مارنے لگی ہے اور جو تیراک تھے وہ الگ الگ تیرنے لگے ہیں ایسے میں وہ مبتلائے فراق کس طرح جی رہا ہے جو ایک آہ بھی نہیں کرتا!

عربی:

الجسم حصان جامح وأمانی القلب متدفقة والذین یعرفون السباحة یسبحون و حدانا نحو اتجاهاتهم ، فالذی یعانی من الهجر والفراق کیف یعیش حیث لا یرتفع أصواته وآهاته !

فارسی:

بدن چو اسپ سرسخت شده وآرزوے دل فزون وفراوان گشته ،وآنانکہ شناوری دانستہ تنہا تنہا آب بازی می کردند واَما آنکہ مبتلائے ہجر وفراق بود یک آہ از و برنخاست وندانستند کہ چنان می زیست!!

English:

The body became a headstrong and exuberant horse 'the wishes of the heart were very impulsive and those who could swim began to swim separately who were the sit-ins of separation and loneliness as no conforming or painful voice was heard from them?

21

توں توں کریندے جو موئے، موئے بھی توں توں کرن

جیہیں توں توں نہ کیا، تینہیں نہ سنجا تو تن

مشکل الفاظ:

(۱)تـوں تـوں کرینـدے : اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے (۲)موئے :مرے ،(۳)جیہیں : جس نے (۴)تینہیں : اس نے (۵)سنجا تو: پہچانا،(۶)توتن : تیری ذات کو

اردو:

جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے مر گئے وہ مر کر بھی اللہ اللہ ہی کرتے ہیں، جس نے اللہ اللہ نہیں کیا اس نے مولیٰ تیری ذات کو ہی نہیں پہچانا!!

عربی:

من مات وعلى لسانه ذكر الله فهو لا ينساه سبحانه وتعالى وحتى بعد الموت! ومن لم يذكر الله جل جلاله فكأنه لم يعرف ربه المولى سبحانه وتعالى ولم يقدره حق قدره !

فارسی:

آن کس کہ مرد دران حالیکہ برزبانش ذکر خدا بود، او خدائے خودش رابعد از مرگ ہم یاد خواہد گرفت ولے آن کس کہ ذکر اللہ نکرد او خدائے خودش رانشناخت!

English:

Those who died while they were remembering their Lord the Almighty, they will not forget Him even after death! But those who did not remember Allah in their life, they shall not be able to do the same as if they could not recognise Him.

22

سائیں سندے ناڈکھے، دائم پری چون

رب نہ بھنے پوریا (پردے) سندے فقیرن!

مشکل الفاظ:

(۱) سائیں : مولی، رب، مالک، (۲) سندے : جن کے، ان کے (۳) پری : پیار، محبت (۴) چون : پاتے ہیں، حاصل کرتے ہیں (۵) بھنے : توڑتا ہے (۶) دُکھے: ناراض ہوئے (۷) پوریا: سہارے، پوری، جیسے کماد یا بانس کی ہوتی ہے (۸) پردے : عزت، بھرم۔

اردو:

وہ جن کے مالک ناراض نہ ہوئے وہی ہمیشہ محبت پاتے ہیں، اللہ تعالی سہارے کسی کے نہ توڑے اور فقیروں کا بھرم قائم رکھے۔

عربی:

من لم يغضب عليهم مولاهم الجليل يتمتعون بالمودة والإكرام دائما، ولا سمح الله أن يعدم الفقراء دعامتهم وسنادهم، ويجب أن يدوم عزهم وشرفهم وكرامتهم!

فارسی:

کسے کہ دل صاحبش نہ رنجید از وحب دائم ومودت جاوید می یابد! ومبادا کہ پشتی وسند کس معدوم شود واکرام وشرف باید کہ فقراء راخدائے بزرگ وبرتر نگہدارد!

English:

Those who's Master was never offended by them will have the eternal love and affection! May God protect the support and honour of the humble people and grant them peace, harmony and happiness forever!!

ٹبھی مارن گا کھڑی، سدھراں لکھ کرن
جنہاں دامن ڈھرا پیا، سے مانک لبھن

مشکل الفاظ:

(۱) ٹبھی : غوطہ،مراقبہ،(۲)مارن :مارتے ہیں،(۳) گاکھڑی : مشکل (۴)سدھران : شوق،آرزوئیں،(۵) لکھ : بہت،لاکھوں،(۶) **کرن** : کرتے ہیں(۷)دھرا پیا : بچھار کھاہے(۸) مانک : موتی،ھیرے(۹)لبھن :پاتے ہیں

اردو:

جو گہری اور مشکل غوطہ زنی کرتے ہیں ان کی آرزوئیں بھی بہت ہوتی ہیں اور جن لوگوں نے دامن بچھار کھا ہوتا ہے وہی موتی اور ھیرے بھی سمیٹتے ہیں (جو اھل اللہ طویل مراقبہ کرتے ہیں وہ بڑے جذب وشوق کے مالک بھی ہوتے ہیں اور جو دامن دعا بچھاتے ہیں وہ قبولیت کا شرف بھی پاتے ہیں!!)

عربی:

الذین یغوصون فی أعماق البحار یکون لھم آمال جسام وأمانی عظام ،والذین یفرشون ذیولھم وبرودھم من الطلب ھم الذین یملأونھا بالجواھر واللآلی دائما ! (الغوص ھنا ھی المراقبة والتفکر والبرود ھی الدعوات وذکر اللّٰہ !!)

فارسی:

کسانے کہ غواصی می کنند در اعماق بحار ایشان عزائم وآرزوہائے بزرگ می دارند وآنانکہ چادرہائے امیدرامی گسترند لآلی وجواھر عطامی یابند!

English:

Those who dive deep have big desires and hopes. And those who spread their sheets can fill them with pearls and jewels!

24

ٹوپی لیندے باورے، دیندے کھرے نلج
چوھا کھڈ نہ ماوی، پچھے بندھئیے چھج

مشکل الفاظ:

(۱)باورے :دیوانے (۲) نلج : بےشرمی،نہ جھجکنا (۳)ماوی : پناہ کی جگہ

(۴)بندھئیے : باندھیئے

اردو:

دیوانے ٹوپی لیتے ہیں، بلا جھجک کھرا مال دیتے ہیں، چوہے کی غار ہے نہ پناہ کی جگہ، پیچھے چھاج باندھ دیجئے! (اس شعر کی نسبت بابا فرید سائیں سے شاید درست نہ ہو)

عربی:

المجانین یغطون رؤسھم بالقلانس و یدفعون النقد دون تردد و الفارة لیس لھا فجوة ولا مأوی ویشدون المذراة خلفھا !

فارسی:

برسرہائے خودشان کلاہ دارند ونقدی دہند وشرمسار اند، موش سوراخ وجائے پناہ ندارد وبر پشت او بادافشان می بندند!

English:

The insane people have caps on their heads who pay unalloyed without any hesitation! The mice have no pit or referee! And on their back the winnow is teid!

25

جا گنا ای تاں جاگ فریدا، راتڑیں ھبھ ودھانیاں

موں متھے بھاگ، پری وسارن نہ کرن

مشکل الفاظ:

(۱) ھبھ: سب، (۲) ودھانیاں: بڑھاناہے، گذارنا ہے (۳) جیں: جن کے (۴) موں متھے: منہ اور ماتھے پر، چہرے پر (۵) بھاگ: خوش بختی، سعادت (٦) نہ کرن: نہیں کرتے۔

اردو:

فرید! اگر تو نے جاگنا ہے تو جاگ لے یہ سب راتیں تو ہر حال تجھے بتانی ہی ہیں، جن لوگوں کے چہروں پر خوش نصیبی ہے وہ اپنے محبوب کو بھلانے کی غلطی نہیں کرتے! (اللہ تعالیٰ کی یاد میں جاگنا مومن کے لیے

بڑی سعادت کی بات ہے، اگر ایسا نہ ہو تو سراسر بدنصیبی ہے!!)

عربی:

استفق من نومك يا فريد إذا أحببت أن تستفيق ! فإن هذه الليالي سوف تنقضي على أية حال ، ومن سعادة الناس على وجوههم وجباههم أنهم لا ينسون ربهم الحبيب !

فارسی:

بیدار شو اے فرید اگر می پسندی کہ بیدار باشی زیرا کہ این ہمہ شبہا خواہد گذشت ، مرد مانیکہ بر جبینہائے شاں سعادت وخوش نصیبی نوشتہ شدہ، ایشاں محبوب برحق را فراموش نمی کنند!

English:

O Fareed! get up and be awake if you can' because the people on whose face the happiness and the good fortune is written they never and cannot forget their Beloved Lord!

26

جاگنا ای تاں جاگ فریدا، ہوئی آے پربھات
اس جاگن نوں پچھتائیں گا، گھنا سویں گا رات

مشکل الفاظ:

(۱)ہوئی آ: دیکھ ہوگئی ہے(۲)اے: یہ(۳)پربھات: سحر، سویرا(۴) جاگن: جاگنا، جگراتا(۵) گھنا: بہت(٦)سویں گے رات: قبر میں سوتا رہے گا

اردو:

فرید اگر جاگنا ہے تو جاگ لے، دیکھو یہ سحر تو اب ہوگئی ہے، اس، جگراتے یار تجگے کی خاطر پچھتاتے رہو گے، اس لئے کہ قبر میں تو تجھے سوتے ہی رہنا ہے!

عربی:

إذا أحببت أن تسهر ليلا فاستفق من نومك يا فريد ! لانك ترى السحر قد طلع !

وسوف تندم على الحرمان و تتمنى لهذه السهرة فقد قدرلك أن تنام فی ليلة القبر طويلا !

فارسی:

اگرتو ہمی خواہی کہ بیدار باشی اے فرید! بیدارشو کہ اینک سحر طلوع کردہ است زیرا کہ تو پشیمان خواہی شد بریں خواب دراز وعمیق!

English:

If you like to be awake O, Fareed! Then get up now because the early morning has broken and you will painfully repent on this long and deep sleep as you will have to sleep in the grave for long long time!

27

جاں جاں جیویں دنی تے، تاں تاں پھر الکھ

در گاہ سچا تاں تھیویں، جاں کھپھن مول نہ رکھ!

مشکل الفاظ:

(۱) جاں جاں جیویں: جب جب تو زندہ ہے (۲) دنی (دنا) دنیا کی جمع (۳) پھر الکھ: صرف رب کا ہوکررہ (۴) کھپھن: کفن (۵) مول: سرے سے، بالکل

اردو:

جب تک اس دنیا میں زندگی گذارتے ہو اس وقت تک یا تو اللہ تعالی کا بندہ بنکر رہو درگاہ خدا میں سچے تبھی ہو گے! اور یا پھر اپنے ساتھ کفن بھی مت رکھو (یعنی موت کو ہی بھول جاؤ!)

عربی:

يجب أن يكون ذكر الله على لسانك وفی قلبك دائما ما دمت حيا فی دنياك هذه، ومشيت على أرض الله هذه، وحينئذ تكون مكرما صادقا بين يدی الله، وإلا فلا داعی إلى أن تحتفظ بكفنك معك وتذكر موتك وقبرك ، فالأصل هو ذكر الله تعالى !

فارسی:

تازندہ درین جہان ذکر اللہ باید برزبان تو و در دل تو، و در حضور خدائے بزرگ و برتر صادق و راست گو باشی وگرنہ این کفن را باید کہ فرموش کنی!

English:

As long as you are alive here in this world, you should remember your Lord Al-Mighty! Because this isthe only way you can be considered to be true in the court of your LordAl-Mighty! Otherwise, there is no use in keeping coffin prepared with you!

28

جاں موں لگا نینا، تاں میں ڈکھ وھاجیا

جُھراں ہبھو ھی ڈینہ کارن، سچے ما، پری!

مشکل الفاظ:

(۱)جاں : جب، جہاں (۲)موں : میری، میرا (۳)نینا : نین، آنکھ (۴) تاں : تب (۵)ڈکھ : دکھ، غم، درد (۶)ہبھو : سب (۷)ڈینھہ (ڈی ں ہ) دن، (۸) کارن : واسطے، (۹) وھاجیا : خریدا، ذمے لیا (۱۰) جھراں : شکایت کرتا ہوں (۱۱) ما : والدہ، ماں (۱۲) پری : پیارا رب!

اردو:

جب میری آنکھ لڑی تو میں نے درد مول لے لیا، میں تمام دنوں میں شاکی رہتا ہوں، اے سچی ماں اور اے سچے رب!

عربی:

حینما التقت عینی بعین و تبادلت الأنظار بها اشتریت ألما وحزنا بذلك، وأشكو الأيام كلها وأقول ذلك قسما بأمی الصادقة وربی الصادق !

فارسی:

ہرگاہے کہ نگاہم مصادف شد بنگاہے، درد و الم خریدم وتپیدم، بحق ما درم و خدائے حلیم!

English:

Whenever my eye met with an eye and I fell in love, I bought pains and burning for the whole of my life! O my true mother and my true and gracious Lord!

29

جتّی خوشیاں کیتیاں ،تتی تھیئم روگ

چھلوں کارن ماریئے، کھادے دا کیا ھوگ

مشکل الفاظ:

(۱) جتی : جتنی (۲) کیتیاں : کیں،(۳)تتی : اتنی،(۴)تھیئم : میں ہوا ہوں، مجھے ہوا ہے،(۵)روگ : بیماری،الجھن (۶)چھلوں کارن : فریب کے لیے(۷)ماریئے : مارتے ہیں،(۸) کھادے دا کیا ھوگ: جس نے دھوکا کھایا ہے اس کا کیا بنے گا ؟!

اردو:

جس قدر خوش ہوا ہوں اسی قدر روگ لگایا ہے، دھوکے باز کو اگر مارتے اور سزا دیتے ہیں تو یہ بھی بتائیں کہ دھوکا کھانے والے کا کیا بنے گا!

عربی:

قدتعذبت بقدر ما سررت ، ويعاقبون الخادع على مخادعته، ولكن ماذا عن المخدوع، وما علاجه ؟!

فارسی:

بمقدارے کہ خوش ومسرور بودم ہمین قدر مغموم ومحزون شدم ،فریب دھندہ را سزا است ،ولے فریب خوردہ چہ باید کرد!؟

English:

The amount of happiness and pleasure I had got, it has resulted in sadness and pain! If the cheat is punished then what about the cheated and deceived one?!

30

جَسا! سے راتیں وڈیاں ، ڈوڈو گانڈھنیاں
تم اک جال نہ سنگھیا ، اساں سبھے جالنیاں

مشکل الفاظ:

(۱)جسا : اے ممدوح! اے حبیب! (۲) سے راتیں وڈیاں : جوراتیں بڑی اور لمبی ہیں (۳) ڈوڈو : دودو (۴) گانڈھنیاں : ملانی ہیں (۵) جال نہ سنگھیا : برداشت نہیں کر سکے (٦) اساں سبھے جالنیاں : ہم نے تو سب راتیں برداشت کرنا ہیں

اردو:

اے ممدوح! جو طویل راتیں ہیں وہ ہم نے دودو کر کے ملانا ہیں یعنی کام مسلسل ہے، تم تو ایک بھی برداشت کر کے نہ گذار سکے مگر ہم نے تو سب راتیں گذارنا ہیں!

عربی:

یا حبیبی الممدوح ! هذه اللیالی الطویلة سوف نضاعفها ونجمع بین الاثنین منها ونکابدها ، أما أنت فانك لم تستطع أن تتحمل واحدة منها بینما نحن سوف نتحمل کلها ونقضیها بثقلها وطولها!

فارسی:

اے دوست! این شبهائے دراز که به پیش ماهستند ،دودو راجمع خواهیم کرد وخواهیم گذاشت! تو یک شب را نتوانی که بسر بری وما این همه را بسر خواهیم برد!

English:

O beloved! These long nights we shall have to bear them

by joining two of them together! You could not spend one of them only but we shall have to spend all of them!

31

جنگل ڈھونڈھیں سنگھنا، لمے لُڑیا نہ وت

تن حجرہ درگاہ دا، تس وچ جھاتی گھت!

مشکل الفاظ:

(۱)سنگھنا : گھنا،(۲) لمے : دور،(۳) لڑیا : پانی میں بہنا، پایا گیا،(۴) وت : پھر بھی (۵)تس: اس،(۶) جھاتی : جھانک (۷) گھت : ڈال

اردو:

(اپنے رب کو) گھنے جنگلوں میں ڈھونڈھتا پھرتا ہے، دور دور تک مت گھومتا پھر، تو نے ڈھونڈھا مگر پھر بھی نہ ملا (یہ تیرا) بدن ہی تو درگاہ خداوندی کا کمرہ ہے، اسی میں کیوں نہیں جھانکتے خدا تو تیرے دل میں ہے!

عربی:

تبحث عن الله ربك فی البوادی الغناء والأماکن النائیة ولکنك لم تعثر علیه! إن بدنك إنما هو حجرة فیها حضرة الرب، فعلیك أن تطل علیها!

فارسی:

در تلاش خدا هستی دور بیشه ها دور و عرصه هائے درازی پوئی، و باین همه خدارا نیافتی، بدنت حجرهٔ حضرت خداوند تعالی هست، چرا در دل خود از گوشه نگاه نمی کنی که اورا بیابی!

English:

You went to find out Him in thick jungles and far away places but could not find Him. Your body is a room where He exists! Why do not you peep into your heart and find Him there!?!

32

جیں در لگے نین فریدا، سو در ناھیں چھڈنا
آپوے بھانویں مینھہ، سر ھی اپر جھلنا

مشکل الفاظ:

(۱) آپوے : آن پڑے (۲) بھانویں : خواہ (۳) جھلنا : برداشت کرنا، اوپر کی طرف ہوتے جانا۔

اردو:

فرید! جس در پر نگاہ لگی ہے وہ در کبھی نہیں چھوڑنا، اگر بارش بھی برسنے لگے تو سر پر برداشت کرنا اور سر اسی در کی طرف اوپر ہی اٹھتا جائے (در سے سر نہیں ہٹانا!!)

عربی:

الباب الذی علقت علیه أملك ور کزت علیه أنظارك یا فرید ! لا تغادره أبدا و لا تفارقه علی أیة حال حتی ولو مطر علی رأسك مطر غزیر من المصائب! یجب أن یرتفع رأسك نحوه و تثبت علی عهدك به !

فارسی:

در یکہ بر و نگاہت مرکوز گشت و مرکز و محور آرزوئے تست اے فرید! آن در را نگہدار و اوراہر گز مگذار حتی کہ اگر باران بر سر تو بارد سر خود را بالا کن و ربط خود را با او پختہ تر کن و پشت سوئے او مکن!

English:

A Personality with Whom you have established your willful relations, keep them alive and strong and never to break! Even if the heavy rain falls on your head you should keep it upward and lasting.

33

جے توں دل درویش فریدا، رکھ عقیدہ ساھمنا
در ھیں سیتی دیکھ، متھا موڑ، نہ کنڈ دے!

مشکل الفاظ:

(۱)جسے تو دل درویش : اگر تیرادل درویشانہ ہےتو،(۲)ساھمنا : سیدھا،صاف،
(۳)در ھیں سیتی :دروازہ ہی کی طرف (۴)متھا : پیشانی،(۴) کنڈ : پشت، پیٹھ

اردو:

فرید!اگر تیرادل درویشانہ ہے تو پھر اپنا عقیدہ صاف اور سیدھا رکھ،محبوب کے درہی کی طرف دیکھتا چلا جا، نہ تو پیشانی ہٹا اور نہ اس کی طرف کبھی پشت کر (پاک اور صاف پختہ عقیدہ، ثابت قدمی اور مسلسل عمل میں صوفی کی نجات دارین ہے)

عربی:

إذا كان فى صدرك قلب درويش يا فريد فيجب أن تكون أنت سليم العقيدة وقويها ،
وأن تركز أنظارك على باب الحبيب فلا ترفع رأسك ولا تحول عنه وجهك أبدا !

فارسی:

اے فرید!اگر تو دل درویش داری عقیدۂ خودرا سلیم وقوی دار ونگاہت را بر باب دوست مرکوز دار، وسرت را بر آستان او و رخت را سوئے او بدار!

English:

If you have the heart of Dervaish O' Fareed! Then have your faith, sound, pious and true! Look to the door of your Friend, keep your head on His threshold and don't leave His door!

34

جے توں ونجیں حج ، حج ھبھو ھی جیا میں
لاہ لاہے دی لج ، سچا حاجی تاں تھیویں

مشکل الفاظ:

(۱)ھبھو : سب کا سب،(۲)جیا : دل،(۳)لاہ : اتار،دورکر،پورا کر (۴) لج : وقار،

عزت(۵)تھیویں : تو ہوگا۔

اردو:

اگر توحج کے لئے جائے تو یہ یاد رکھ کہ حج تو سب کا سب دل سے تعلق رکھتا ہے، اپنے دل کا وقار پورا کرنا، تب تو سچا حاجی قرار پائے گا۔

عربی:

إذا أردت أن تخرج حاجا فعليك ان تتذكر بأن الحج كله فى قلبك ، وأنك إذا راعيت شرف الحج ووقاره فحينئذ تكون حاجا صادقا بمعنى الكلمة !

فارسی:

اگر همی خواهی که برائے حج روی ترا باید یادداری که همه حج در دل تو هست پس شرف حج را نگهدارتا حاجی صادق می باشی!

English:

If you like to go for Hajj You should remember that the whole of Hajj is in your heart! If You keep up the Hajj spirit alive only then, you may consider yourself to be a true Haji !

35

جے جے جیویں دنی تے، کھرے کھیں نہ لا
اکو کفن رکھ کے، هور سبھو ڈے لٹا

مشکل الفاظ:

(۱)جے جے :جہاں جہاں (۲) کھرے : قدموں کے نشان

اردو:

دنیا میں جہاں جہاں بھی زندگی گذارو وہاں قدموں کے نشان نہ لگانا یعنی گناہ نہ کرنا! بس ایک کفن رکھ لے باقی سب کچھ فی سبیل اللہ لٹا دے !(آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا خرچ کریں، آپ بتا دیجئے کہ ضرورت سے جو بچ رہے وہ سب کا سب راہ خدا میں خرچ کردو!)

عربی:

حیثما تعیش فی الدنیا ، لا تترك آثار قدمیك من الثروة و العقار أو الاثم والعدوان وتنفق العفو کله فی سبیل اللّٰه ما عدا الکفن الذی تحتفظ به عندك(یسئلونك ماذا ینفقون ، قل العفو) !

فارسی:

ھر کجا کہ باشی درین جھان نقوش پائے خودتاں (از قسم ثروت وعقار واثم وعدوان) مگذار (مال ودولت جمع مکن!) وباید کہ کفنت را محفوظ داری وبقیہ دولت خودت را در راہ خدا بدہ!

English:

Wherever you live in this world, do not leave your foot prints (wealth and property,Sin and enmity!) keep the coffin with you and the rest of it should be spent on poor for the sake of your Lord the Almighty!

36

چوڑیلی سیو رتیا دنیا کوڑا بھیت

ایھنیں اکھیں ویکھدیاں اجڑ ونجے کھیت

مشکل الفاظ:

(۱) چوڑیلی : چوڑیاں والیاں، سجی سجیلی، (۲) سیو : اے سہیلیو (۳) رَتیا دنیا : رات دن، (۴) کوڑا: جھوٹا، (۵) ایھنیں اکھیں ویکھدیاں : انہی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے یعنی جیتے جاگتے چلتے پھرتے (٦) اجڑ ونجے کھیت : کھیت ویران ہو جائے یعنی خاتمہ ہو جائے

اردو:

اے سجی سجیلی سہیلیو! یہ رات دن ایک جھوٹا راز ہے (بس خدا کرے)، جیتے جاگتے چلتے پھرتے اس دنیا سے رخصتی کا سامان ہو جائے! (کسی کی محتاجی کے بغیر زندگی بیت جائے)

عربی:

يا صديقاتى الجميلات المتزينات ! هذه الليالى والأيام من نظام الدنيا إنما هى اسطورة كاذبة لا دوام لها ولا ثبات ، والمهم أن نغادرها ونحن على صحة وسلامة ولا نحتاج إلى المساعدة من أحد!!

فارسی:

اے دوستان قشنگ وعزیز! ایں روز وشب کہ می بیند ہمہ فسانہ دروغ است واز خدا می خواہیم کہ مارا مرگ آید دران حالیکہ ما بصحت وسلامت باشیم محتاج کس نباشیم

English:

O my beautiful and dear friends! This system of day and night is nothing but an untrue day and unreal night! May God bless us with an end of life while we are heal and hearty and not depending on anyone else!

37

داڑھیاں لکھوتن فریدا، ھبھنہ ھکو جیھیاں

اک دُر لکھ لھن، ھک ککھوں کنوں ھولیاں!

مشکل الفاظ:

(۱) لکھ وتن : لاکھوں پھرتی ہیں (۲) ھبھ : سب (۳) ھکو جیھیاں: ایک جیسی (۴) دُر : موتی، (۵) لھن : اترتی ہیں، تول کر اترتی ہیں، پڑتی ہیں، (۶) لکھ لھن : لاکھوں کی پڑتی ہیں (۷) ککھوں : تنکوں (۸) کنوں : سے (۹) ھولیاں : کم قیمت ہیں

اردو:

فرید لاکھوں لوگ داڑھیاں تو لئے پھرتے ہیں مگر سب کی ایک جیسی نہیں ہیں، ایک وہ ہیں جن کی قیمت لاکھوں موتی پڑتی ہے مگر ایک وہ بھی ہیں جو تنکوں سے بھی کم تر ہیں!

عربی:

الكثيرون يُربون اللحى يا فريد ! ولكنها لا تتساوى فی قيمتها ومكانتها وإنما تختلف اختلافا كبيرا ، فمنهالحية تعادل مئات الألوف من اللآلی ، ومنها ما لا تعادل قشة بل هی أهون وأرخص من القشة بكثير !

فارسی:

فرید : چنانچہ می بینی ہزار ہزار اصحاب ریش گردش می کنند و لے ہمہ ریشہا در قیمت برابر نیست ! ریشے ہست کہ قیمتش ہزار ہزار در وجواھری باشد و یکے ہست کہ حقیر تر و کم از کاہ می شود بلکہ پر کاہ نمی ارزد !

English:

There are millions of people with beards! But these beards are not equal. There are some beards, which are worth millions of jewels. Yet there are some other beards, which are less than a straw!!

38

در بھیڑا ، گھر سنکڑا ، گور نواھوں نت

دیکھ فریدا جو تھیا ، سو کل چلے ، مت !

مشکل الفاظ:

(۱) بھیڑا : بند (۲) سنکڑا : تنگ (۲) نِواھوں : نیچی ہوتی رہتی ہے، عاجزی ظاہر کرتی رہتی ہے (۳) نت : ہمیشہ، روزانہ (۴) جو تھیا : جو کہ ہے (۵) سو : وہی، ویسا ہی (۶) کل چلے : آخرت میں چلے گا، کام آئے گا، (۷) مت : یار، دوست

اردو:

دروازہ بند ہے گھر (قبر) بھی تنگ سا ہے قبر ہر روز عاجزی دکھاتی رہتی ہے، جو نیکی تیرے پاس ہے اے دوست فرید ! وہی تو کل کام آئے گی !

عربی:

الباب مغلق و البيت ضيق فالقبر يتواضع دائما ويدعوك إلى التواضع كل يوم ! وانظر يا فريد! ما الذی اکتسبته من العمل الصالح ؟ سوف يكون معك غدا يا حبيبى !

فارسی:

در بند است وخانہ تنگ تر ست ! گور روزانہ پست می شود و دعوت فروتنی می دھد ببین ای فرید ہر چہ داری امروز ،فردا بکارت خواہی برد!

English:

The door is closed, the house is very small and narrow and the grave is very humble and teaches us every day to be kind and humble!

39

در دسانیاں کانیاں ، رب نے گھڑئین
لگن تنہاں منافقاں جو کدھیں نہ جانن

مشکل الفاظ:

(۱) در : دروازہ (۲) دسانیاں : خبر دینے والی پتہ بتانے والی ہیں (۳) کانیاں : سرکنڈے کی سوٹیاں، (۴) رب نے گھڑئین (گھڑی ان) :رب نے یہ گھڑیں ہیں (۵) لگن : لگتے ہیں، (۶) تنہاں : وہ (۷) کدھیں (کدی) کبھی (۸) نہ جانن : نہیں جانتے، نہیں جانیں گے۔

اردو:

دروازے پر لگے پردے کے سرکنڈے کے دروازے گھر (قبر) کا پتہ دیتے ہیں، یہ رب نے گھڑے ہیں مگر وہ لوگ منافق لگتے ہیں جو اس حقیقت کو کبھی نہیں جانیں گے!

عربی:

هذه الأخشاب العشبية التی تدل على باب الدار قد صاغها الله إلا أن هؤلاء المنافقين لن يدركوا هذه الحقيقة أبدا ! فی كل حركة و تسكينة مهما كانت ضئيلة أو

حقيرة تـدل عـلـى صـانـعهاسبحانه وتعالى وذلك ما يدرك المؤمن ولن يدرك المنكر المنافق أبدا!!

فارسی:

این اخشاب کاهیه که از باب خانه (گور) خبر می دهند از انتاج وصنعت قدرت خداوندی هستند ولے مردمانیکہ منکرومنافق هستند از ادراک این حقیقت عاجز اند!

English:

These grassy woods, on the door of the house (the grave), tell the story of the power and potency of God! But those who are hypocrats and do not believe in God are unable to understand it.

40

درد نـــه ونجم داروئيــن ، جـے لکـھ طبیب لـگـن

چنگـی بهلـی تهی بهان ، جے موہ پری ملن !

مشکل الفاظ:

(۱) درد نـه ونجم : میرادردنہیں جاتا (۲) داروئیں : دواؤں سے (۳) لکھ : لاکھ (۴) لگن : لگے رہیں (۵) تهی بهان : ہوبیٹھی ہوں (۶) موں : مجھ کو (۷) پری ملن : محبوب ملے!

اردو:

دواؤں سے میرادردنہیں جاتا، خواہ لاکھ طبیب بھی کیوں نہ لگے رہیں، لیکن میں بھلی چنگی ہوبیٹھتی ہوں اگر مجھے پیا مل جائیں تو!

عربی:

الأدوية لا تـنـفـعـنـى فى الشفاء من الألم الذى أكابده حتى ولو اشتغل مئة ألف طبيب بعلاجى ولكننى أستفيق وأجلس صحيحة طيبة إذا أتيح لى أن أرى حبيبى بجانبى وألتقى به !

فارسی:

دردمن رادوانیست اگر چہ صد ہزار طبیب چارہ گر باشد! و لے خود را صحیح وتندرست می بینم چوں یار خودم رامی یابم وتلاقی می شوم!

English:

There is no treatment for my sickness, even if hundred thousand physicians treat me! But I become heal and cheerful when I meet my Beloved and see Him with me!

41

دل اندر دریاؤ فریدا، کنڈھی لگا کی پھریں!

ٹُبی مار مَنجھاھیں، منجھوں ھی مانک لھیں!!

مشکل الفاظ:

(۱) دریاؤ : دریاہے (۲) کنڈھی (کدھی) کنارہ (۳) کی (کیہ) کیا (۴) ٹبی: غوطہ، (۵) مَنجھاھیں : درمیان میں، وسط میں، منجھدھار میں (۶) منجھوں : درمیان سے، (۷) مانک : موتی: (۸) لھیں : لیں گا، حاصل کریں گا

اردو:

دل کے اندر دریا ہے اے فرید! تو کنارے لگ کر کیا کرتا پھرتا ہے؟ دریا کے منجھدھار میں غوطہ زنی کریہیں دریا کے وسط سے ہی تجھے موتی میسر آئیں گے! (انسان کا دل ایک بہت بڑا جہان ہے، سب کچھ یہاں میسر ہے حضرت سلطان باہو فرماتے ہیں:

دل دریا سمندروں ڈونگھے ، کون دلاں دیا جانے ہو

وِچے بیڑے ، وِچے جھیڑے وِچے ونجھ مہانے ہو!!)

عربی:

وفی داخل قلبك نهر یا فرید! فعماذا تبحث وأنت تمشی علی الساحل؟ علیك أن تقتحم وسط النهر وتغوص فی الورطة حیث تجد اللؤلؤة المطلوبة التی تقصدها وتریدها!

فارسی:

دردل تو دریا است ای فرید! بر کنارۂ دریا چہ می جوئی و می خواہی؟! ترا باید جست کن در وسط دریا تا جواہر ولآ لی بیابی!

English:

O Fareed! You have a river in your heart. What are you doing on the bank of the river? Jump into the midstream so that you may find the pearls and jewels!

42

دمامہ وجیا موت دا، چڑھیا ملک الموت

گھن واھے جندڑی، ڈھاھن واھے کوٹ

مشکل الفاظ:

(۱) دمامہ :توپ، نقارا، گھڑیال (۲) وجیا : بجا، (۳) گھن واھے : لے چلے، لے جاتا ہے، (۴) جندڑی : جان (۵) ڈھاھن : گراتا، (۶) کوٹ : فصیل، قلعہ

اردو:

موت کا گھڑیال بج چکا اور ملک الموت آن پہنچا ہے، وہ لے چلے گا روح کو اور قلعہ گرا جائے گا (جسم انسانی روح کے لیے قلعہ ہوتا ہے!)

عربی:

قد دقت ساعة الموت وقد هاجم ملك الموت القلعة فالذى سيأخذه ويذهب به فهو الروح وأما الذى قد هاجمه وفتحه فهى قلعة البدن التى اسقطها وانتصر عليها ۔

فارسی:

ساعت مرگ زدہ شد وملک الموت حملہ آور شدہ است، چیزے کہ برد روح انسانی است، وقلعۂ کہ بر و حملہ آور شد و فتح کرد، بدن انسان است!

English:

The death clock has struck and the angel of death has invaded. The thing he has taken along is the spirit and the fort that has been attacked and conqered is the human body!

43

کوٹ ڈھٹھا، گھر لٹیا، ڈیرے پئی کھاہ

جیوندیاں دے ہور راہ، مویاں دا ایہی راہ

مشکل الفاظ:

(۱)کوٹ : قلعہ،جسم(۲) گھر: سینہ،اندر(۳)ڈیرہ : مجلس،گھرانہ(۴)کھاہ : کوک، پکار،ہنگامہ(۵)جیوندیاں: زندہ رہنے والا، جیتے ہوئے(۶)ھور : اور،کئی(۷) مویاں : مرے ہوئے،مردہ۔

اردو:

جسم انسانی والا قلعہ گر پڑا،اندرون لوٹا گیا اور پورے گھرانے میں آہ وبکا کا ایک ھنگامہ برپا ہوگیا، زندہ لوگوں کے لیے کئی راستے ہوتے ہیں مرنے والوں کے لیے صرف ایک ہی راستہ ہے موت کا!

عربی:

قد سقطت القلعة (الجسم الإنسانی) ونهب داخلها وأثيرت ضجة فی البيت بين الأسرة كلها! اما الأحياء فلهم طرق متعددة وسبل كثيرة، وأما الموتى فلا طريق لهم ولا سبيل غير الموت!

فارسی:

قلعہ افتادہ است وخانہ بربادشدہ، ودر اھل خانہ غریو وغوغا برپا شدہ! برائے زندہ راہ ہا بسیار است وبرائے مردہ فقط یک راہ است کہ مرگ است!

English:

The fort has fallen , the house has been looted and the hue

and cry has been raised in the family! There are many ways and routs for the living. But for the dead there is only one way and that is the path of death which leeds towards the graveyard!

44

دنی دے لالچ لگیاں ، محنت بھل گئی
جاں سر آئی آپنے، تاں سبھو وسر گئی!

مشکل الفاظ:

(۱)دنی (واحد دنیا)دنیا(۲) لگیاں : پڑکر، الجھ کر (۳)محنت : مراد عبادت (۴)سر آئی: ختم ہوئی، مکمل ہوئی (۵) سبھو: سب کے سب (۶)وسر گئی : بھول گئی

اردو:

دنیاوی لالچ میں پڑ کر اللہ تعالی کی عبادت کی مشقت بھی بھول گئے ،مگر جب اپنی جان نکلنے لگی تو تمام دنیاوی لالچ بھی بھول گئے ہیں!

عربی:

قد نسینا ذکر اللّٰه وعبادته وتحمل المشاق فی سبیل ذلك حین انغمسنا فی مطامع الدنی! ولکن عندما جاء ت سکرة الموت بالحق نسینا مطامع الدنیا کلها حین دهانا ملك الموت!

فارسی:

چون در مطامع دنیا منہمک شدیم مشقت عبادات را فراموش کردیم ولے چون جان بلب رسید، ہمہ مطامع دنیارا فراموش کردیم!

English:

The worldly greed made us forget the hard labour of worship. But when the time of death entered, we forgot all types of greed!

45

راتیں سویں کھٹ فریدا، ڈینھیں پئیں پیٹ کوں

جاں تو کھٹن ویل، تداھیں تیں رھیا سوں

مشکل الفاظ:

(۱) ڈینھیں :دن کو(۲)تداھیں :تب (۳)رھیاسوں :سوگیا(۴)پئیں :توڑتا ہے

اردو:

فرید! تورات کو چارپائی پر سوتا ہے اوردن کو پیٹ کا ماتم کرتا ہے یعنی محنت مزدوری کرتا ہے جب تیرے کمانے کا وقت آیا یعنی رات کو عبادت کا وقت آیا تو تو سوگیا!

عربی:

إنك تنام على السرير ليلا و تبكي بطنك نهارا أي تكتسب الرزق و تكدح نهارا فإذا حان وقت الاكتساب أي وقت العبادة والذكر نمت واسترحت !

فارسی:

چون شب آید بر سریرت می خسپی و چون خورشید طلوع شود ماتم شکمت می کنی و چون وقت اندوختن یعنی وقت ذکر و عبادت رسید تو خسپیدی و بخواب رفتی!

English:

At night you go to bed and at day time you mourn your belly i.e. earn your lively hood. But when the time entered for earning something i.e. worship, you went to bed!

46

سِکاں سِک سِکندیاں، سِکن ڈینھے رات

مینڈیاں سِکاں سبھو نجن، جاں پریا پائی جھات

مشکل الفاظ:

(۱) سک :سکن کا حاصل مصدر ہے :بیقراری، انتظار (۲)ڈینھے رات :دن رات (۳)

مینڈیاں :میری (۴)ونجن : پوری ہوتی ہیں (۵)پریا : محبوب، پیارا (۶)پائی جھات : اندر جھانکا، چہرہ دکھایا

اردو:

بیقرار ہونے والے دن رات بیقراری کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں، میری بیقراری تو اس وقت ختم ہوجاتی ہے جب میرا محبوب اندر جھانکتا ہے!

عربی:

المضطربون يضطربون اضطرابا ليل نهار ، وأما اضطرابى أنا فإنه ينتهى حين يطل عليّ حبيبى فى قلبى !

فارسی:

مضطربان اضطراب و بے تابی می نمایند وروز وشب بے قرار و بے آرام می شوند، اما اضطراب و بے قراری من بپایان رسد چون محبوب من در دلم می آید!

English:

The anxious and uneasy show their restlessness day and night; But my restlessness and anxiety comes to an end when my beloved peeps into my heart!

47

دیہ جرجر ھوئی فریدا، نینیں وَھے سریش

سے کوھاں منجھا تھیا، آنگن تھیا بدیش

مشکل الفاظ:

(۱)دیہ :جسم (۲)جِرجِر :کپکپی، لرزہ (۳)نینیں : آنکھوں سے (۴)وَھے :بہتی ہے، (۵) منجھا (منجا) بڑی چار پائی (۶)سے :سو۔

اردو:

فرید! تیرا جسم لرزنے لگا ہے اور آنکھوں سے سریش کا سا مواد بہنے لگا ہے، یوں لگتا ہے کہ چار پائی

سومیل پر پڑی ہے اور گھر کا آنگن یا صحن کسی اور ملک میں ہے (یعنی ان تک پہنچنا مشکل ہو گیا ہے)!

عربی:

قد أخذ بدنك يرتعد ارتعادا يا فريد! وأصابه الوهن، وعيونك تسيل ماء وغراً ،ويبدو لك كأن السرير على مئة ميل والصحن يقع فى بلد آخر (وذلك بسبب الضعف والوهن !!)

فارسی:

اے فرید! بدنت لاغر و ناتوان شد واز چشمت سریش بیرون می آید! سریرت برصد فرسخ و صحن خانہ در ملک اجنبی می نماید!

English:

O Fareed! Your body has become so weak that it is shivering and the glue is flowing from your eyes! The bed seems to be lying at a distance of hundred mile and the courtyard looks as if it is in some foreign country!

48

سو در سچا سیو فریدا، جت مکلو بنی جاه
رج مستک، هڈ کهوه، عمل نه وکن کهاه

مشکل الفاظ:

(۱)سو: وہ(۲)در: دروازہ(۳) سیو: سمجھ،جان(۴)جت: جہاں(۵)مکلو: کھلا، کھلی (۶)جاہ: جگہ(۷)رج: چوڑا (۸) مستک: پیشانی، ماتھا(۹) کھوہ: کنواں(۱۰)کھاہ: مٹی

اردو:

فرید! حق کا دروازہ وہی سمجھو جہاں جگہ کھلی مل جائے، پیشانی چوڑی ہو، دل دریا ہو اور عمل وہاں مٹی میں نہ ملتے ہوں (اللہ تعالیٰ کے ہاں سب کے لیے جگہ ہے اور کسی کا نیک عمل وہ ضائع نہیں فرماتے !!)

عربی:

باب الحق والصدق هو الذى يا فريد! حيث تجد لك مكانا واسعا، ويستقبلك

ببشاشة الوجه ومشاشته وبعمق القلب و وسعته وحيث لا يضيع عملك بثمن بخس !

فارسی:

اے فرید! درحق آن راشمر کہ آنجا مکان وسیع وفراخ یابی وپیشانی خندان ودل عمیق باشد وعملت ضائع نشود!

English:

O Fareed! The gate of truth is that where you find ample place for you, with open forehead, deep heart and where your labour is not wasted!

49

سے داڑھیاں کوڑ دیاں ، جو شیطان بھچن
اھرن تلے ودان جیوں ، دوزخ کھڑ دھریئن

مشکل الفاظ:

(۱) کوڑ: جھوٹ (۲) بھچن: ورغلائیں (۳) اھرن: سندان، لوہا (۴) ودان: بڑا ہتھوڑا، (۵) کھڑ دھریئن: جا پہنچاتے ہیں

اردو:

سینکڑوں داڑھیاں جھوٹ والی ایسی ہوتی ہیں جو شیطان کو بھی ورغلا لیتی ہیں، جیسے لوہے کے نیچے بڑا ہتھوڑا، یہ انسان کو جہنم میں جا پہنچائیں گی!

عربی:

مئات من اللحی الکاذبة الغشاشة التی بإمکانها أن تضل الشیطان ضلالا وتغویه إغواء کأنها حدید وتحتها المطارق وهی التی سوف تقود إلی نار جهنم !

فارسی:

صدہا ریش دروغ می تواں دید کہ شیطان را گمراہ کنند وماننده سندان اند کہ زیر مطرقہ می باشد! آن

ریشہا است کہ آتش دوزخ برسانند!!

English:

There are hundred of false beards which can mislead the Satan and are like anvil under the hammer! There ary the Leards, which shall lead to Hell!

50

فرید ایسا ہوئے رہو، جیسا ککھ مسیت
پیراں تلے لتاڑیئے، کدے نہ چھوڑے پریت

مشکل الفاظ:

(۱) ککھ : تنکا (۲) لتاڑیئے : روندتے ہیں (۳) پریت : دوستی

اردو:

فرید مسجد کے اس تنکے کی طرح یہاں زندگی گذارو کہ جسے پاؤں کے نیچے روندتے بھی ہیں مگروہ تعلق نہیں توڑتا جگہ کو نہیں چھوڑتا!

عربی:

عش فی الدنیا یا فرید کما تعیش وتبقی قشة فی صحن المسجد حیث تدوسها الأقدام، ورغم ذلك، فإن القشة المتواضعة الوفية لا تفارق مکانها فی المسجد ولا تشکو ولا تفارق مکانها أبدا!

فارسی:

اے فرید! دریں دنیا ہمچو آن کاہ باش کہ در صحن مسجد است وزیر پائے مردمان پائمال می شود و لے دائم آنجامی باشد و در وفا و دوستی پختہ می ماند!

English:

O Fareed ! live like a straw in the mosque, The people

walk on it and trample it down under their feet. But it is always there and remains loyal and faithful in his relations!

51

سائیں سیویاں کھل گئیں ، ماس نہ رهیا دیہ
تب لگ سائیں سیوساں ، جب لگ هوسوں کھیہ

مشکل الفاظ:

(۱)سیویاں : خدمت کرتے ہوئے، عبادات (۲) کھل گئیں : کھال چلی گئی، (۳)ماس: گوشت (۴)لگ: تک (۵)سیوساں (سیوا سے) عبادت کروں گا (۶) هوسوں : ہوجائیں گے (۷) کھیه : خاک، غبار

اردو:

میرے مولیٰ! میری کھال اتر گئی ہے، جسم پر گوشت باقی نہیں رہا مگر میں اس وقت تک محو عبادت رہوں گا جب تک خاک میں نہیں مل جاتا!

عربی:

إن العبادات یا رب ! تکاد تذهب بجلدی ، ولم یبق اللحم علی جسدی إلا أننی سوف أستمر فی عبادتی وإطاعتی لك حتی أکون فی التراب ترابا !

فارسی:

بتوفیق تو اے خدا! عبادات من برگ و باری آورند، وقالبم از گوشت تہی شده و لے سلسلۂ طاعت وعبادت روان خواهد بود تا در خاک خاک شوم!

English:

O Lord! my worship has taken away my skin and no flesh is left on my body but, in spite of all that I shall continue to Obey and worship You!

52

فریدا پاؤں پسار کے، آٹھے پہر ھی سوں
لیکھا کوئی نہ پچھی، جے وچوں جاوی ھوں!

مشکل الفاظ:

(۱) پسار کے: پھیلاکر، آرام سے (۲) اٹھے پھر: چوبیں گھنٹے، (۳) سوں: سوتارہ، (۴) لیکھا: حساب (۵) نہ پچھی: مجھ سے نہیں پوچھے گا (۶) وچوں جاوی: تیرے اندر سے (۷) ھوں: میں، تکبر۔

اردو:

فرید! چوبیں گھنٹے آرام سے سو سکتے ہو۔تم سے کوئی حساب نہ لے گا، بشرطیکہ تیرے اندر سے غرور والی میں چلی جائے! (تکبر و انانیت شیطنت ہے، یہ رب کو پسند نہیں!!)۔

عربی:

إنك يا فريد لتستطيع أن تستريح وتتمتع بنومك المريح خلال أربع وعشرين ساعة ولن تحاسب على شئ من ذلك ولكن بشرط أن تنزع الكبر والأنانية من نفسك (الكبر والأنانية وصف إبليسي وشرك عظيم ولن يغفر الله للمشرك المتكبر أبدا)

فارسی:

اے فرید! می توانی کہ پایت را درازکنی و بخواب بروی برائے چہار وبست ساعت وکسی نخواہد توانست کہ حساب از تو بطلبد، ولے شرط آنست کہ کبر وغرور را از دلت بیرون فگندی!

English:

O Fareed ! You can stretch your feet and have a peaceful sleep and nobody is going to ask you to explain but with the condition that you should give up the pride and arrogance!

53

فریدا راتیں چار پھر، ڈوستا ڈوجاگ
گھنا سوسیں گورماں، لھسیا ایہ ویراگ

مشکل الفاظ:

(۱) گھنا: زیادہ (۲) سوسیں: تو سوئے گا (۳) گور ماں: قبر میں (۴) لھسیا: تجھ پر سے اترے گا (۵) ویراگ: شوق، ہوس

اردو:

فرید رات کے چار پہر ہوتے ہیں، دو پہر سولے دو پہر جاگ لیا کر، قبر میں تو بہت لمبی نیند سوئے گا جہاں سونے کی تیری یہ ہوس بھی پوری ہو جائے گی

عربی:

الليل يا فريد! اثنتا عشرة ساعة فعليك أن تقضى ست ساعات منها نائما والستة الباقية تقضيها عابدا ذاكرا الله عزوجل، واعلم أنك سوف تنام طويلا فى قبرك حيث تكمل رغبتك الملحة فى النوم إلى الحشر!

فارسی:

اے فرید! شب دوازدہ ساعت دارد وی توانی کہ شش ساعات در خواب بسر بری و باقی شش ساعات را برائے طاعت و عبادت شمر، زیرا کہ در گور زیاد خواہی خفت و شوق خواب را دلخواہانہ بسر بری!

English:

O Fareed! The night has twelve hours time! You can spend six hours while sleeping and the remaining six you should spend in worship and remembering Allah Almighty! But your long sleep shall be in the grave where you will be able to satisfy this passion!

54

فریدا ستیاں نیند مت پوندے ایو!
جنہاں نین ندراولے دھنی ملندے کیو؟

مشکل الفاظ:

(۱) ستیاں : سوتے ہوئے، لیٹے ہوئے (۲) نیند مت پوندے ایو: وہ نیند نہیں کیا کرتے (۳) نندراولے : نیندوالے، سوتے کے دلدادہ (۴) دھنی : قسمت، نصیب، دولت (۵) ملندے : ملیں گے (۶) کیو: کیا

اردو:

فرید: اللہ والے تو لیٹے ہوئے بھی نیند نہیں کیا کرتے اس لئے کہ جن کی آنکھیں نیند زدہ ہوتی ہیں انہیں خوش نصیبی کیا خاک ملے گی!

عربی:

یا فرید ! إن عباد اللّٰه المحبين له لا ينامون حتى وهم مضطجعون وذلك لأن الذين يرغبون فى النوم لا يمكن لهم أن يدركوا الخير ويحصلوا على الحظ والسعادة (فمن طلب العلى سهر الليالى!!)

فارسی:

اے فرید! بندگان خدا کہ حب اللہ را نگہدارند بخواب نمی روند حتی کہ گرچہ در بستر آرام می یابند زیرا کہ حظ از ثروت وسعادت نمی برد آن کس کہ در خواب رغبت می دارد!

English:

O Fareed! Those who love Allah do not sleep even if they are resting in their beds! Because one who is interested in sleep he cannot have a good fortune to have Allah's mercy and bounty!

فریدا کھیتی اجڑی، سچے سیوں لولا
جے اللہ کھادی اُبریں، تاں پھل بھتیرا پا

مشکل الفاظ:

(۱) کھیتی اجڑی : خواہ تیرا کھیت ویران ہوجائے (۲)سیون : سے (۳)لولا : تعلق جوڑ
(۴) اده کھادی : آدھی کھائی ہوئی (۵)ابریں : بچائیں، سنبھالیں

اردو:

اے فرید! تمہاری کھیتی خواہ ویران ہوجائے مگر حق سبحانہ وتعالی سے لولگائے رکھنا اگر تجھے آدھی ویران کھیتی بھی اٹھانے سنبھالنے کومل جائے تو بھی فکر نہیں اس لئے کہ اس میں سے تجھے زیادہ پھل میسر آجائے گا!

عربی:

يا فريد ! لا تقطع صلتك بربك الكريم من طاعته وعبادته وذكره حتى ولو خربت مزرعتك وذلك لأنك لو حصدت منها نصفها السالم لضاعف الله لك ثمرها وإنتاجها !

فارسی:

اے فرید! ترا می باید کہ تعلق خود را با حق سبحانہ وتعالی قائم ودائم بدار واز وغافل مشو گرچہ کشت تو ویران شود ونصف مزرعہ کہ سلامت است آن را ببردار زیرا کہ ثمر وانتاج آن نصف مضاعف خواہد شد!

English:

O Fareed! Do not cut your relation with Allah the True even if your farm is destroyed and you are having half eaten crops because your Lord will compensat you by increasing the produce many fold!

56

فریـد کـڈیـں آہ ھکڑا، اتے ھن بھی تھیسی ھک
اوپـئـی ٹـنـا نـہ کـرے، تیھـی لایـوس سک

مشکل الفاظ:

(۱) کـڈیں: کبھی (۲)آہ : تھا (۳)ھـکـڑا : اکیلا (۴)ھـن : اب (۵) تھیسی : ہوگا (۶)ھک : ایک اکیلا (۷)اوپـئـی : تخلیق کرنا، بنانا مفید ونتیجہ خیز کام کرنا

(۸) ٹـنـا : کوشش، زور (۹) تیھی : پیاس، تڑپ، (۱۰) لا یـوس : اس نے لگائی ہے
(۱۱) سک : شوق، تمنا، توقع ۔

اردو:

یہ فرید کبھی اکیلا ہی تھا (جب پیدا ہوا) اور اب بھی اکیلا ہی ہوگا (قبر میں) مفید کوشش تو کرتا نہیں،
یونہی شوق (دیدار) لئے پھرتا ہے!

عربی:

إن فريدا هذا كان وحيدا (لدى المولد) وأيضا سيكون الآن وحيدا (في القبر) إنه
لم يعمل عملا بناء ولكنه (رغم ذلك كله) لا يزال يرجو ويتشوق (إلى رؤية ربه الحبيب!)

فارسی:

این فریدرا ببیند کہ فرد بود (چوں زائیدہ شد) وحالا نیز فرد خواہد شد (چوں بمیرد!) وے امید
لقائے حبیب ہم دارد!

English:

Lo! Here is our Fareed! He was alone when he was born and he shall be alone to morrow when he will be in his grave!But, inspite of that, he hopes to see his Lord !

57

فـریـدا کھیتی اجڑی، گروی پر رھنیا مال
صـاحـب لیـکھا منگسی، بندے کون حوال

مشکل الفاظ:

(۱) گروی : رہن، پلیج کر کے، (۲) صـاحـب : مالک (۳) لیـکھا : حساب (۴)
منگسی : مانگے گا (۵) بندے کون حوال : لوگ کس کے حوالے ہونگے

اردو:

فرید تیری تو کھیتی اجڑ کر ویران ہو چکی ہے، مال رہن پر ادھار لے کر کام چلایا گیا، مالک تو حساب

مانگے گا حشر کے دن، اس وقت بندے کس کے حوالے ہونگے!؟

عربی

یـا فـريد ! قد خربت مزرعتك وعم الفساد الحرث والزرع ، وقد قضيت أيامك على نقود الرهن، والرب سبحانه وتعالى سوف يسائلك الحساب فإلى من يؤ كل العباد فى ذلك اليوم ؟!

فارسی:

اے فرید! کشت تو خربان وویران شد وعیشت بر مال مرتھن بود و خداوند سبحانہ وتعالی از تو حساب خواہد پرسید، آن روز بندگان را ضامن کہ خواہد بود؟!

English:

O Fareed your farm has been wasted and destroyed. You lived on barrowed money by mortgage! The master is going to ask you about the accounts. Tell me who will be responsible for the people on that day?

58

کـدے آھـوں ھیـکـڑا ، اتـے ھـرن تھیو پـر گـٹ
ایـوں پـاؤ مشـاھـرو جـا لا بیـٹھـوں ھـٹ !

مشکل الفاظ:

(۱)ھیکڑا : مضبوط(۲)پر گٹ ! ظاہر(۳) ایوں : اس طرح(۴) پاؤ : حاصل کروں، (۵)مشاھرو: ماہانہ تنخواہ(۶) لا بیٹھوں : بنا کر بیٹھ جاؤں(۷)ھٹ : دکان

اردو:

کبھی تو میرا بھرم تھا کہ طاقتور ہوں مگر اب تو ظاہر ہو چکا ہے کہ کمزور ہوں، یا تو میری کوئی تنخواہ ہو اور یا پھر میں دکان بنا کر بیٹھ جاؤں!

عربی:

ولـقـد كـنـت قـويا فيما مر من الأوقات فأما اليوم فقد بدا للناس ضعفى ووهنى فهل

أتقاضى را تبا شهر يا أم أجلس تاجرا فى حانوت من الحوانيت !

فارسی:

درزمان پیشین تنومند وتوانا بودم، ولے درین وقت ضعف من ظاہر گشتہ است، الآن یکی از دو کار باید بکنم مشاہرہ می گیرم یا بردکانے بحیث تاجر بنشینم!

English:

I used to be heal and strong but now my weakness is known to every body! Now either I should earn monthly pay or should open a shop for my livelihood.

59

فرید چلے پردیس کو، قطب جو کے بھاؤ

ساپاں، جودھاں، ناھراں، تینوں دانت بندھاؤ

مشکل الفاظ:

(۱)قطب جو : قطب یا ولی کی تلاش میں(۲) بھاؤ : پیار، محبت(۳)ساپاں : اے سانپو(۴)جودھاں :اے لڑاکو(۵) ناھراں: اے درندو! شیر و بھیڑیو(۶)بندھاؤ : بنوالو بتیسی بندھوالو!

ترجمہ:

فرید سائیں سفر پر نکلے ہیں کسی قطب جو یا ولی کے متلاشی کی محبت میں، اس لئے اے سانپو، درندو اور لڑاکو اپنے اپنے دانت بنوالو!

عربی:

قد خرج فريد مسافرا يرغب فى البحث عن قطب من الأقطاب وعليه فيا أيها الحيات واللصوص والمقاتلون والوحوش الضارية عليكم أن تجددوا أسنانكم (لتأكلوه!)

فارسی:

فرید کوچ کردہ است وعازم سفر است کہ یکی از اقطاب را یابد! ای ماران ورھزنان ودرندگان

ہوشیار باشید و دندان خود را تیز بکنید!

English:

Fareed is out on a journey to find out some greatest giant or Qutb- Al- Aqtab. It is a chance for the snakes, the robbers and the beasts of prey to eat him!

60

کرن حکومت دنی دی، حاکم ناؤں دھرن

اگے ڈھول پیادیاں، پچھے کوت چلن

چڑھ چلن سکھ واسنی، اپر چور جھلن

سیج وچھاون پاھرو، جتھے جائے سون

تنہاں جنہاں دیاں ڈھیریاں دوروں پیاں دسن

مشکل الفاظ:

(۱)ناؤں دھرن : نام دیتے ہیں (۲)دھول : ہنگامہ، شور (۳) کوت : مداح، قدردان درباری (۴)سکھ واسنی : آرام طلب (۵)پاھرو : سپاہی، محافظ (۶)جتھے : جہاں (۷)سون : سوتے ہیں (۸)تنہاں : وہ، ان (۹) جنہاں : جو، جن کے (۱۰)ڈھیریاں : ڈھیر، قبریں (۱۱)پیاں دسن : نظر آ رہی ہیں

اردو:

دنیا پر حکومت کرتے ہیں اور حاکم کہلواتے ہیں، ان کے آگے آگے ہنگامہ خیز پیدل سپاہی ہوتے ہیں اور پیچھے پیچھے درباری چلتے ہیں، آرام طلب سوار ہوتے ہیں، جن پر چاروں طرف پنکھے جھولنے والے لگے ہوتے ہیں محافظ پہرہ دار سیج بچھاتے ہیں جن پر وہ لوگ جا کر سوتے ہیں، ان سب کی قبریں دور دور سے دکھائی دے رہی ہیں!

عربی:

(يصف الحاكم وحاشيته ومصيرهم) إنهم يحكمون الدنيا فيدعون حكاما ، المشاة

أمامهم والبلاط أو الحاشية خلفهم، والمتساهلون يركبون المراكب وعلى رؤسهم المراوح، والحرس يفرشون المضاجع لهم حيث ينام الكبار هم الذين لهم القبور قد أخذت تبدو من بعيد!

فارسی:

آنان کہ حکمرانی می کنند ایشان را حکام می نامند، پیش ایشان سرباز پیادہ ہای باشند و پس ایشان مقربان وملازمان درگاہ می روند، متکسلان سوار باشند وسخت کوشان مراوح می گردانند و پاسداران بستر ہا می گسترند کہ حکام آنجا بخواب می روند، وہر یکے از ایشان قبرش دارد کہ از دوری نماید!

English:

Those who rule or called rulers. In front of them are the foot soldiers and on their back are the courtiers. The slothful are on the horses back while the hard workers are serving their masters, the guards spread their beds where they go to sleep. But they all of them have their graves which are clearly known to all!

61

کناں، دنداں، اکھیاں، سبھناں دتی ھار
ویکھ فریدا چھڈ گئے مڈھ قدیمی یار

مشکل الفاظ:

(۱) سبھناں: سب نے، تمام نے (۲) دتی ھار: ناکام کیا (۳) مڈھ: شروع کے، بنیادی

اردو:

کانوں، دانتوں اور آنکھوں، سب نے مجھے ناکام بنا دیا ہے، دیکھ اے فرید! شروع کے پرانے دوست سب نے ساتھ چھوڑ دیا ہے (بابا سائیں نے بڑھاپے کی انتہا کو چھو لیا تھا، ان کی طرح تمام معمرین کو اپنے اعضائے جسمانی سے یہی گلہ رہا ہے!)

عربی:

إن الآذان والأسنان والعيون كلها قد شاركت في هزيمتي ووهني! انظر يا فريد! أما

ترى أن أصدقاءك القدماء البدائيون من الأعضاء الجسمية قد كادوا يفارقونك نهائيا !؟

فارسی:

گوشہا و دندان و چشمہا این ہمہ در ہزیمت و شکست من مشارکت کردہ اند! آیا نمی بینی ای فرید کہ این ہمہ دوستان اساسی و قدیمی ترا گذاشتہ اند و از تو دست برداشتہ اند!

English:

The ears, the teeth and the eyes all of them have unanimously departed and participated in your defeat! Lo O Fareed ! All your basic and old friends and companions have deserted you!!

62

کنت نینان، تن گارڑی ناگان ھاتھ منا

وس گندلیں، مندہ نگر ھوریں لھر لھا

مشکل الفاظ:

(۱)کنت نینان : مالک یا آقا کی آنکھ(۲)تن گارڑی : بدن کا پھندا(۳)ناگان (واحد ناگ) سانپ، اژدہا،(۴) ھاتھ منا : ان سے ہاتھ دور رکھ(۵) وس گندلیں : زہریلا ساگ زہر شدہ سبزی(۶)ھوریں : تونے منع کرنا ہے(۷)لھر لھا : منفعت کا جوش

اردو:

آقا کی آنکھوں، جسم کے پھندے اور اژدہاؤں کو ہاتھ لگانے سے باز رہ، زہرناک سبزی اور بری نگری میں فائدہ ڈھونڈھنے سے بچ!

عربی:

حذار ثم حذار أن تمس أو تشير بيدك إلى عين سيدك وشراك البدن والأفعى كما يجب عليك أن لا تفكر فى الاستغلال أو الاستفادة من الخضر المسموم وقرية الأشرار والمفسدين !

فارسی:

ترا باید پسر کہ چشم آ قا را، وفخ بدن را وافعی را تماس مکن واز سبزئ مسموم وبستئ اشرار امید استفادہ مدار!

English:

Never try to point out with finger to the eye of your master, the trap of the body and the serpent and never hope to have any benefit from the poisoned vegetable and the city where the evil mongers live!

63

کوک فریدا کوک توں، جیوں راکھا جوار
جب لگ ٹانڈا نہ گرے، تب لگ کوک پکار

مشکل الفاظ:

(۱)کوک : فریاد کر، گڑگڑا کر دعا مانگ (۲) جیون : جیسے (۳)راکھا : محافظ (۴) جوار: مکی اور باجرہ کے ساتھ ساونی کی فصل میں ہونے والا اناج، عربی میں اسے دخن کہتے ہیں اور انگریزی میں ملت (Millet)۔ (۵)ٹانڈا: تنا۔

اردو:

فرید! اپنے رب سے جتنی فریاد کر سکتے ہو گڑگڑا کر دعا مانگ سکتے ہو ضرور مانگو جیسے کوئی جوار مکی کی فصل کا رکھوالا ہوتا ہے کہ جب تک ایک بھی تنا کھڑا ہے اس وقت تک چیخ وپکار کرتا ہی رہتا ہے!

عربی:

استغث واستصرخ یا فرید کما تستطیع أن تستغیث وتستصرخ وتتضرع إلی ربك الکریم ویجب أن تستمر فی صرخاتك ذاکرا داعیا مثل ما یستصرخ من یحرس زرع الذرة والدخن فی الحقل إلی ان یسقط آخر ساق من أسواق الذرة فی المزرعة فکذلك أنت یا فرید یجب أن تستمر فی دعواتك الخالصة وفی صرخاتك الخاشعة المتضرعة المستغیثة إلی

آخر لحظة!

فارسی:

فریاد کن یا فرید فریاد کن ! چنانکہ محافظ مزرعۂ دخن وگاروس مسلسل ومتواتر نعرہ زند وغریو کند برائے پرانیدن طیور وپرندگان کہ مزرعہ را ضرر می رسانند حتی کہ آخر ساقۂ ذرت ودخن می افتد برزمین ، ترا باید ای فرید کہ تو ہم مانند آن محافظ دعاوگریہ وتضرع وخشوع را مسلسل ومتواتر جاری وساری می دار!

English:

O Fareed! You should cry and pray continuously and loudly as you can just like the man who guards the farm of millet and protects it from the birds which harm the farm! He continues to cry and scare away the birds till the last stem falls and the season is over so continue to do like him.

64

کوکینڈڑاں تاں کوک فریدا ، کدے تاں رب سنیسیا

نکل ویسی پھوک ، تاں پھر کوک نہ ھوسیا !!

مشکل الفاظ:

(۱) کوکینڈڑا : فریادی، مستغیث (۲) کدے (کدی) : کبھی (۳) نکل ویسی : نکل جائے گی (۴) نہ ھوسیا : تو پھر تیری فریاد نہ ہو سکے گی!

اردو:

فرید! اگر تو فریاد کر سکنے والا ہے تو چیخ اور فریاد کر کبھی تو پروردگار متعال سنے گا ہی اگر سانس نکل جائے گی تو پھر چیخ اور فریاد بھی نہ ہو سکے گی!

عربی:

استغث یا فرید إن کنت من المستغیثین الصارخین لأنه سیأتی علیك وقت فیه

يسمع الله نداءك ودعاءك ! ويوم انقطعت أنفاسك فلن يكون لك صوت ولا استغاثة ولا دعاء ولا دواء!

فارسی:

فریاد بکن ای فرید اگر می توانی که فریاد کنی، و آن وقت خواهد رسید که خدائے متعال صراخت را شنود و نداءت را قبول کند، و چون انفاست منقطع خواهد شود فریادت را که خواهد شنود!

English:

If you can cry O Fareed! You should cry and pray because the day will come when your Lord will listen to your prayer and cry! When your breath is over you will no longer be able to pray and cry!

65

لهریں سائر کھیندیاں، بھی سو ھنس ترن

کیا ترن بگ بپڑے، جو پھلی لھر ڈبن

مشکل الفاظ:

(۱) سائر: سمندر، سیلانی (۲) بگ بپڑے : احمق بگلے، نکمے بگلے

اردو:

سمندری لہریں بپھرتی ٹکراتی رہتی ہیں مگر ہنس پھر بھی تیرتے ہی رہتے ہیں، لیکن احمق اور نکمے بگلے خاک تیریں گے جو پہلی ہی لہر کے ٹکرانے سے ڈوب جاتے ہیں!

عربی:

أمواج البحر تتلاطم وتطغی وتتصادم ولکن الإوز العراقی لا یزال یسبح فی الماء وأما اللقلق أو البلشون الأحمق فإنه یرسب ویغرق عند اول موج یصطدم به!

فارسی:

امواج بحر مزاحم ومصادم می شوند و لے غو شناوری داند و آب بازی می کند اما لقلق شناوری نمی داند

وموج اول اورا در بحر غرق می کند!

English:

The billows and wave of the sea struck but the swan is strong enough to resist! The stupid stork is down when the first wave struck with it!

66

مانک مول اتھاہ فریدا، قدر کی جانے شیشہ گری
اکے تاں گوھڑا شاہ جانے، اکے تاں جانے جوھری

مشکل الفاظ:

(۱) مول، قیمت (۲) اتھاہ : بے حد گہرا، بہت زیادہ (۳) اکے : یا، (۴) گوھڑا : پکا، گہرا

اردو:

موتی کی قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے اس کی قدر شیشہ گر کیا جان سکتا ہے، اسے تو یا کوئی پختہ فطرت بادشاہ جان سکتا ہے یا کوئی جوہری!

عربی:

اللؤلؤة ثمنها غال للغاية ولا يمكن أن يعرف قدرها الزجاج وإنما يعرف قدرها وقيمتها إما الملك الأصيل سليم الطبع، وإما الصراف الجوهرى الخبير!

فارسی:

گوھر گرانبہا می باشد وقیمتش را شیشہ گر نتواں شناخت قدر گوھر را یا پادشاہ عالی نسب می شناسد یا جوہری!

English:

The pearl is precious and a glazier cannot determine its price. Its value can be determined either by a real king or by some jeweler!

67

ماؤ مینڈی کملی جن "جیون" رکھیا ناؤں

جاں دن پُنے موت دا، نہ جیون نہ ناؤں !!

مشکل الفاظ:

(۱)ماؤ : ماں(۲)کملی : نادان، پگلی (۳)جیون : زندگی(۴) پُنے : پہنچے

اردو:

میری والدہ بھی کوئی پگلی خاتون تھی جس نے میرا نام جیون (زندگی) رکھ دیا، جونہی موت کا دن پہنچے گا اس دن نہ جیون رہے گا نہ اس کا نام!

عربی:

إن أمي كانت امرأة خرقاء فقد سمتني "حياة" وذلك لأن اليوم الذي يأتيني فيه الموت لن يبقى فيه" حياة " ولا اسمه !

فارسی:

مادرم زن دیوانہ بود کہ نامم "زیست" نہاد، وروز یکہ مرگ خواہد رسد نہ "زیست" مانند نہ نامش؛

English:

My mother was an unwise woman because she named me "life" or jewan! But when the death comes neither there will be "life" nor his name!

68

مُنا، مُن مُنایا، سر منے کیا ہوئے؟

کتی بھیڈاں منیاں، سرک نہ لدھی کوئے!

مشکل الفاظ:

(۱) مُنا : میں نے مونڈا(۲) مُن : تو مونڈ، (۳) مُنایا: اس نے مونڈوایا(۴) سومنے : سر

موئڈ نے سے(۵) کتـــی: کتنی ہی(٦) بھیـڈاں : بھیڑیں(۷) مـنیـــاں : موئڈی گئیں
(۸) سرک: سرا، رستہ، نتیجہ(۹) نہ لدھی : نہیں ملی

اردو:

میں نے سر مونڈا، تو اپنا سر مونڈ لے اور لوگوں نے بھی سر مونڈ وایا، بھلا سر مونڈ نے سے کیا ہوتا ہے؟ کتنی ہی بھیڑیں مونڈ دی گئی تھیں مگر انجام کار نتیجہ یا بات کا سرا تو ملا ہی نہیں !!

عربی:

يقال : حلقتُ وحلّق وحُلّق فلان ولكن ما الفائدة من تحليق الرأس ؟! فلقد حلقوا الكثير الكثير من الضأن إلا أنهم لم يعثروا على شيء من نهاية أو نتيجة !!

فارسی:

می گویند: من سرم را تراشیدم، وتو سرت را تراش وسرش تراشیده شده، ولے حاصلے نیست از تراشیدن سر!؟ بسیار گوسفندان را تراشیده اند ولے چیزے نیافتند!

English:

They say I shaved or shave or You were shaven but what is the use of shaving the heads because many a sheep has been shaved with no result or end!!

69

منجھ مکہ، منجھ ماڑیاں، منجھے ھی محراب
منجھے ھی کعبہ تھیا، کیں دی کری نماز

مشکل الفاظ:

(۱) مُنجھ : میں، میرا (۲) تھیا : ہوا، ہے (۳) کیں دی : کس کی (۴) کری : ادا کی

ترجمہ:

میں مکہ ہوں، میں محلات ہوں، میں ہی محراب ہوں اور میں ہی کعبہ بھی ہوں، تو نماز کس کی ادا کی

گئی؟(یہ نظریۂ وحدۃ الوجود پر طنز ہے!!)

عربی:

أنـا مـكة و أنا القصور و أنامحراب المسجد و أنا الكعبة فلمن كانت الصلوة ؟! (هذا طنز في فكرة و حدة الوجود!؟)

فارسی:

من مکہ ھستم ومن قصور ھستم ومن محراب ھستم ومن نیز کعبہ ھستم! پس نماز برائے کہ بود؟(طنزاست برہمہ اوست!)

English:

They say I am Makka, I am the castles, I am mihrab, and I am also Qibla then for whom was the prayer!!

70

موسی نٹھا موت تھیں، ڈھونڈھے کائے گلی

چارے کنڈاں ڈھونڈیاں، اگے موت کھلی

مشکل الفاظ:

(۱)نٹھا : بھاگا(۲)تھیں : سے(۳)کائے : کوئی(۴) کنڈاں(گٹھاں) :طرف، سمتیں، (۵)اگے : سامنے

اردو:

موسیٰ موت سے بچنے کے لیے بھاگے اور کوئی راستہ ڈھونڈھنے لگے، چاروں طرف موت سے بچنے کا رستہ تلاش کیا مگر موت پھر بھی سامنے ہی نظر آئی!

عربی:

هـرب مـوسـى خـوفـا من الموت ليبحث الإنقاذعنه أو المنفذ للفرار وعبثا حاول أن يجد النجاء فى الأطراف الأربعة ولكنه أخيرا وجد الموت واقفا أما مه (لا مفرمن الموت الذى هو أصدق صدق وهو حق لا يحرم منه أحد !!)

فارسی:

دوید موسیٰ کہ از مرگ بگریز دور اہے بیابد و جست چہار سو، و لے را ہے نتواں یافت سوائے مرگ کہ پیش او آمدہ بود!

English:

Musa tried to run away from the death and to escape from it. He searched in all the four directions and at the end he found that the death was in front of him!

71

موں تن او گن ایتڑے چمی اندر وار
هک نری خواری تھئی ، رهے جے ڈسن باهر وار!!

مشکل الفاظ:

(۱)موں : میرا(۲) تن : جسم (۳) او گن : ناقص، بیمار، (۴) ایتڑے : پھولنا، سوجنا، (۵) چمی : چمڑا، کھال بدن (۶) جے : جو، اگر (۷) ڈسن : دکھائی دینا، نظر آنا، (۸)باهر وار : باہر کی طرف۔

اردو:

میرا جسم سب بیکار و عیب دار ہو گیا ہے، بدن کے اندر ہر جگہ سوجن ہے اور ایک یہی نری خواری ہے مگر اس پر مستزاد یہ ہے کہ اب باہر کی دنیا دکھائی بھی نہیں دیتی بینائی بھی جاتی رہی ہے!

عربی:

جسدی مریض وفی داخل بدنی کل عضو متورم متنفخ وذلك كله من الرذالة والصعوبات وقد أضيف إلى ذلك ضعف البصر حيث لا أرى شيئا في الخارج !

فارسی:

بدنم ہمہ بیمار بود و اندرونم ہمہ باد کردہ و متورم شدہ است، ایں ہمہ رذالت و صعوبات کم نیست و لے مشکل تر این است کہ عالم خارجی را نتوانم دید!

English:

The whole of my body is sick and inner skin has swollen! In addition to that I now cannot see the outer world!

72

میں تن اوگن ایتڑے، جیتے دھرتی ککھ
توجیھا میں نہ لھاں، میں جیھا کئی لکھ!!

مشکل الفاظ:

(۱) جیتے : جتنے (۲) دھرتی ککھ : زمین کا تنکا (۳) نہ لھاں : نہیں پاتا/نہیں پاتی

اردو:

میں تو ایک بیمار پھولا ہوا جسم ہوں بالکل جیسے زمین پر پڑا کوئی تنکا ہوتا ہے، مجھے تو تجھ سا کوئی نہیں ملتا مگر مجھ ایسے تو لاکھوں ہوں گے!

عربی:

لم یبق منی غیر الحسد الملئ بالأسقام والعیوب کأنی قشة حقیرة ملقاة علی الأرض! ولا أملك من الحمال والحسنات شیئا! أما أنت یا مولای الحبیب فلم أجدلك مثلا ولا نظیرا بینما یوجد أمثالی بالآلاف والملایین!

فارسی:

من چیزے نیستم بجز بدن بیمار و متورم، و مثل کاہے ہستم کہ بر زمین افتادہ است، و لے تو غنی و صمد و کریم و رحیم ھستی من ندیدم مثل تو در ین دنیا اما من بندہ محتاج ہستم و مثل خودم ہزار ہزار می بینم!

English:

I am nothing except a sick and swelling body like a straw lying on the ground. I could not see your substitute or example in this world but there are hundred thousand like me!

73

وچھوڑا بریاری ، جت وچھڑے دبلا تن

سے ماھنو ھینسیار ، وچھڑے میٹے جو تھیئن

مشکل الفاظ:

(۱) بریاری : بڑا ہے یار!(۲)جت : جب سے،(۳)ماھنو : آدمی(۴)ھینسیار : ہنسوں جیسے دوست(۵)میٹے : ملائے، بند کئے(٦) جو تھیئن : جو ہوئے

اردو:

جدائی بہت بری چیز ہے دوست ! ، جب سے بچھڑے ہیں ان کے غم میں جسم دبلا ہو گیا ہے، سینکڑوں آدمی ایسے سادہ اور مخلص تھے جو ھنسوں جیسے پیارے لگتے تھے، بچھڑ گئے تو جدائی نے یہ حال کردیا ہے!

عربی:

الفراق شئ سيئ يا صديقى لأننى قد صرت نحيلا منذ افترقنا ، ولقد كان مئات الألوف من الناس قد أعجبنا بهم إذ كانوا رجالا طيبين وأصدقا ء مخلصين مثل الإوز العراقى الطيب بطبيعته ، وقد فارقونا نهائيا ولم يخبرونا بشئ عن أسفارهم وأهدافهم ومصيرهم!

فارسی:

فراق وھجران چیزے ھست رذیل وقبیح کہ جسم انسان راضرر می رساند وباعث ضعف ووہن باشد وجمیع از دوستان مہربان قوصفت بودند کہ جداشدند وباز نگشتند وخبرے نرسید!

English:

O my friend ! the separation and disassociation is a painful thing as my friend departed, I have become weak and thin. There were many of them who were sincere and kind like the swan. But they departed never to return !

74

وڈی ایہ بھادری، کر کُسنگ کو تیاگ
در گاہ تھیوی مکھ اجلا، کوئی نہ لگے داغ!

مشکل الفاظ:

(۱) کُسنگ: بری صحبت (۲) تیاگ (تیاگن سے امر کا صیغہ) چھوڑ دے، ترک کر دے (۳) در گاہ: کچہری، حضوری، جگہ (۴) تھیوی مکھ اجلا: تو سرخ رو ہو، نیک شہرت پائے

اردو:

یہ بہت بڑی بہادری کی بات ہے کہ تو بری صحبت کو چھوڑ دے اور ایسی جگہ چن لے جہاں سے تو سرخ رو ہو اور تیری شخصیت پر کوئی داغ نہ لگنے پائے

عربی:

ومن التحمس والشجاعة أن تفارق الرفقاء الأشرار وتختار لك رفاقة تكتسب بها شهرة نقية ناصعة ولا يعيبك منها شئ إطلاقا!

فارسی:

این را دلاوری و بهادری می دان که از صحبت بد کناره بگیری و قطع علاقه کنی وصحبت و رفاقت صالح بگیری تا نام نیک و شهرت صالح بیابی و برائے تو باعث عیب و نقص نباشد!

English:

It is indeed boldness and bravery to renounce the bad company because the man is known by the company he keeps. You should therefore choose a good company so that you may earn a good name for yourself and it does not harm your good name!

75

ھاتھی سوھن، انباریاں پیچھے، کٹک ھزار
جاں سر آوی آپنے، نا کو میت نہ یار

مشکل الفاظ:

(۱)سوھن(سو ہ ن): سجے ہوئے (۲)انباریاں : ڈھیر(۳) کٹک : لشکر
(۴)جاں : جب

اردو:

کہیں سجے سجائے ہاتھی ہیں، دولت کے ڈھیر ہیں، ہزار لشکر ہیں، مگر جب تجھ پر برا وقت آتا ہے تو نہ دوست ہے کوئی نہ یار اور نہ مددگار!

عربی:

ترى حولك الأفيال المزخرفة والقناطير المقنطرة وأفواجاً من الخدم والجنود في وقت السعة وزمن الإقبال عليك وأما في زمن الإدبار عنك والبلاء لك حين ترى على رأسك جبالا من المصائب والآفات فلن تجد لك صديقا ولا ناصراً ولا معينا !

فارسی:

در ایام اقبال وسعادت ہر کجا کہ بنی پیل آراستہ وتراکم ثروت ومال وخدام ولشکریان می یابی، ولے چون در مشکل افتادی وآفات بر سرت باشند کسے را دوست ومدگار نیابی!

English:

When you have no problem and you are leading a peaceful life, you can see decorated elephants, the heaps of wealth and the army of servents and soldiers but when you are in some trouble and face problems hovering over your head you will find nobody to care for you or to extend some help to you!

76

فــریــدا اتھــاں ٹِـکیـئــے، جتھــاں وســن انھــے
نــہ کــو ســاکــوں جــانــے، نــہ کــو ســاکــوں مـنـے

مشکل الفاظ:

(۱)ٹکیئے : قیام کریں (۲) وسن : بستے ہیں (۳) انھے : اندھے مراد ناواقف

اردو:

فرید! کسی ایسی جگہ جا کر قیام کرتے ہیں جہاں سب اندھے بستے ہیں، نہ کوئی ہمیں جانتا ہو اور نہ کوئی مانتا ہو۔

عربی:

نخرج یا فرید! لکی نقیم فی مکان حیث یسکن العمیان فلا أحد یعرفنا ولیس من یعترف بنا!

فارسی:

آن جا زندگانی بکنیم کہ ہمہ مردمان آنجا کور باشند تا کس مارا نہ شناسد و نہ کس پیروی ما کند!

English:

Let us live Fareed among the blind where nobody knows us recognises or obeys us!

77

زنــد گــی دا وســـاہ نھیــں ســمجــھ فــریــدا تــوں
کــرلــے اچھــے عــمــل تــے ھــو جــا ســرنــگــوں!

اردو:

فرید! یہ بات خوب سمجھ لو کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، اس لئے اچھے کام کرلو، تواضع کرو، اور اپنا سر اپنے رب کے حضور جھکائے رکھو!

عربی:

تأکد یا فرید جیدا بأنہ لا ثقة فی الحیاة الفانیة، فعلیك بالعمل الصالح و التواضع

والرکوع!

فارسی:

یقین دان ای فرید کہ زندگانئ مارا قرار و اعتبار نیست لہذا عمل صالح کن وتواضع اختیار کن وسرت رانگوں دار!

English:

Fareed! you should understand that this life can end any time therefore be humble and do good!

78

هتھڑیں وٹوں هتھڑے، پیراں وٹوں پیر
تساں نہ متیاں گاجران، اساں نہ متے بیر

مشکل الفاظ:

(۱)وٹوں : ہم دھاگے یارسی کو بل دیں اور لپیٹیں (۲) هتھڑے : گانٹھیں (۳)پیر : پاؤں، کھڈی سے کپڑا بننا (۴)متیاں (اور متے) بھیجیں منجن یعنی بھیجنا ہے۔

اردو:

ہم اپنے ہاتھوں سے سوت کی گانٹھیں تیار کرتے ہیں اور پاؤں سے کپڑا بنتے ہیں، آپ نے ہمیں گاجریں نہ بھیجی اور ہم نے آپ کو بیر نہیں بھیجے یعنی ہم باہمی تعاون وتبادل نہیں کررہے مگر اپنی اپنی جگہ سب کام خود کرتے رہتے ہیں۔

عربی:

إننا نعد النسيج بالأيدى وننسج الثوب بالأرجل وما أرسلتم لنا الجنور وما بعثنا لكم البر قوق أى لا تعاون ولا تبادل بيننا ، و كلنا يعمل عمله على شاكلته !

فارسی:

ماریسمان راترتیب دهیم بدست خود و پارچہ راباپائے خودمی تافتیم ،شما جزرنہ فرستادید برائے ماوما آلوی سیاہ نفرستادیم برائے شما! یعنی ماتعاون وتبادل نداریم!

English

we prepare yarn with our hands and the cloth with our feet. You did not send to us carrot and we did not send to you the plums.

79

جنهیں دا صبر کمان، اتے ذکر کماون کانیاں

اوهناں مندے بان، خالق خالی نہ کرے

مشکل الفاظ:

(۱) جنهیں : جن کا (۲) ذکر کماون : ذکر اللہ کرتے ہیں (۳) کانیاں (واحد کانی) تیر، قلم، (۴) اوهناں : ان کا، ان کے (۵) مندے : برے، گندے (۶) بان : بیان، باتیں، کلام، گفتگو، (۷) خالی: گوارہ پاک، صاف، (۸) خالق : پیدا کرنے والا

اردو:

وہ جن کا صبر کمان کا کام دیتا ہے اور ان کے قلم ذکر الٰہی کرتے ہیں (یعنی مجاهد صابر اور عالم مصنف ہیں) ان پر برے الفاظ آئیں؟ پروردگار اسے گوارا نہیں کرتے!

عربی:

إن الذين صبرهم هو قوسهم وقلمهم يذكر الله عزوجل (أى هم المجاهدون الصابرون والعلماء المؤلفون) لا يحب الله أن يجرى كلام رذيل على ألسنتهم!

فارسی:

مجاهد کہ صبرش کمان اوست وعالمے کہ قلمش نگارش دینی کند، برزبان ایشان هرزہ درائی باشد؟ خداوند کریم آن رانمی پسندد!

English.

Allah Almighty does not like that the Mujahid whose perseverance is his bow and the scholar whose pen writes the Zikr

of Allah,their tongue prattles.

80

فــــریـــدا (بـــنـــدے رب دے) تـــنـــے ٹـــول کـــریـــن

مـتھا بـولـن ، نـنوا چلـن ، ھتھوں بھی کجھ دین

مشکل الفاظ:

(۱)تنے : تینوں (۲)ٹول : اکٹھے، جمع گروہ (۳)بولن : بولیں، (۴) ننوا (نیواں) سر جھکا کر، تواضع سے (۵)ھتھوں : ہاتھ سے، پاس سے (۶) چلن : چلیں

اردو:

فرید! اللہ تعالی کے جو بندے ہیں وہ یہ تینوں اہم صفات اپنے اندر اکٹھی رکھتے ہیں، میٹھے بول بولتے ہیں، تواضع اور عاجزی سے چلتے ہیں اور اپنے ہاتھ سے راہ خدا میں دیتے ہیں۔ (دیکھئے قرآن سورہ فرقان)

عربی:

عبادالله یا فرید! یجمعون بین ما یأتی و یفعلونه فعلا : یتحدثون بکلام لین حلو سلیم ، و یمشون متواضعین متذللین ، و ینفقون فی سبیل ربهم مما رزقهم ! (وعنهم یقول الکتاب العزیز: وعباد الرحمن الذین یمشون علی الأرض هونا ...... الآیات !)

فارسی:

آنان کہ بندگان خدا ہستند ایشان ہر سہ چیز را می کنند، گفتار شان نرم وشیرین باشد، رفتار شان بتواضع و نیاز باشد، واز دست خود چیزے ہم می دھند!

English.

Those who are the obedient servents of Allah, they do the following collectively: they speak sweet words, they walk humbly and they spend from their own pocket by their own hands.

81

فریدا میں نوں منج کر، نکی کر کر کٹ
بھرے خزانے رب دے جو بھاوے سو لٹ!

مشکل الفاظ:

(۱) منج ، مونج: یہ ایک گھاس ہے جو کوٹ کر نرم کی جاتی ہے، بچھائی جاتی ہے اس کی رسیاں بنتی ہیں (۲) نکی: باریک (۳) کٹ: کوٹ (۴) بھاوے: پسند آئے (۵) لٹ: لوٹ

اردو:

اے فرید! مجھے مونج بنالو اور کوٹ کوٹ کر باریک بنا دو! پروردگار کے خزانے بھرے پڑے ہیں، ان میں سے جو اچھا لگے اٹھالو!

عربی:

یا فرید! اجعل منی أسلاً واسحقنی سحقاً ودققنی تدقیقا (لکی تجعل منی فرشا لینا!) وخزائن ربك الغنی ملیئة تستطیع ان تأخذ منها ما یحلولك!

فارسی:

ای فرید! مرا لوخ بساز و مرا سحق نما و باریک ساز تا از من فرش بسازی، خزانه ہائے خدا لب ریز هستند و می توانی که بدست آوری ہر چہ می پسندی!

English:

O Freed! make rush of me and crush me so that I become so soft to be a good pavement or carpet! The treasures of the Lord are full and you can have whatever you like.

مرکز معارف اولیاء

دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
محکمہ مذہبی امور واوقاف، حکومت پنجاب، لاہور